از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب

تصحیح وتعلیق

مفتی ہلال احمد قاسمی

مَنْ حُرِمَ الْاَدَبَ فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ الْکَثِیْرَ
جو ادب سے محروم ہوا وہ خیر کثیر سے محروم ہوا

تسہیل الطالبین

شرح اردو

مفید الطالبین

ازافادات
حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب

تصحیح وتعلیق
مفتی ہلال احمد قاسمی
مہتمم جامعہ حسینیہ ہرنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

عربی زبان کی اہمیت وافادیت ہر جگہ وہر زمانہ میں مسلم رہی ہے، اللہ تعالی نے عربی زبان کو جو مقبولیت عطا فرمائی ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں، عربی زبان کی فضیلت کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ یہ خود خالق کائنات رب دو جہاں کے مقدس کلام کی زبان اور اس کے پیارے حبیب، اشرف الانبیاء والمرسلین جناب محمد عربی ﷺ کی زبان ہے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اس زبان کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عربی زبان کو تین وجہ سے فضیلت حاصل ہے (۱) خدائے وحدہ لاشریک نے اپنا مقدس کلام اسی زبان میں نازل فرمایا۔ (۲) اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی (۳) میں بھی عربی ہوں اور میری زبان بھی عربی ہے، چناں چہ اس کی فضیلت کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء نے اپنے قلم کو روانی دی اور عربی زبان کے اندر اتنی کتابیں تصنیف فرمادیں کہ ان کا شمار بھی نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود بھی اس کا حق ناتمام ہی ہے تاہم علماء کی کوشش ابھی بھی جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہیں گی، چناں چہ انھیں کتابوں میں سے ایک اہم کتاب جو عربی کے ابتدائی بچوں کے لیے شاہ کلید کی حیثیت رکھتی ہے مفید الطالبین ہے جس میں قصص وواقعات اور اقوال وحکایات کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ عربیت کی چاشنی وحلاوت ، اسلوب واستعارات اور منتخب تعبیرات کے ساتھ ساتھ فن عربی کے اندر ذوق ودلچسپی پیدا کرنے کا سامان بھی موجود ہے لیکن پھر بھی ہم عجمیوں کے لیے براہِ راست عربی کی عبارتیں ، ترکیب ولغات اور اس کے ساخت اور پیرائے کو سمجھنا قدرے مشکل ہے اس لیے حضرت مولانا ابراہیم صاحب نے عربی سے ذوق رکھنے والے مبتدی طلبہ پر شفقت کرتے ہوئے اوران کی پریشانیوں اور دقتوں کو محسوس کرتے ہوئے مفید الطالبین کی شرح

تسہیل الطالبین تالیف فرمائی تا کہ طلبہ عزیز پست ہمتی اور بے بسی کا شکار نہ ہوں، مصنف نے اپنی اس شرح میں طلبہ کی ہمت افزائی اور حوصلہ سازی کے لیے تمام عبارتوں کو اعراب وترجمہ کے ساتھ ساتھ الفاظ کی لغات اور تراکیب سے بھی مزین فرمادیا ہے تا کہ مبتدی طلبہ ترکیب ولغات سے روشناس ہوکر عربی کے ساخت، اس کے پیرائے اور اس کی لذت وحلاوت سے بھی استفادہ کرسکیں، ورنہ تو عموماً یہی ہوتا ہے کہ طلبہ عبارت وترجمہ میں الجھ کر سال گزار دیتے ہیں اور انھیں عربی کے اسلوب وغیرہ سے چنداں مناسبت نہیں ہو پاتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ عربی میں بولنے اور سمجھنے کا محتاج ہوتا ہے اور بسا اوقات ذلت ورسوائی کا بھی سابقہ پڑ جاتا ہے، اس لیے ایسے نازک حالات میں اس طرح کی کتاب کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، چناں چہ اسی اہمیت کے پیش نظر مفید الطالبین کی شرح کو طلبہ کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لیے اور ان میں مزید عربی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے نہایت آسان اسلوب اور لغات وترکیب کے اضافے کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے، بایں امید کہ ان شاء اللہ یہ پہلے سے انفع ثابت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفید الطالبین شرح اردو تسہیل الطالبین

مفید الطالبین عربی ادب کی وہ اسم با مسمی ابتدائی کتاب ہے جو تمام دینی مدارس کی جماعت سوم کے طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے اور یہ طلبہ اسی کتاب سے عربی خوانی شروع کرتے ہیں، اس سے قبل ان کو نہ مفردات الفاظ یاد کرائے جاتے ہیں نہ عربی عبارتوں کی ترکیبیں، اور نہ ان کو کوئی مناسبت ہوتی ہے، کیوں کہ فن نحو کی ابتدائی کتاب نحو میر بھی اس مفید الطالبین کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے، پس جن طلبہ کو قواعد نحو کی اب تک تعلیم نہیں دی گئی وہ ترکیب سمجھنے نہ سمجھنے کا سوال کہاں پیدا ہوتا، غرض اسم با مسمی مفید الطالبین جماعت سوم کے طلبہ کے حق میں کما حقہ مفید نہ ہو سکی۔

ایک زمانہ تک یہ خیال بندہ کو ستاتا رہا لیکن درسی مصروفیات کی وجہ سے اس جانب متوجہ نہ ہو سکا اتفاق سے ۱۳۹۳ھ کے اوائل میں بندہ کے جنوبی چاٹگام کے دورہ کی نوبت آئی اور دورانِ سفر بعض دینی مدارس میں حاضری کا بھی اتفاق ہوا، اور مفید الطالبین کی طرز تعلیم دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا اور اس کی تشریح کی طرف فوری توجہ کی ضرورت محسوس ہوئی، چناں چہ اختتام سفر کے بعد توکل علی اللہ اس کام کو بایں طور شروع کیا گیا کہ (۱) اولا متن با اعراب (۲) پھر اسی مقدار کا ترجمہ اردو میں لکھ دیا گیا، (۳) پھر مشکل الفاظ کی تحقیقات لکھی گئی۔ (۴) پھر اسی مقدار کی ترکیب نحوی لکھ دی گئی۔

الحمد للہ آج ساتویں رجب بروز بدھ کو حق تعالی نے احقر کو اس کام سے فارغ کر دیا۔

خصوصیات مفید الطالبین

حضرت العلامہ محمد احسن نانوتوی نے عربی ادب کے اسی ابتدائی رسالہ کو عجیب مقولات اور غریب حکایات پر مرتب فرمایا ہے اس کے باب اوّل میں ۱۵۴، ایسے مقولات و امثال ہیں جن میں سے ہر ایک کو آب زر سے لکھنا چاہیے، اور مناسب ہے کہ ہر

طالب علم ان مقولات وامثال سے ہر ایک کو ضبط کرے، کیوں کہ ان میں اکثر آں حضرت ﷺ کی حدیثیں ہیں، جن سے اخلاق طلبہ درست ہو جانے کی بہت ہی امید ہے اور باب ثانی میں ۳۵ر حکایات ہیں اور یہ حکایات بھی بہت کارآمد مضامین پر مشتمل ہیں، عام طور پر ادب کی کتابیں جن بے ہودہ مضامین پر مشتمل ہوتی ہیں، یہ رسالہ ویسے مضامین سے مبرا ہے، اور ابتدائی طلبہ کے فائدہ کا اس میں پورا لحاظ کیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت علامہؒ نے پہلے چھوٹے چھوٹے جملے سے اس رسالہ کو شروع فرمایا ہے اور آہستہ آہستہ متوسط اور طویل جملہ لاتے گئے، لیکن شروع سے آخر تک مصنفؒ کو برابر یہ خیال رہا کہ کوئی غیر ضروری یا بے فائدہ جملہ اس میں مستعمل نہ ہو، شاید ان نیک نیتوں کی وجہ سے یہ رسالہ دربار خداوندی میں مقبول ہوا ہے، چناں چہ تمام مدارس دینیہ میں اس کو پڑھایا جاتا ہے۔

خدایا تو اپنی رحمت سے متن کے مانند میری اس شرح کو بھی قبول فرما اور مبتدی طلبہ کو پڑھنے میں معین ومددگار بنا اس کے ذریعہ تراکیب کی مہارت ان میں پیدا فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم وَتُبْ عَلَيْنَا يَامَوْلَانَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم. وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰى خَيْرِ خَلْقِه سَيِّد الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِه وَاَصْحَابِه أَجْمَعِيْن بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

محمد ابراهیم

۷ر رجب ۱۳۹۳ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامدا ومصليا وَبَعْدُ: فَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ الْمُسَمَّاةُ بِمُفِيْدِالطَّالِبِيْنَ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى الْبَابَيْنِ. اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْأَمْثَالِ وَالْمَوَاعِظِ وَالْبَابُ الثَّانِي فِي الْحِكَايَاتِ وَالنَّقْلِيَاتِ. اَلَّفْتُهَا لِلْمُبْتَدِئِيْنَ مِنْ طَلَبَاءِ الْعَرَبِيَّةِ فَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ، وَهُوَ حَسْبِيْ، وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ حمد کرتے ہوئے اور درود بھیجتے ہوئے۔ بہر حال حمد وصلاۃ کے بعد، پس یہ رسالہ جس کا نام رکھا گیا ہے مفید الطالبین، مشتمل ہے دو بابوں پر۔ پہلا باب کہاوتوں اور نصیحتوں کے بیان میں اور دوسرا باب حکایتوں اور کہانیوں کے بیان میں۔ میں نے اس کو جمع کیا ہے عربی کے مبتدی طلبہ کے لیے۔ پس سوال کیا جاتا ہے اللہ سے یہ کہ وہ ان کو نفع دے اور وہی مجھ کو کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

لغات: الرِّسَالَةُ راء کے زیر اور زبر کے ساتھ (چھوٹی کتاب، خط پیغام) (ج) رَسَائِلُ، مُسَمًّا (نام رکھا ہوا) اسم مفعول ہے (ج) مُسَمَّيَاتٌ سَمّٰى يُسَمِّي تسميةً از باب تفعیل معنی (نام رکھنا) مُفِيْدٌ اسم فاعل (ج) مُفِيدُونَ (فائدہ پہنچانے والا) اَفَادَ يُفِيْدُ اِفَادَةً از باب افعال۔ (فائدہ پہنچانا) الطَّالِب (ج) طَالِبُوْنَ (طلب کرنے والا) طَلَبَ (ن) طَلَبًا (طلب کرنا) مُشْتَمِلَةٌ (ج) مُشْتَمِلاَتٌ، اِشْتَمَلَ، اِشْتِمَالاً از باب افتعال) (شامل ہونا) اَلْبَابُ (ج) اَبْوَابٌ معنی باب دروازہ۔ بیبانٌ بھی جمع آتی ہے۔ حِكَايَةٌ (حکایت) (ج) حِكَايَاتٌ۔ نَقْلِيَةٌ (ج) نَقْلِيَاتٌ، نقل کی طرف منسوب ہے (نقل کی ہوئی باتیں، کہانیاں) نَقَلَ (ن) نَقْلاً (نقل کرنا) اَلَّفَ: اَلَّفَ يُؤَلِّفُ تَالِيْفًا باب تفعیل سے (جمع کرنا) مِنْ حرف جر ہے، یہاں بیان کے لیے ہے۔ طَلَبَاءُ منجد وغیرہ لغت کتب میں اس کو طَلِيْبٌ کی جمع کہا گیا ہے۔ طَلَبَ يَطْلُبُ طَلَبًا (ن) (طلب کرنا) اَلْمَسْئُوْلُ (مانگا ہوا) (ف) سُؤَالاً (سوال کرنا) سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اَللّٰهُ (معبود)

(ج) آلِهَة۔ اَنْ: حرف ناصب ہے، مضارع کو نصب دیتا ہے اور مصدر کے معنی میں کردیتا ہے۔ ن فَعَ: نَفَعَ یَنْفَعُ (ف) نَفْعًا (نفع پہونچانا) حَسْبِيْ: مصدر حَسْب بمعنی (کافی) کہا جاتا ہے۔ اَلْوَکِیْلُ صفت مشبہ ہے، (وہ شخص جس پر بھروسہ کیا جائے، یا وہ شخص کہ عاجز آدمی کوئی کام اس کے سپرد کردے)، اور دوسرے معنی (دلیر)، (ج) وُکَلَاءُ اور جب یہ اسمائے حسنیٰ میں سے ہو تو اس وقت روزی دینے والا، کفایت کرنے والا معنی ہوگا۔

ترکیب: جس اَبْتَدَأُ فعل کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم متعلق ہے اسی اَبْتَدَأُ فعل کی ضمیر اَنَا سے حامداً و مصلیاً حال ہے، و بعد میں واوٗ اما کا قائم مقام ہے اور فھٰذہ الخ جواب ہے اما کا لہٰذا ہذہ پر فا لائی گی ہے، و بعد کا مضاف الیہ منوی ہونے کی وجہ سے بعد ضمہ پر مبنی ہے یعنی بعد الحمد والصلاۃ۔ بمفید الطالبین المسماۃ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہے اور یہ شبہ فعل مع متعلق الرِّسَالَۃ موصوف کی صفت ہے اور موصوف وصفت ہذہ اسم اشارہ کا مشار الیہ ہے اور اسم اشارہ مع مشار الیہ مل کر مبتدا اور مشتملۃ اپنے متعلق علی البابین کے ساتھ مل کر خبر ہے، پھر مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ الباب الاوّل: موصوف وصفت مل کر مبتدا اور امثال و مواعظ معطوف علیہ في حرف جار کا مجرور ہے اور جار مجرور ثابت شبہ فعل مقدر کا متعلق ہے اور یہی شبہ فعل الباب الاوّل مبتدا کی خبر ہے۔ اسی پر الباب الثاني في الحکایات والنقلیات کو قیاس کرلیا جائے، طلباء العربیۃ مضاف ومضاف الیہ من حرف جار کا مجرور ہے اور جار ومجرور الکائنین شبہ فعل کا متعلق ہے اور یہی شبہ فعل مصدر المبتدین موصوف کی صفت ہے اور موصوف وصفت لام حرف جار کا مجرور اور جار مجرور الفت فعل با فاعل اپنی ضمیر مفعول اور متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، من اللہ، المسئول شبہ فعل کا متعلق ہے اور یہ شبہ فعل مع متعلق مبتدا ہے، اور اَن ینفع، فعل ضمیر ہو فاعل ھم مفعول ہے، پس یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر المسئول مبتدا کی خبر ہے ھو حَسْبِي میں ھو مبتدا اور حسبي خبر ہے، اور نعم فعل مدح الوکیل اس کا فاعل ہے، اور ھو مخصوص بالمدح محذوف ہے۔

☆☆☆

اَلْبَابُ الاَوَّلُ فِي الاَمْثَالِ وَالْمَوَاعِظِ

(۱) اَوَّلُ النَّاسِ اَوَّلُ نَاسٍ. (۲) آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. (۳) اَلْجَهْلُ مَوْتُ الْاَحْيَاءِ. (۴) اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا. (۵) اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْإِشَارَةُ. (۶) اَلْعُجْبُ آفَةُ اللُّبِّ. (۷) إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ.

پہلا باب کہاوتوں اور نصیحتوں کے بیان میں

ترجمہ: (۱) سب سے پہلا انسان سب سے پہلے بھولنے والا ہے۔ (۲) علم کی آفت بھول جانا ہے۔ (۳) جہالت زندوں کی موت ہے۔ (۴) لوگ دشمن ہیں ان باتوں کے جن سے وہ ناواقف ہیں۔ (۵) عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔ (۶) خود پسندی اور غرور عقل کی آفت ہے۔ (۷) جب عقل کامل ہوجاتی ہے تو بات کرنا کم ہوجاتا ہے۔

لغات: اَوَّلُ (پہلا) ، اسم تفضیل (ج) اَوَّلُوْنَ، اَوَائِلُ، مؤنث اُوْلٰي (ج) اُوَلُ وَاُوْلَيَاتُ (پہلی) اَلنَّاسُ: اِنْسِيٌّ کی جمع ہے معنی (ایک انسان)، النَّاسُ کی اصل اُنَاسٌ تھی، نَاسٍ اسم فاعل (بھولنے والا) (ج) نَاسُوْنَ، نَسِيَ (س) نِسْيَانًا (بھولنا) آفَةٌ (ج) آفَاتٌ (آفت، مصیبت) عِلْمٌ: عَلِمَ (س) عِلْمًا (جاننا) عِلْمٌ (کسی چیز کی حقیقت کو جاننا، یقین، معرفت) (ج) عُلُوْمٌ۔ اَلنِّسْيَانُ: نَسِيَ (س) نِسْيَانًا (بھولنا) جَهِلَ (س) جَهْلاً (نہ جاننا، ناواقف ہونا، بے علم ہونا) مَاتَ (ن) مَوْتًا (مرنا) کقولہ (إِذَا مِتْنَا) سمع سے، اور کقولہ (يَمُوْتُوْنَ) باب نصر سے، میت یعنی (مرنے والا، جو ابھی مرا نہیں مگر مرے گا) جمع مَيِّتُوْنَ۔ اَلنَّاسُ جمع ہے اِنْسِيٌّ یا اِنْسَانٌ کی (ایک انسان)، اَلنَّاسُ کی اصل اُنَاسٌ تھی، شروع سے ہمزہ کو تخفیفاً حذف کردیا، پھر اس کے عوض میں لام تعریف بڑھادیا، النَّاسُ ہوگیا۔ اَعْدَاءٌ، عَدُوٌّ کی جمع ہے (دشمن)، اس کی جمع الجمع اَعَادٍ ہے، عَدِيَ (س) عَدًا (بغض رکھنا)، اور عَدَا (ن) عُدْوَانًا بمعنی

(ظلم کرنا) ہے۔ جَهِلَ (س) جَهْلاً وَ جَهَالَةً (ناواقف ہونا، ان پڑھ ہونا، نہ جاننا) عَاقِلٌ اسم فاعل (عقلمند) (ج) عَاقِلُوْنَ، عُقَلَاءُ، عُقَّالٌ، عَقَلَ (ض) عَقْلاً (سمجھنا، باندھنا)، عقل چوں کہ گناہوں سے روکتی ہے اس لیے اس کو عقل کہتے ہیں، عِقَالٌ معنی (رسی) كَفٰي (ض) كِفَايَةً (کافی ہونا) أَشَارَ يُشِيْرُ إِشَارَةً (اشارہ کرنا) از باب افعال۔ اشَارَۃ اصل میں اِشْوَارَ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، واؤ کی حرکت فتحہ واؤ کے مخالف ہے اس لیے واؤ کو الف سے بدل دیا، دو الف ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے الف کو حذف کر دیا اور الف محذوفہ کے عوض آخر میں ۃ بڑھا دی گئی، اشارۃ ہو گیا۔ اَلْعُجْبُ (خود پسندی، خود بینی، غرور، فخر) عَجِبَ (س) عَجَبًا (پسند کرنا) آفَةٌ: (مصیبت) (ج) آفَاتٌ۔ اَللُّبُّ (ج) اَلْبَاب (عقل) لَبِبَ (س) لَبَبًا وَ لَبَابَةً (عقلمند ہونا) اور باب (ض) لَبَّ يَلِبُّ لَبًّا مع الادغام ہے۔ اِذَا: زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے اور معنیٔ شرط کو متضمن ہے، جیسے اِذَا جْتَهَدْتَ نَجَحْتَ (جب تو محنت کرے گا تو پاس ہوگا) اِذَا مفاجات کے لیے بھی آتا ہے جیسے خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا ہے) تَمَّ (س) يتم تماما (پورا ہونا) اَلعَقْلُ: روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے، جمع عُقُوْلٌ، عَقَلَ، يَعْقِلُ (ض) عَقْلاً (سمجھنا) نَقَصَ (ن) يَنْقُصُ نَقْصًا وَ نُقْصَانًا (کم ہونا، گھٹنا) اَلْكَلَامُ (بات، گفتگو) كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا وَ كَلَامًا باب تفعیل کا مصدر ثانی ہے (گفتگو کرنا) جیسے سَلَّمَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا وَ سَلَامًا میں سلام مصدر ثانی ہے۔

ترکیب: اوّل الناس مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدا اور اول ناسٍ مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر، آفة العلم مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدا، اور النسیان خبر، الجهل مبتدا، موت الا[illegible] مضاف، و مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔ الناس مبتدا جهلوا فعل و فاعل جملہ فعلیہ ہو کر [illegible] ہے اور موصول [illegible] صلہ لام حرف جار کا مجرور ہے اور جار مجرور اعدا شبہ فعل

کا متعلق ہے اور یہ شبہ فعل مع متعلق خبر ہے الناس مبتدا کی، العاقل مبتدا تکفي فعل ہ ضمیر مفعول اور الاشارۃ اس کا فاعل ہے پھر تکفي فعل مع فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر العاقل مبتدا کی خبر ہے، العجب مبتدا، آفۃ اللب مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔

(۸) اَلْاَدَبُ جُنَّةٌ لِلنَّاسِ. (۹) اَلْحِرْصُ مِفْتَاحُ الذُّلِّ. (۱۰) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ. (۱۱) اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ. (۱۲) اَلنَّقْدُ خَيْرٌ مِنَ النَّسِيئَةِ. (۱۳) اَلْجَاهِلُ يَرْضَى عَنْ نَفْسِه

ترجمہ: (۸) ادب لوگوں کے لیے ڈھال ہے۔ (۹) لالچ ذلت کی کنجی ہے۔ (۱۰) قناعت راحت کی چابی ہے۔ (۱۱) صبر کشادگی کی چابی ہے۔ (۱۲) نقد بہتر ہے اُدھار سے۔ (۱۳) جاہل خوش ہوتا ہے اپنے آپ سے۔

لغات: اَلْاَدَبُ: وہ اخلاقی ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکتا ہے، (ج) آداب کسی چیز یا کسی شخص کے مخصوص قوانین جیسے آداب مجلس، آداب درس وغیرہ، اَدُبَ (ک) اَدَبًا (دانشمند ہونا، صاحب ادب ہونا، مؤدب ہونا)، صفت اَدِیْب (ج) اُدَبَاءُ، ادب کا اطلاق ہر قسم کے علوم و معارف پر ہوتا ہے یا ان کے صرف دلچسپ حصے پر۔ جُنَّةٌ (ڈھال) (ج) جُنَنٌ (اَلْمِجَنُّ وَالْمِجَنَّةُ) ہتھیاروں سے بچاؤ کی چیز (ج) مَجَانٌّ۔ حَرِصَ يَحْرِصُ (س، ض) حِرْصًا (لالچ کرنا)، اس کی صفت حَرِيْص آتی ہے، جمع حُرَصَاءُ وَحَرَاصٌ وَحُرَّاصٌ، مؤنث حَرِيْصَةٌ جمع حِرَاصٌ، وَحَرَائِصُ. مِفْتَاحٌ (کنجی، چابی) جمع مَفَاتِيْحُ فَتَحَ يَفْتَحُ (ف) فَتْحًا (کھولنا) اسم آلہ ہے۔ ذَلَّ يَذِلُّ ذُلًّا وذِلَّةً (ذلیل ہونا، خوار ہونا) (ض) صفت ذَلِيْلٌ و ذَلَّانٌ (ج) اَذِلَّاءُ وَاَذِلَّةٌ وَذِلَالٌ. قَنِعَ يَقْنَعُ (س) قَنَاعَةً (تھوڑے پر بس کرنا، جتنا ملے اس پر راضی رہنا) قَنَعَ (ف) قُنُوْعًا (عاجزی کرنا، مانگنا) اَلرَّاحَةُ: (آرام) (ج) رَاحَاتٌ، رَاحَ يَرَاحُ رَاحَةً (س، ف) (کسی کام کے لیے خوشی کے ساتھ متوجہ ہونا) اَلصَّبْرُ مصدر ہے صَبَرَ يَصْبِرُ (ض) صَبْرًا (رک جانا، روک دینا، مصیبت کی شکایت نہ کرنا، صبر کرنا) اَلْفَرَجُ

(کشادگی) (ج) فرُوْج، اَلْفَرَجُ مصدر ہے (کشادہ ہونا، باب (ض) سے (کھولنا، کشادہ کرنا، غم دور کرنا) نَقْد وہ قیمت جو فورا ادا کی جائے۔ اُدھار کی ضد ہے، (ج) نُقُوْد چنانچہ کہا جاتا ہے: دِرْهَمٌ نَقْد (کھرا درہم)، النَّقْدَانِ (چاندی و سونا)، نَقَدَ يَنْقُدُ (ن) نَقْدًا (نقد ادا کرنا) خَيْز یہاں اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اخیر کا مخفف ہے، اس کا مؤنث خیرۃ آتا ہے، کہا جاتا ہے فلَانَةٌ خَيْرَةُ النَّاسِ (فلانی عورت لوگوں میں سب سے بہتر ہے) (ج) خِيَاز آتی ہے۔ نَسِيْئَةٌ: (اُدھار)، فعیل بمعنی مفعول ہے، باب فتح سے (مؤخر کرنا) یہاں ترجمہ مؤخر کیا ہوا ہے۔ جَهِلَ يَجْهَلُ (س) جَهْلاً وَجَهَالَةً (نہ جاننا، ان پڑھ ہونا)، اَلْجَاهِلُ اسم فاعل ہے (ج) جُهَّلٌ وَجُهَّالٌ وَجُهَلَاءُ وَجُهْلٌ وَجَهَلَةٌ (ان پڑھ) رَضِيَ يَرْضٰى (س) رِضًا ورِضْوَانًا (خوش ہونا)، صفت رَاضٍ ہے (ج) رَاضُوْنَ ورُضَاةٌ۔ نَفْس (ج) نُفُوْس (ذات، جان) یہاں نفس سے مراد خود اپنی ذات ہے۔

ترکیب: اذا حرف شرط، تم العقل فعل و فاعل مل کر شرط اور نقص الکلام فعل و فاعل مل کر جزا ہے، الادب مبتدا، جنة اپنے متعلق للناس کے ساتھ مل کر خبر، الحرص، مبتدا، مفتاح الذل مضاف و مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ القناعة مبتدا، مفتاح الراحة مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔ البصز مبتدا، مفتاح الفرج مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر، النقد مبتدا، خیز اپنے متعلق من النسیئة کے ساتھ مل کر خبر ہے، الجاهل مبتدا، یرضی فعل ضمیر ہو فاعل اور عن نفسه اس کا متعلق ہے، پھر فعل کے ساتھ فاعل و متعلق کے جملہ ہو کے الجاهل مبتدا کی خبر ہے۔

---

(۱۴) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ (۱۵) اَلنَّاسُ بِاللِّبَاسِ۔ (۱۶) اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ۔ (۱۷) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ۔ (۱۸) اَلْاَمَانِيُّ تُعْمِيْ عُيُوْنَ الْبَصَائِرِ۔ (۱۹) اَلْحِلْمُ سَجِيَّةٌ فَاضِلَةٌ۔

ترجمہ: (۱۴) نیک بخت وہ ہے جو نصیحت پکڑے اپنے علاوہ سے۔ (۱۵) لوگ پہچانے جاتے ہیں لباس سے۔ (۱۶) لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ (۱۷) قرض محبت کی قینچی ہے۔ (۱۸) امیدیں دلوں کی آنکھوں کو اندھا کردیتی ہیں۔ (۱۹) بردباری ایک اچھی عادت ہے۔

لغات: اَللِّبَاس (لباس) جمع اَلْبِسَةٌ اور لُبُسٌ، لَبِسَ يَلْبَسُ لُبْسًا (س) کپڑا پہننا)، لَبَسَ (ض) لَبْسًا (مشتبہ کردینا، گڑبڑ کردینا)، اَلْبَسَ از افعال (کپڑا پہنانا)، لَبَّسَ از باب تفعیل (خلط ملط کرنا) اَلسَّعِيْدُ (نیک بخت)، سَعِدَ (س) سَعَادَةً (سعادت مند ہونا) صفت کا صیغہ ہے اس کی جمع سُعَدَاءُ آتی ہے۔ وَعَظَ يَعِظُ (ض) وَعْظًا وَعِظَةً (نصیحت کرنا) غَيْرٌ جمع اَغْيَارٌ (علاوہ، غیر) دِيْنٌ (مذہب) (ج) اَدْيَانٌ۔ مَلِكٌ: (بادشاہ) (ج) مُلُوْكٌ، مَلَكٌ (فرشتہ) (ج) مَلَائِكَةٌ، مُلْكٌ (ملک) (ج) مَمَالِكُ، مِلْكٌ (مملوکہ چیز) (ج) اَمْلَاكٌ، مَلَكَ (ض) مَلْكًا (مالک ہونا) القَرْضُ (ج) قُرُوْضٌ، قَرَضَ، يَقْرِضُ (ض) قَرْضًا (قرض دینا، بدلہ دینا، کاٹنا) مِقْرَاضٌ: (قینچی) (ج) مَقَارِيْضُ، اسم آلہ ہے۔ اَلْمَحَبَّةُ (دوستی)، حَبَّ (ض) حُبًّا (محبت کرنا)، حَبَّ (س) حَبُبَ (ک) (محبوب ہونا) اُمْنِيَّةٌ: (امید) (ج) اَمَانِيُّ وَاَمَانٍ اور اَلْمُنْيَةُ وَالْمِنْيَةُ (امید) (ج) مُنًى وَمِنًى اور اَلْمُتَمَنِّيَاتُ (تمنائیں)، مَنِيَّةٌ (موت) (ج) مَنَايَا، اَلْمَنَى (ارادہ اور تقدیر الٰہی) جیسا کہ بولا جاتا ہے: اَنَا رَاضٍ بِمَنَى اللّٰهِ (یعنی میں تقدیر الٰہی پر راضی ہوں)، اور کہا جاتا ہے: هُوَ مِنِّيْ بِمَنَى مِيْلٍ (وہ مجھ سے ایک میل کے اندازہ پر ہے) اَعْمٰى يُعْمِيْ اِعْمَاءً از باب افعال (اندھا کرنا) عَمِيَ يَعْمٰى (س) عَمًى (اندھا ہونا)، عَيْنٌ (آنکھ) (ج) عُيُوْنٌ، اَعْيُنٌ، اَعْيَانٌ۔ بَصِيْرَةٌ (عقل، سمجھ) (ج) بَصَائِرُ، بَصَرٌ (آنکھ) (ج) اَبْصَارٌ۔ اَلْحِلْمُ (بردباری) (ج) اَحْلَامٌ، حُلُوْمٌ، مصدر از حَلُمَ يَحْلُمُ (ک) حِلْمًا (بردبار ہونا) سَجِيَّةٌ (عادت، طبیعت) (ج) سَجَايَا وَسَجِيَّاتٌ۔

ترکیب: السعید، مبتدا، من، اسم موصول، وُعِظَ فعل مجہول ضمیر هُوَ مفعول مالم یسم

فاعلہ، لغیرہ جار مجرور وَعظ کا متعلق ہے، پھر وَعِظ فعل اپنے مفعول و متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ھو کے صلہ ہے اور موصول وصلہ خبر ہے السعید مبتدا کی الناس مبتدا باللباس جار مجرور، معرفون شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے پھر یہ شبہ فعل مع متعلق الناس مبتدا کی خبر ہے اور مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ الناس مبتدا دین ملو کھم مضاف ومضاف الیہ، علي حرف جار کا مجرور ہے، پھر جار مجرور ثابتون شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے اور شبہ فعل مع متعلق الناس مبتدا کی خبر ہے۔ القرض مبتدا مقراض المحبة مضاف ومضاف الیہ مل کر خبر ہے الاماني مبتدا تعمي فعل ھی فاعل، عیون البصائر مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول ہے پھر فعل مع فاعل ومفعول جملہ ھو کے الاماني مبتدا کی خبر ہے۔ الحلم مبتدا، سَجِیَّۃ موصوف، فاضلۃ اسم فاعل، اس میں ھي ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲۰) اَلْحِمْیَۃُ رَأْسُ کُلِّ دَوَاءٍ. (۲۱) اَلْمَرْأُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ. (۲۲) اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَي الْجِنْسِ. (۲۳) اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰي (۲۴) اَلْحِکْمَۃُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا.

ترجمہ: (۲۰) پرہیز ہر دوا کی جڑ ہے۔ (۲۱) انسان اپنے آپ پر قیاس کرتا ہے۔ (۲۲) جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ (۲۳) شریف آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ (۲۴) حکمت شریف کی شرافت یا عزت دار کی عزت بڑھاتی ہے۔

لغات: اَلْحِمْیَۃُ (بچائی ہوئی چیز، پرہیز) کہا جاتا ہے: اَلْمِعْدَۃُ بَیْتُ الدَّاءِ وَالْحِمْیَۃُ رَأْسُ الدَّوَاءِ (معدہ بیماریوں کا گھر ہے اور پرہیز دوا کی اصل اور جڑ ہے) رَأْس: (اصل، جڑ) (ج) رُؤُوْس، اَرْؤُس۔ حَمٰي یَحْمِيْ (ض) حِمْیَۃً (پرہیز کرانا) دَوَاءٌ: (دوا) جمع اَدْوِیَۃ۔ اَلْمَرْءُ: (آدمی) (ج) رِجَالٌ (من غیر لفظہٖ) اور مَرْؤُوْنَ بھی سنا گیا ہے، اور نسبت کے لیے مَرِئِيٌّ ہے، اور مؤنث مَرْأَۃٌ آتا ہے، جس کی جمع من غیر

لفظ نِسَاءٌ ونِسْوَةٌ ہے۔ قَاسَ، یَقِیْسُ قِیَاسًا (ض) (اندازہ کرنا، قیاس کرنا) نَفْسٌ (ج) نُفُوْسٌ (ذات) اَلْجِنْسُ (قسم) (ج) اَجْنَاسٌ آتی ہے۔ مَالَ یَمِیْلُ مَیْلاً وَمَیَلَانًا (ض) اِلٰی (مائل ہونا، رغبت کرنا) عَنْ (چھوڑ دینا) کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَامَۃً (ک) (شریف ہونا، عزیز ونفیس ہونا) کَرِیْمٌ (فیاض ہونا) اسم فاعل یا صفت مشبہ ہے، اس کی جمع کِرَامٌ و کُرَمَاءُ آتی ہے، کَرِیْمٌ کا معنی (صاحب کرم، سخی، دیالو اور شریف) وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَۃً (ض) (وعدہ کرنا) وَفٰی یَفِیْ وَفَاءً (ض) (پورا کرنا) اَلْحِکْمَۃُ: (انصاف، علم، بردباری، فلسفہ، حق کے موافق گفتگو، کام کی درستی، کام کی باتیں) (ج) حِکَمٌ، اس کا صفت کا صیغہ حَکِیْمٌ آتا ہے اس کا معنی (عقلمند، عالم) (ج) حُکَمَاءُ۔ زَادَ یَزِیْدُ زِیَادَۃً (ض) (زیادہ کرنا، زیادہ ہونا) اَلشَّرِیْفُ: (شریف وعزت والا) (ج) شُرَفَاءُ وَاَشْرَافٌ، صفت کا صیغہ ہے، شَرُفَ (ک) شَرَافَۃً وَشَرَفًا (صاحب عزت ہونا)، شَرَفًا مصدر ہے باب کرم کا۔

ترکیب: اَلْحِمْیَۃُ مبتدا، رأس کل دواءٍ مضاف ومضاف الیہ سے مل کر خبر، المرءُ مبتدا یقیس فعل بافاعل اپنے متعلق علی نفسہ سے مل کر جملہ ہوکر خبر ہے، الجنس مبتدا یمیلُ فعل بافاعل اپنے متعلق الی الجنس کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر خبر ہے۔ الکریمُ مبتدا اذا حرف شرط وَعَدَ فعل اپنے فاعل ضمیر ھو کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر شرط، اور وفی فعل اپنے فاعل ضمیر ھو کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے، پھر شرط وجزا جملہ شرطیہ ہوکر الکریمُ مبتدا کی خبر ہے۔ الحکمۃُ مبتدا، تزید فعل ھی ضمیر فاعل الشریف مفعول اوّل شرفًا مفعول ثانی، پس یہ فعل مع فاعل ومفعولین جملہ فعلیہ ہوکر الحکمۃُ مبتدا کی خبر ہے۔

---

(۲۵) اَلدُّنْیَا بِالْوَسَائِلِ لَا بِالْفَضَائِلِ۔ (۲۶) اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ (۲۷) اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ فِیْمَا مُنِعَ۔ (۲۸) اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ۔ (۲۹) اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِكُ۔ (۳۰) اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ۔

(۳۱) اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ. (۳۲) اِذَا فَاتَكَ الْاَدَبُ فَالْزَمِ الصَّمْتَ.

ترجمہ: (۲۵) دنیا حاصل ہوتی ہے وسائل سے نہ کہ فضائل سے۔ (۲۶) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (۲۷) انسان اس چیز کا لالچی ہوتا ہے جس سے اس کو روکا جاتا ہے۔ (۲۸) انسان احسان کا غلام ہوتا ہے۔ (۲۹) سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ (۳۰) احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا۔ (۳۱) جب حیا تجھ سے فوت ہوجائے تو تو جو چاہے کر۔ (۳۲) جب تجھ سے ادب فوت ہوجائے تو تو چپ رہنے کو لازم پکڑ (خاموشی اختیار کر)

لغات: دَنٰي يَدْنُوْ دُنُوًّا (ن) (قریب ہونا)، اَلدُّنْيَا اس سے اسم تفضیل واحد مؤنث کا صیغہ ہے، دنیا چوں کہ آخرت کے مقابلہ میں قریب ہے اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں۔ یا دنیا دَنَاءَةٌ سے ماخوذ ہے اس کا معنی (کمینہ ہونا) چوں کہ دنیا بھی کمینی ہے اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں اس کی جمع دُنٰي آتی ہے، دُنًي اصل میں دُنوٌ تھا، واؤ کو یاء سے بدل دیا، یا متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا، پھر تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا، اور عین کلمہ پر تنوین چلی گئی، دُنًي ہوگیا، یہ ناقص واوی ہے۔ اَلْوَسَائِلُ: واحد وَسِيْلَةٌ معنی (ذریعہ)، اس کی دوسری جمع وَسِيْلٌ اور وُسُلٌ بھی آتی ہے۔ اَلْفَضَائِلُ: واحد فَضِيْلَةٌ معنی (خوبی، بزرگی، فضل) فَضِلَ (س،ک) فَضْلاً (صاحب فضل ہونا، صاحب فضیلت ہونا) اَلدُّنْيَا: اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔ مَزْرَعَةٌ: زَرَعَ (ف) زَرْعًا (کھیتی کرنا) سے اسم ظرف ہے، معنی (کھیتی کرنے کی جگہ) (ج) مَزَارِعُ آتی ہے۔ اَلْآخِرَةُ: معنی (دار البقاء، آخرت) نسبت کے لیے أُخْرَوِيٌّ آتا ہے۔ اَلْإِنْسَانُ: (آدمی) جنس بشری کے افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بعض جگہ اِنْسَانَةٌ بھی آتا ہے، اِنْسَانُ الْعَيْنِ (آنکھ کی پتلی) (ج) اَنَاسِيُّ، اَنَاسِيَةٌ، آنَاسٌ۔ حَرِيْصٌ: (لالچی)، حَرِصَ (س،ض) حَرْصًا سے صفت کا صیغہ ہے، اس کی

جمع جِزضا اور خرَصَاءُ اور جِرَاض وَ خرَّاض آتی ہے، مؤنث خَرِيصَةٌ جمع جِرَاض وخرَصَاءُ آتی ہے۔ مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا (ف) (روکنا) عَبْد: (بندہ، غلام) (ج) عِبَاد، عَبَدَةٌ، عَبَدَ (ن) عِبَادَةٌ (بندگی کرنا) أَحْسَنَ يُحْسِنُ إِحْسَانًا از باب افعال (احسان کرنا) صَدَقَ (ن) صِدْقًا (سچ کہنا، مطابق واقعہ خبر دینا) أَنْجي يُنْجِي إِنْجَاءً باب افعال سے (نجات دینا)، نَجَا يَنْجُو (ن) نَجَاةٌ (نجات پانا) كَذَبَ يَكْذِبُ كِذْبًا (ض) (جھوٹ بولنا) أَهْلَكَ يُهْلِكُ إِهْلَاكًا (ہلاک کرنا) باب افعال۔ أَحْسَنَ يُحْسِنُ إِحْسَانًا از افعال (احسان کرنا، نیک سلوک کرنا) أَدَب: وہ اخلاقی ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکتا ہے، (ج) آداب۔ لَزِمَ (س) لُزُومًا (لازم ہونا) صَمَتَ يَصْمُتُ (ن) صَمْتًا وَ صُمُوتًا (چپ رہنا)، صُمُوت اور سُكُوت کے درمیان فرق یہ ہے کہ صُمُوت ناحق سے چپ رہنا اور سُكُوت حق سے چپ رہنے کو کہا جاتا ہے، اور دوسرا فرق یہ ہے کہ صُمُوت بہت دیر تک چپ رہنے کو کہتے ہیں اور سُكُوت عام ہے۔ فَاتَ يَفُوتُ فَوْتًا (ن) (فوت ہونا) حَيَاءٌ (شرم) یعنی وہ کیفیت جو ہر بری چیز چھڑا دے اور حقدار کا حق ادا کرنے میں کوتاہی سے روک دے، حَيِيَ يَحْيَ (س) حَيَاءٌ (شرمانا)، مادہ ح ی ي لفیف مقرون۔ شَاءَ يَشَاءُ (ف) شَيْئًا وَ مَشِيئَةٌ (چاہنا)

ترکیب: الدُّنیا مبتدا، بالوسائل جار مجرور کے معطوف علیہ لاحرف عطف، بالفضائل جار و مجرور مل کے معطوف پھر معطوف و معطوف علیہ۔ تَحْصِيلُ فعل مقدر کا متعلق ہے اور یہ فعل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوکر الدنیا مبتدا کی خبر ہوا۔ الدنیا مبتدا مزرعة الاخرة مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر ہوا، الانسان مبتدا مُنِعَ فعل مجہول اپنی ضمیر ہی مالم یسم فاعله کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ما اسم موصول کا اور موصول وصلہ في حرف جار کا مجرور ہے، اور جار و مجرور حریص کا متعلق ہوا، پھر حریض مع متعلق الإنسان مبتدا کی خبر ۔ الإنسانُ مبتدا عبدالإحسان مضاف و مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا۔ الصدق مبتدا اور ينجي جملہ ہوکر اس کی خبر۔ اسی طرح الکذب مبتدا، یھلك جملہ ہوکر اس کی خبر

ہوا، احسن اپنے فاعل لفظ اللہ اور اپنے متعلق الیك کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر ما اسم موصول کا صلہ ہے، پھر موصول صلہ کاف معنی مثل، مضاف الیہ ہے اور مضاف ومضاف الیہ اَحْسن کا مفعول ہے، پھر احسن مع فاعل ومفعول جملہ انشائیہ ہے إذا حرف شرط فاتلك الحیا جملہ ہوکے شرط افعل با فاعل شئت فعل با فاعل جملہ ہوکر ما موصول کا صلہ ہے، پھر موصول وصلہ افعل فعل کا مفعول ہے، اور یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر جزا ہے، اذا حرف شرط، فاتك فعل کاف خطاب مفعول الادب کا فاعل ہے، پھر یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر شرط اور الزم فعل ضمیر انت فاعل الصمت مفعول ہے، پھر الزم فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر جزا ہے۔

---

(۳۳) اَلْحَيَاةُ كَظِلِّ الْجُدْرَانِ وَالنَّبَاتِ. (۳۴) اَلْعَاقِلُ الْمَحْرُوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْجَاهِلِ الْمَرْزُوْقِ. (۳۵) اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ.

ترجمہ: (۳۳) زندگی دیواروں اور نبات کے سایہ کی طرح ہے۔ (۳۴) محروم عقلمند بہتر ہے رزق دیئے ہوئے مالدار جاہل سے۔ (۳۵) نحو کلام میں ایسا ہے جیسا کہ نمک کھانے میں۔

لغات: حَيِيَ يَحْيَ حَيَاةً (س) (زندہ رہنا) ظِلٌّ: (سایہ) (ج) ظِلَالٌ، اَظْلَالٌ، ظُلُوْلٌ. اَلْعَاقِلُ: (عقلمند) (ج) اَلْعَاقِلُوْنَ وَالْعُقَلَاءُ، عَقَلَ (ض) عَقْلاً (عقلمند ہونا) ـ اَلْمَحْرُوْمُ: اسم مفعول ہے (جس کو نہ دیا گیا ہو)، (ج) اَلْمَحْرُوْمُوْنَ، حَرِمَ (ض، س) حِرْمَانًا (محروم کرنا، روکنا) خَيْرٌ: اسم تفضیل ہے معنی (زیادہ اچھا)، (ج) اَخْيَارٌ وَخِيَارٌ۔ اَلْجَاهِلُ: (ان پڑھ، ناواقف) (ج) جَاهِلُوْنَ، جُهَّالٌ۔ اَلْمَرْزُوْقُ: (رزق دیا ہوا)، رَزَقَ (ن) رِزْقًا (روزی پہونچانا) اَلنَّحْوُ: (جانب، جہت، راستہ، مثل، مقدار، قصد وارادہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ عربی عبارتوں کی ترکیب سمجھ میں آجاتی ہے) اَلنَّحْوُ کی جمع اَنْحَاءٌ، وَنُحُوٌّ، اور تصغیر نُحَيَّةٌ آتی ہے، جیسے دَلْوٌ، ودُلَيَّةٌ، اَلنَّحْوِيُّ (علم نحو کا جاننے والا) (ج) نَحْوِيُّوْنَ وَنُحَاةٌ، نَحَا يَنْحُوْ نَحْوًا (ن) (قصد کرنا)۔ اَلْكَلَامُ: (گفتگو کرنا، بات، جملہ وہ مفید مرکب کلام جس سے کوئی خبر یا طلب معلوم ہو)

یہ كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا باب تفعیل کا مصدر ثانی ہے۔ اَلْمِلْحُ: (نمک)، مذکر ومؤنث دونوں کے لیے ہے مگر تانیث غلب ہے (ج) مِلَاحٌ آتی ہے، تصغیر مُلَيْحَةٌ آتی ہے۔ اَلطَّعَامُ: (خوراک) (ج) اَطْعِمَةٌ (ج ج) اَطْعِمَاتٌ۔

ترکیب: الحيوة مبتدا کاف بمعنی مثل مضاف ظل مضاف الیہ، اور الجدران والنبات معطوف ومعطوف علیہ، ظل مضاف کے مضاف الیہ ہیں، پھر مضاف ومضاف الیہ الحيوة مبتدا کی خبر ہے، العاقل المحروم موصوف وصفت مبتدا، الجاهل المرزوق موصوف وصفت مجرور من ہوکر جار مجرور خیز کا متعلق ہوا، اور خیز مع متعلق خبر، في الكلام الكائن شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے پھر شبہ فعل مع متعلق النحو موصوف کی صفت اور موصوف وصفت مبتدا ہو، في الطعام الكائن محذوف کا متعلق ہے، یہ شبہ فعل مع متعلق الملح موصوف کی صفت اور موصوف وصفت کاف بمعنی مثل کا مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے، النحو مبتدا کی۔

(۳۶) اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ۔ (۳۷) اَبْصَرُ النَّاسِ مَنْ نَظَرَ اِلٰى عُيُوْبِهٖ (۳۸) اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهٗ نَدَمٌ۔ (۳۹) اِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ صَدِيْقُهٗ۔ (۴۰) اِصْلَاحُ الرَّعِيَّةِ اَنْفَعُ مِنْ كَثْرَةِ الْجُنُوْدِ۔ (۴۱) اَلْجَاهِلُ عَدُوٌّ لِنَفْسِهٖ فَكَيْفَ يَكُوْنُ صَدِيْقًا لِغَيْرِهٖ۔

ترجمہ: (۳۶) مصیبت وابستہ کی گئی ہے بولنے کے ساتھ۔ (۳۷) لوگوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والا وہ شخص ہے جو اپنے عیوب کی طرف دیکھے۔ (۳۸) غصہ کی ابتداء پاگل پن ہے اور اس کی انتہا شرمندگی ہے۔ (۳۹) جب انسان کا مال کم ہوجاتا ہے تو اس کے دوست کم ہوجاتے ہیں۔ (۴۰) رعیت کو درست کرنا زیادہ نفع دینے والا ہے لشکروں کی زیادتی سے۔ (۴۱) جاہل اپنے آپ کا دشمن ہوتا ہے پس وہ اپنے علاوہ کا دوست کیسے ہوگا۔

لغات: اَلْبَلَاءُ: (غم) بَلَا يَبْلُوْ بَلَاءً (ن) آزمانا، بَلِيَ (س) بَلَاءً (بوسیدہ ہونا)

۔مُؤَکَّلٌ: (سپرد کیا ہوا) مصدر تَوْکِیلاً باب تفعیل سے اسم مفعول ہے (ج) مُؤَکَّلُوْنَ۔نَطَقَ (ض) نُطْقًا (بات کرنا)، اَلْمَنْطِقُ مصدر میمی ہے اس کا معنی ہے (بات، گفتگو) (ض) سے بولنا۔اَبْصَرُ: اسم تفضیل واحد مذکر کا صیغہ ہے، بَصُرَ (ک) بَصَارَةً (دیکھنا، بصیرت والا ہونا یعنی عقل والا ہونا) اور بَصِیْرَةٌ کا معنی (عقل، دانائی، سمجھنا)۔نَظَرَ یَنْظُرُ (ن) نَظَرًا (دیکھنا)۔عَیْبٌ: (عیب، نقص، برائی) (ج) عُیُوْبٌ، عَابَ یَعِیْبُ عَیْبًا (ض) (عیب دار ہونا، عیب دار بنانا)۔اَوَّلُ: اسم تفضیل ہے، آخِرُ کی ضد ہے، اصل میں اَوْئَلُ تھا، ہمزہ کو واؤ سے بدل کر واؤ کا واؤ میں ادغام کردیا، اس کی جمع اَوَّلُوْنَ آتی ہے اور اَوَائِلُ بھی۔غَضِبَ یَغْضَبُ غَضَبًا (س) وَمَغْضَبَةً (غضبناک ہونا، غصہ کرنا) جَنَّ (ن) جَنًّا وَجُنُوْنًا (دیوانہ ہونا، پاگل ہونا)، صفت مَجْنُوْنٌ (ج) مَجَانِیْنُ، اور اگر عَنْ صلہ آئے تو معنی ہوگا (چھپنا)۔اَلآخِرُ: (پچھلا) (ج) آخِرُوْنَ، مؤنث اُخْرٰی (ج) اُخْرَیَاتٌ، کہا جاتا ہے: لَا اَفْعَلُهٗ آخِرَ الدَّهْرِ وَاُخْرَ اللَّيَالِيْ (یعنی میں اس کو کبھی نہیں کروں گا) نَدِمَ یَنْدَمُ نَدَمًا وَنَدَامَةً (س) (پشیمان ہونا) نَدَمٌ (شرمندگی) قَلَّ یَقِلُّ (ض) قِلَّةً وَقِلًّا وَقُلًّا (کم ہونا) مَالٌ (ج) اَمْوَالٌ (مال و دولت)۔مَرْءٌ (مرد) (ج) رِجَالٌ (من غیر لفظہ) اور مَرْؤُوْنَ بھی سنا گیا ہے، اور نسبت کے لیے مَرْئِیٌّ آتا ہے، مؤنث مَرْأَةٌ، وَاِمْرَأَةٌ آتا ہے، اِمْرُؤٌ (مرد) جیسے: جَاءَ امْرُؤٌ، رَأَیْتُ امْرَءً، مَرَرْتُ بِامْرِءٍ، اور ہر حالت میں ضمہ و فتحہ بھی جائز ہے، مؤنث اِمْرَأَةٌ (ج) نِسَاءٌ وَنِسْوَةٌ (من غیر لفظها)، اور جب تصغیر بنائیں گے تو ہمزۂ وصل ساقط ہوجائے گا، کہا جائے گا مُرَیْئٌ وَمُرَیْئَةٌ۔صَدِیْقٌ: (دوست) (ج) اَصْدِقَاءُ۔اَصْلَحَ یُصْلِحُ اِصْلَاحًا باب افعال سے (درست کرنا) رَعِیَّةٌ (رعیت) (ج) رَعَایَا۔اَنْفَعُ: اسم تفضیل ہے، نَفَعَ (ف) نَفْعًا (نفع پہونچانا)۔کَثُرَ یَکْثُرُ (ک) کَثْرَةً (زیادہ ہونا) جُنْدٌ: (لشکر) (ج) جُنُوْدٌ۔اَلْجَاهِلُ (ان پڑھ، جاہل) (ج) جَاهِلُوْنَ، جُهَلَاءُ، جُهَّالٌ، جَهَلَةٌ، جَهِلَ (س) جَهْلاً وَجَهَالَةً (نہ جاننا) سے اسم فاعل ہے۔عَدُوٌّ: (دشمن) (ج) اَعْدَاءٌ، جمع الجمع اَعَادٍ،

عَدِيَ، يَعْدِي (س) عَدًا (بغض رکھنا)، عَدَا يَعْدُوْ عُدْوَانًا (ن) (ظلم کرنا)
نَفْسٌ: (روح، بدن، شخص، خود) (ج) نفوس، اَنْفس اور نَفَس فا کے فتحہ کے ساتھ ہوتو
اس کا معنی ہے سانس، اس کی جمع اَنفاس آتی ہے۔ کَیفَ: بمعنی (کیسا)۔ کَانَ (ن)
یَکُوْنُ کَوْنًا (ہونا) یہ کَانَ فعل ناقص کا مضارع ہے۔ صَدِیْق: (دوست، پیارا) (ج)
اَصْدِقَاءُ، صُدَقَاءُ صُدْقَانٌ، جمع الجمع اَصَادِقُ.

ترکیب: البلاءُ اسم اِنَّ موکل اپنے متعلق بالمنطق کے ساتھ مل کر خبر ہے، ابصر الناس
مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا، نظر الي عيوبه جملہ ہوکر من موصولہ کا صلہ اور موصول
وصلہ خبر ہے، اَوّل الغضب مضاف ومضاف الیہ مبتدا جنونٌ خبر ہے، آخره مضاف
ومضاف الیہ مل کر مبتدا آخره ندمٌ اس کی خبر ہے، قل مال المرء جملہ ہوکر شرط قل
صديقه جملہ ہوکر جزا ہے، اصلاح الرعية مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا، اور
كثرة الجنود مضاف ومضاف من حرف جار کا مجرور ہے اور جار مجرور انفع شبہ فعل کا متعلق
اور شبہ فعل مع متعلق خبر ہے، الجاهل مبتدا لنفسه عدوٌّ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہے اور یہ
شبہ فعل مع متعلق خبر، فا ترتیبیہ کیف اسم مبہم، استہام کے معنی میں استعمال ہے، یکون فعل
ناقص فعل ناقص ضمیر ھو اسم صدیقا شبہ فعل اپنے متعلق لغیرہ کے ساتھ مل کر خبر ہوا۔

---

(۴۲) اَلْجَاهِلُ يَطْلُبُ الْمَالَ وَ الْعَاقِلُ يَطْلُبُ الْكَمَالَ. (۴۳) اِذَا تَكَرَّرَ
الْكَلَامُ عَلَى السَّمْعِ تَقَرَّرَ فِي الْقَلْبِ (۴۴) اَلْحَسَدُ كَصَدَاءِ الْحَدِيْدِ
لَايَزَالُ بِهِ حَتّٰى يَاْكُلَه (۴۵) اَلْقَلِيْلُ مَعَ التَّدْبِيْرِ خَيْرٌ مِنَ الْكَثِيْرِ مَعَ
التَّبْذِيْرِ. (۴۶) اُطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ وَ الرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ.

ترجمہ: (۴۲) جاہل مال کو طلب کرتا ہے اور عقلمند کمال کو طلب کرتا ہے۔ (۴۳) جب
بات کان پر بار بار پڑتی ہے تو وہ دل میں جم جاتی ہے۔ (۴۴) حسد لوہے کے زنگ کی طرح
ہے جو اس کے ساتھ برابر لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو کھا جاتا ہے۔ (۴۵) تھوڑا تدبیر
کے ساتھ بہتر ہے فضول خرچی کے ساتھ زیادہ سے۔ (۴۶) تلاش کر پڑوسی کو گھر سے پہلے

اور ساتھی کو راستہ سے پہلے۔

لغات: طَلَبَ یَطْلُبُ (ن) طَلَبًا (طلب کرنا، تلاش کرنا) اس سے طَالِبٌ اسم فاعل آتا ہے، اس کی جمع اَلطَّالِبُوْنَ اور طَلَبَۃٌ اور طُلَّابٌ آتی ہے، طَلِیْبٌ (بہت زیادہ مانگنے والا) جمع طُلَبَاءُ۔ اَلْمَالُ: (مال) (ج) اَمْوَالٌ۔ اَلْعَاقِلُ: (عقلمند) (ج) عَاقِلُوْنَ، عُقَلَاءُ، عُقَّالٌ اور عورت کو بھی عَاقِلٌ کہا جاتا ہے۔ اَلْکَمَالُ: مصدر ہے کَمَلَ (ن، ک، س) کَمَالاً وَ کُمُوْلاً (پورا ہونا، کامل ہونا) تَکَرَّرَ یَتَکَرَّرُ تَکَرُّرًا باب تفعل سے (بار بار ہونا) اَلْکَلَامُ: (بات) باب تفعیل کا مصدر ثانی ہے۔ اَلسَّمْعُ: (کان، سننے کا راستہ) (ج) اَسْمَاعٌ وَ اَسْمَعٌ جمع الجمع اَسَامِعُ، سَمِعَ (س) سَمْعًا (سننا) تَقَرَّرَ، یَتَقَرَّرُ تَقَرُّرًا از باب تفعل (راسخ ہونا) اَلْقَلْبُ: (دل) (ج) قُلُوْبٌ، اَقْلُبٌ، قَلَبَ، یَقْلِبُ (ض) قَلْبًا (پلٹنا) حَسَدَ (ن) حَسَدًا وَ حَسَادَۃً فُلَانًا نِعْمَتَہٗ وَ عَلٰی نِعْمَتِہٖ (زوال نعمت کی تمنا کرنا، یا دوسرے سے نعمت کے زوال اور اپنے لیے حصول کی تمنا کرنا)، صفت حَاسِدٌ ہے (ج) حُسَّادٌ وَ حَسَدَۃٌ وَ حُسَّدٌ۔ صَدِیَ (س) صَدًأ وَ صَدَأً (ک) صَدَاءَۃً (زنگ لگ جانا) صَدَأَ (ف) صَدْءً (زنگ دور کرنا)، اَلْمِرْأَۃُ (آئینہ صاف کرنا) اَلْحَدِیْدُ: (لوہا) (ج) اَحِدَّاءُ وحِدَادٌ، اَلْحَدِیْدَۃُ (لوہے کا ٹکڑا) (ج) حَدَائِدُ وَ حَدِیْدَاتٌ۔ زَالَ یَزَالُ زَوَالاً (س) (زائل ہونا) قَلَّ یَقِلُّ قِلَّۃً (ض) (کم ہونا) سے قَلِیْلٌ صفت کا صیغہ ہے اور یہ کَثِیْرٌ کی ضد ہے، اس کی جمع قَلِیْلُوْنَ، اَقِلَّاءُ اور قُلُلٌ آتی ہے، مؤنث قَلِیْلَۃٌ (ج) قَلِیْلَاتٌ وَ قَلَائِلُ، قلیل کے ساتھ تائے تانیث صرف نفی کی صورت میں داخل ہوتی ہے جیسے: مَا اَخَذْتُ مِنْہُ قَلِیْلَۃً وَّ لَا کَثِیْرَۃً۔ دَبَّرَ یُدَبِّرُ تَدْبِیْرًا از باب تفعیل (غور کرنا، انجام سوچنا، انتظام کرنا) اَلْکَثِیْرُ: کَثُرَ یَکْثُرُ، کَثْرَۃً (ک) (زیادہ ہونا) بَذَّرَ یُبَذِّرُ تَبْذِیْرًا اَلْمَالَ (فضول خرچی کرنا) طَلَبَ (ن) طَلَبًا (تلاش کرنا، طلب کرنا) اَلْجَارُ: (پڑوسی) (ج) جِیْرَانٌ، جِیْرَۃٌ اَجْوَارٌ جِوَارٌ جَاوَرَ یُجَاوِرُ مُجَاوَرَۃً (پڑوس میں رہنا) از باب مفاعلۃ۔ اَلدَّارُ: (گھر) (ج) دُوْرٌ،

دِيَارٌ، اَدْوُرٌ، اَدْوِرَةٌ۔ اَلرَّفِيْقُ: (ساتھی) (ج) رُفَقَاءُ رُفُقٌ (ک) رِفَاقَةٌ (ساتھی ہونا) اَلطَّرِيْقُ: (راستہ) (ج) طُرُقٌ، اَطْرُقٌ، اَطْرِقَاءُ، اَطْرِقَةٌ، طُرُقَاتٌ، طَرَقَ (ن) طَرْقًا (کھٹکھٹانا)، طَرِيْقٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر اسم مفعول ہے جو کہ مَطْرُوْقٌ کے معنی میں ہے (کھٹکھٹایا ہوا)، یا پھر طَرِيْقٌ طَرَقَ الْبَعِيْرُ الْمَاءَ سے ماخوذ ہے (یعنی پانی گدلا کرنا)

ترکیب: الجاهل مبتدا یطلب المال جملہ ہو کر خبر، اور العاقل مبتدا یطلب المال جملہ ہو کر خبر، اذا حرف شرط تکرر الکلام علي السمع جملہ ہو کر شرط اور تقرر في القلب جملہ ہو کر جزا ہے، الحسد مبتدا اصداء الحدید مضاف ومضاف الیہ کاف بمعنی مثل مضاف کے مضاف الیہ ہے، پھر مثل مضاف مع مضاف الیہ خبر ہے، لایزال فعل ضمیر هو فاعل بہ اس کا متعلق اوّل اور حتي یاکله اس کا متعلق ثانی ہے، پھر لایزال فعل مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، القلیل موصوف مع التدبیر مضاف ومضاف الیہ، الکائن شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر صفت پھر موصوف مع صفت سے ملکر مبتدا، او مع التبذیر مضاف ومضاف الیہ الکائن شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہے اور شبہ فعل مع متعلق الکثیر موصوف کی صفت ہے پھر موصوف وصفت من حرف جار کا مجرور اور جار مجرور خبر شبہ فعل کا متعلق ہے، اور شبہ فعل مع متعلق خبر ہے، مبتدا کی الجار و الرفیق معطوف ومعطوف علیہ مل کر اطلب فعل کا مفعول بہ اور قبل الدار و قبل الطریق معطوف ومعطوف علیہ مل کر اُطلُب فعل کا مفعول فیہ ہے، پھر یہ فعل مع فاعل ومفعول بہ اور مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوا۔

---

(۴۷) اَلْوَضِيْعُ اِذَا ارْتَفَعَ تَكَبَّرَ وَاِذَا حَكَمَ تَجَبَّرَ (۴۸) اَلْفَرَاغُ مِنْ شَأْنِ الْاَمْوَاتِ وَالْاِشْتِغَالُ مِنْ شَأْنِ الْاَحْيَاءِ. (۴۹) اَلصَّدِيْقُ الصَّدُوْقُ مَنْ يَنْصَحُكَ فِيْ غَيْبِكَ وَآثَرَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ. (۵۰) اَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ كَانَ بِعَيْبِهٖ بَصِيْرًا وَعَنْ عَيْبِ غَيْرِهٖ ضَرِيْرًا. (۵۱) اَلْبُخْلُ وَالْجَهْلُ مَعَ التَّوَاضُعِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّخَاءِ مَعَ الْكِبْرِ.

ترجمہ: (۴۷) کمینہ آدمی جب بلند ہوتا ہے تو تکبر کرتا ہے اور جب حاکم بنتا ہے تو ظلم کرتا ہے۔ (۴۸) خالی رہنا مُردوں کی شان ہے اور مشغول رہنا زندوں کی شان ہے۔ (۴۹) سچا دوست وہ ہے جو تیری غیر موجودگی میں تیری خیر خواہی کرے اور تجھ کو اپنے اوپر ترجیح دے۔ (۵۰) لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے عیب کو دیکھنے والا ہو اور دوسروں کے عیب سے اندھا ہو۔ (۵۱) بخل اور جہالت تواضع کے ساتھ بہتر ہے ایسے علم اور سخاوت سے جو تکبر کے ساتھ ہو۔

لغات: اَلْوَضِيْعُ (کمینہ، رذیل، خسیس) وَضُعَ (ک) يَوْضُعُ ضَعَةً وَضِعَةً (خسیس ہونا، کمینہ ہونا) اِرْتَفَعَ يَرْتَفِعُ اِرْتِفَاعًا (بلند ہونا) ثلاثی مجرد میں (ف) سے ہے۔ تَكَبَّرَ يَتَكَبَّرُ تَكَبُّرًا (تکبر کرنا) حَكَمَ يَحْكُمُ (ن) حُكْمًا (فیصلہ کرنا، حاکم بننا) تَجَبَّرَ از تفعل تَجَبُّرًا (زبردستی کرنا، سرکش ہونا) فَرِغَ (ن، ف، س) فَرَاغًا (فارغ رہنا، کام سے خالی ہونا) شَأْنٌ: (حالت) جمع شُئُوْنٌ۔ مَيِّتٌ (مردہ) (ج) اَمْوَاتٌ۔ اَلْإِشْتِغَالُ: (کام میں مشغول ہونا) اِشْتَغَلَ يَشْتَغِلُ اِشْتِغَالًا باب افتعال سے مصدر ہے، شَغَلَ (ف) شَغْلًا وَشُغْلًا بِكَذَا (مشغول کرنا) عَنْهُ (غافل کرنا) شُغِلَ عَنْهُ بِكَذَا (مشغول رہنا، کسی کام میں لگا رہنا) اَلشُّغْلُ وَالشُّغُلُ (مشغولیت) (ج) اَشْغَالٌ، وَشُغُوْلٌ۔ اَلْحَيُّ (زندہ) (ج) اَحْيَاءٌ، اَلصَّدِيْقُ (دوست) (ج) اَصْدِقَاءُ، جمع الجمع اَصَادِقُ، مؤنث صَدِيْقَةٌ، اَلصَّدُوْقُ (ہمیشہ سچ بولنے والا) (ج) صُدُقٌ، صُدْقٌ۔ نَصَحَ يَنْصَحُ (ف) نَصْحًا وَنُصْحًا (خیر خواہی کرنا) غَيْبٌ: ہر وہ چیز جو تم سے غائب ہو، (ج) غِيَابٌ غُيُوْبٌ، غَابَ يَغِيْبُ (ض) غَيْبًا وَغِيَابًا وَغَيْبَةً (غائب ہونا) آثَرَ يُؤْثِرُ اِيْثَارًا باب افعال (ترجیح دینا) نَفْسٌ (جان) (ج) نُفُوْسٌ۔ اَفْضَلُ اسم تفضیل ہے (فضل میں بڑھا ہوا) (ج) اَفْضَلُوْنَ وَاَفَاضِلُ اور مؤنث فُضْلٰى (ج) فُضْلَيَاتٌ، فَضِلَ (ن، س) فَضْلًا (فضل میں غالب ہونا)، فَضُلَ (ک) فَضْلًا (صاحب فضل ہونا، صاحب فضیلت ہونا) عَيْبٌ: (ج) غُيُوْبٌ (عیب)، غَابَ يَغِيْبُ (ض) عَيْبًا (عیب

دار ہونا)، عَائِب اسم فاعل، اوراسم مفعول مَعِيب مَعْيُوب، عَابَ فُلَانٌ (عیب کی طرف منسوب کرنا)، عَابَ الشَّيئ (عیب دار ہونا) بَصِيْرًا: (دانا، بینا) (ج) بُصَرَاءُ، بَصِرَ (ک، س) بَصَرًا وَبَصَارَةً (جاننا، دیکھنا) بَصِيرَةٌ (عقل، دانائی) ضَرِيْرٌ (اندھا، نابینا) (ج) اَضِرَّاءُ، اَضْرَارٌ مؤنث ضَرِيرَةٌ (ج) ضَرائِرُ (اندھی)، ضَرَّ بَصرُه (نابینا ہونا) بَخِلَ يَبْخَلُ (س) بَخلاً (بخیل ہونا)، صفت بَخِيلٌ (ج) بُخَلاءُ۔ جَهِلَ (س) يَجْهَلُ جَهْلاً (جاہل وناداں ہونا) تَوَاضَعَ يَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا از باب تفاعل (تواضع کرنا، عاجزی کرنا، فروتنی کرنا) عَلِمَ (س) يَعْلَمُ عِلْمًا (جاننا) سَخَا يَسْخُوا سَخَاوَةً وَسَخَاءً (سخی ہونا) كَبُرَ يَكْبُرُ كُبْرًا وَكِبَرًا (ک) (بڑا ہونا) کبر سے مراد تکبر ہے۔

ترکیب: الوضیع مبتدا، اذا حرف شرط، ارتفع فعل اپنے فاعل ضمیر هو کے ساتھ مل کر جملہ ہو کے شرط اور تکبر اپنے فاعل ضمیر ہو کے ساتھ مل کر جزا ہے، اسی پر اذا حَكَمَ تَجَبَّرَ کو قیاس کرلیا جائے پھر دونوں جملہ شرطیہ کے مل کر الوضیع مبتدا کی خبر ہے۔ الفراغ مبتدا من شان الاموات جار مجرور کائن شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے اور یہ شبہ فعل مع متعلق الفراغ مبتدا کی خبر ہے۔ الصدیق الصَّدُوقُ موصوف وصفت مل کر مبتدا، من اسم موصول، ینصح فعل ھو ضمیر فاعل کاف خطاب مفعول، في غيبك جار مجرور اس کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف، اثر فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف پھر معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ اور موصول وصلہ مل کر خبر ہے، افضل الناس مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا من موصولہ كان فعل ناقص ضمیر هو اسم كان بصیرا کے ساتھ لعینہ متعلق ہوکر معطوف علیہ ضریرا کے ساتھ عن عیب غیرہ متعلق ہوکر معطوف پھر معطوف معطوف علیہ خبر کان اور کان مع اسم وخبر جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مبتدا کی خبر ہوا، البخل و الجھل معطوف ومعطوف علیہ مل کر موصوف مع التواضع، الکائنان شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے اور یہ شبہ فعل مع متعلق صفت اور موصوف وصفت مبتدا

ہے، اور العلم و السخاء معطوف۔ و معطوف علیہ مل کر موصوف اور الکائنین شبہ فعل کے ساتھ مل کر مع الکثیر متعلق ہے پھر یہ شبہ فعل مع متعلق صفت اور موصوف صفت من حرف جار کا مجرور اور جار و مجرور خیرہ شبہ فعل کا متعلق ہے، پھر شبہ فعل مع متعلق خبر ہے۔

(۵۲) اَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ يَمْنَعُ الْبِرَّ وَيَطْلُبُ الشُّكْرَ وَيَفْعَلُ الشَّرَّ وَيَتَوَقَّعُ الْخَيْرَ۔

ترجمہ: (۵۲) لوگوں میں سب سے زیادہ جاہل و نادان وہ شخص ہے جو نیکی نہ کرے اور شکر کا طالب ہو، اور برائی کرے اور بھلائی کی توقع رکھے۔

لغات: اَجْهَلُ: یہ جَهِلَ (س) جَهْلاً سے اسم تفضیل ہے، اس کی جمع اَجْهَلُوْنَ ہے۔ مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا (ف) (روکنا)۔ اَلْبِرُّ: (بھلائی)، قرآن میں ہے لَيْسَ الْبِرَّ، اور باء کے فتحہ کے ساتھ بَرٌّ صفت کا صیغہ ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ، بمعنی (نیکی، نیکی اور بھلائی کرنے والا)، اس کی جمع اَبْرَار آتی ہے، اگر باء کو ضمہ دے دو تو بُرٌّ ہوگا بمعنی (گیہوں) جس کا واحد بُرَّةٌ ہے۔ طَلَبَ (ن) يَطْلُبُ طَلَبًا (طلب کرنا)۔ شَكَرَ يَشْكُرُ (ن) شُكْرًا (شکریہ ادا کرنا، احسان ماننا)۔ اَلشَّرُّ: (برائی) (ج) شُرُوْر، شَرَّ (س، ن) شَرًّا وَشَرَارَةً (شریر ہونا، شرارت کرنا) تَوَقَّعَ يَتَوَقَّعُ تَوَقُّعًا از باب تفعل بمعنی (امید کرنا) اَلْخَيْرُ (بھلائی) (ج) خُيُوْر۔

ترکیب: اجهل مضاف، الناس مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا من اسم موصول، یمنع فعل مضارع مثبت معروف واحد مذکر غائب از باب فتح، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، البر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، یطلب فعل مضارع معروف مثبت از باب نصر واحد مذکر غائب کا صیغہ، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، الشکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ حرف عطف، یتوقع الخیر فعل

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر صلہ ہوا من اسم موصول کا، من اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵۳) اَلدَّالُّ عَلَي الْخَيْرِ كَفَاعِلِه. (۵۴) اَلْقَلَمُ شَجَرَةٌ ثَمَرَتُهَا الْمَعَانِيُّ. (۵۵) كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ. (۵۶) مَنْ صَبَرَ ظَفِرَ. (۵۷) مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ. (۵۸) مَنْ جَدَّ وَجَدَ. (۵۹) ثَمَرَةُ الْعَجَلَةِ اَلنَّدَامَةُ. (۶۰) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (۶۱) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا. (۶۲) كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ.

ترجمہ: (۵۳) بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ (۵۴) قلم ایک ایسا درخت ہے جس کے پھل معانی ہیں۔ (۵۵) جیسا کہ تو بدلہ دے گا ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ (۵۶) جو صبر کرے گا کامیاب ہوگا۔ (۵۷) جو ہنسے گا وہ ہنسا جائے گا۔ (۵۸) جو کوشش کرے گا پائے گا۔ (۵۹) جلدی کا پھل شرمندگی ہے۔ (۶۹) قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ (۶۱) کاموں میں سب سے زیادہ اچھا کام درمیانی کام ہے۔ (۶۲) ہر نئی چیز لذیذ ہوتی ہے۔

لغات: دَلَّ يَدُلُّ (ن) دَلَالَةً (رہنمائی کرنا)، اس سے دَالٌّ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اَلْخَيْرُ: (بھلائی) (ج) خُيُوْرٌ۔ فَاعِلٌ: (کرنے والا)، اسم فاعل ہے (ج) فَاعِلُوْنَ، فَعَلَ يَفْعَلُ (ف) فِعْلاً (کرنا) اَلْقَلَمُ: (ج) اَقْلَامٌ۔ شَجَرَةٌ: (درخت) (ج) اَشْجَارٌ۔ ثَمَرٌ: (پھل) (ج) ثِمَارٌ وَثُمُرٌ، (جج) اَثْمَارٌ، واحد کے لیے ثَمَرَةٌ آتا ہے۔ مَعْنًي (ج) مَعَانِيُّ (مطلب، مفہوم) دَانَ يَدِيْنُ (ض) دِيْنًا (جزا دینا، بدلہ دینا)، اَدَانَ يُدِيْنُ اِدَانَةً (قرض دینا) صَبَرَ يَصْبِرُ (ض) صَبْرًا (صبر کرنا) ظَفِرَ يَظْفَرُ (س) ظَفْرًا (کامیاب ہونا) ضَحِكَ ضُحِكَ (س) ضَحِكَ يَضْحَكُ (س) ضِحْكًا، ضَحْكًا، ضَحِكًا، ضِحِكًا (ہنسنا)، اَضْحَكَ (ہنسانا)، تَضَحَّكَ وَتَضَاحَكَ وَاِسْتَضْحَكَ (ہنسنا) جَدَّ يَجِدُّ (ض) جِدًّا (کوشش کرنا) وَجَدَ يَجِدُ (ض) وِجْدَانًا (پانا) ثَمَرَةٌ: (پھل) (ج)

ثمرات۔ اَلْعَجَلَةُ: (جلدی) (ج) عَجَلٌ، عِجَالٌ، اَعْجَالٌ، عَجِلَ يَعْجَلُ (س) عَجَلَةً (جلدی کرنا) نَدِمَ يَنْدَمُ (س) نَدَامَةً (شرمندہ ہونا) سَيِّدٌ: (سردار) (ج) سَادَةٌ، اَسْيَادٌ، سَيَائِدُ، سَادَ يَسُوْدُ (ن) سِيَادَةً (سردار ہونا) قَوْمٌ: (لوگوں کی جماعت)، (ج) اَقْوَامٌ۔ خَادِمٌ: (خدمت کرنے والا) (ج) خُدَّامٌ، خَدَمٌ، خَدَمَ يَخْدِمُ (ض) خِدْمَةً (خدمت کرنا) اَمْرٌ (کام، چیز) (ج) اُمُوْرٌ۔ وَسَطٌ (ج) اَوْسَاطٌ (درمیان، بیچ)، شَيْءٌ وَسَطٌ یعنی (عمدہ اور ردّی کے درمیان کی چیز)، وَسَطُ الشَّيْءِ (دونوں اطراف کے درمیان) جَدِيْدٌ: (نیا) (ج) جُدَدٌ جَدَّ (ض) جِدَّةً (نیا ہونا) لَذِيْذٌ: (مزہ دار، مرغوب) (ج) لِذَاذٌ وَلُذٌّ، لَذَّ (س) لَذَاذًا وَلَذَاذَةً (لذیذ ہونا، مرغوب ہونا)

ترکیب: الدال اپنے متعلق علی الخیر کے ساتھ مل کر مبتدا ہے، کاف بمعنی مثل مضاف اپنے مضاف الیہ کاف کے ساتھ مل کر خبر ہوا۔ القلم مبتدا شجرة موصوف، ثمرتها مبتدا المعانی خبر، جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت خبر ہے، کاف بمعنی مثل مضاف ما اسم موصول تدین فعل با فاعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا تدان اپنی ضمیر انت مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھ جملہ ہوکر خبر ہے من موصولہ صبر جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مل کر مبتدا ظفر جملہ ہوکر خبر ہے من ضحك موصول وصلہ ومبتدا اضحك فعل مجہول اپنی ضمیر هو مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر خبر ہے جد فعل ضمیر هو فاعل کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر من موصولہ کا صلہ ہے اور موصول وصلہ مل کر مبتدا اور وَجَدَ جملہ ہوکر خبر ہے ثمرة العجلة مبتدا الندامة خبر ہوا۔ سید القوم مبتدا خادمهم خبر ہوا خیر الامور مبتدا اوساطها خبر ہے کل جدید مبتدا لذیذ خبر ہے مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

---

(۶۳) قِصَصُ الْاَوَّلِيْنَ مَوَاعِظُ الْآخِرِيْنَ۔ (۶۴) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ۔ (۶۵) زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ (۶۶) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ۔ (۶۷) عِنْدَ

الرِّهَانُ تُعْرَفُ السَّوَابِقُ. (۶۸) حُبُّ الشَّيْءِ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ. (۶۹) جَزَاءُ مَنْ يَكْذِبُ اَنْ لَّا يُصَدَّقَ.

ترجمہ: (۶۳) پہلوں کے واقعات بعد والوں کے لیے نصیحتیں ہیں۔ (۶۴) حکمت کی اصل اللہ کا خوف ہے۔ (۶۵) زیارت کر تو ایک دن چھوڑ کر زیادہ ہوگا تو محبت کے اعتبار سے، یا ایک دن چھوڑ کر ملاقات کر تو محبت زیادہ ہوگی۔ (۶۶) نہیں ہے خبر دیکھنے کی طرح۔ (۶۷) گھوڑ دوڑ کے وقت پہچانے جاتے ہیں آگے نکلنے والے گھوڑے۔ (۶۸) شئ کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ (۶۹) اس شخص کا بدلہ جو کہ جھوٹ بولتا ہے یہ ہے کہ اس کی تصدیق نہ کی جائے۔

لغات: قِصَّةٌ (قصہ، واقعہ) (ج) قِصَصٌ، (جج) اَقَاصِيْصُ۔ اَلْاَوَّلُ (پہلا) (ج) اَوَّلُوْنَ، اَوَّلِيْنَ۔ مَوْعِظَةٌ (نصیحت) (ج) مَوَاعِظُ۔ اَلْآخِرُ (بعد والا، پچھلا) (ج) اَلْآخِرُوْنَ۔ اَلْآخِرُ اور اَلْاَخِيْرُ میں فرق یہ ہے کہ آخر کا معنی ہے سب سے آخر میں، سب سے پیچھے جس کے بعد کوئی نہ ہو، اور اخیر کا معنی ہے اس وقت اور اس مجلس میں پیچھے، اس وقت سب کے بعد نہ کہ پوری زندگی میں، اسی لیے عرب لوگ شکریہ ادا کرتے ہوئے یا کوئی نصیحت کرتے ہوئے بولتے ہیں اخیر الا آخر، یعنی اس وقت تو آخری بات ہے یا آخری شکریہ یا آخری نصیحت ہے ہمیشہ کے اعتبار سے آخری نہیں ہے بلکہ مستقبل میں بھی اگر موقع نصیب ہوگا تو یہی بات ہوگی۔ رَأْسٌ: (اصل، جڑ، سر، سردار، مہینہ یا سال کا پہلا دن، ابتدائی چیز) (ج) رُؤُوْسٌ، اَرْؤُسٌ، آرَاسٌ۔ اَلْحِكْمَةُ: (کام کی درستی، دین کی سمجھ) (ج) حِكَمٌ۔ خَافَ يَخَافُ (س) خَوْفًا وَمَخَافَةً (ڈرنا) زَارَ يَزُوْرُ (ن) زِيَارَةً (زیارت کرنا، ملاقات کرنا) غَبَّ يَغِبُّ (ض) غَبًّا غِبًّا (چندون کے بعد ملاقات کرنا) غِبَّةً (ایک دن ناغہ دے کر آنا) زَادَ يَزِيْدُ (ض) زِيَادَةً، زَيْدًا، زَيْدًا مَزِيْدًا زَيْدَانًا (زیادہ ہونا، زیادہ کرنا، بڑھنا) اِزْدَادَ يَزْدَادُ اِزْدِيَادًا، از باب افتعال (زیادہ ہونا، زیادہ کرنا) حَبَّ يَحِبُّ (ض) حُبًّا (محبت کرنا) اَلْخَبَرُ (خبر) (ج)

اَخْبَازٌ، اَخَابِیْزُ۔ عَایَنَ یُعَایِنُ مُعَایَنَةً باب مفاعلت سے (دیکھنا) عِنْدَ: ظرف ہے، ظرف مکان اور ظرف زمان، اور مِنْ کے داخل ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے اَتَیْتُ مِنْ عِنْدَهٗ (میں اس کے پاس سے آیا) رَاهَنَ یُرَاهِنُ مُرَاهَنَةً وَرِهَانًا عَلَی الْخَیْلِ از باب مفاعلت (دوڑانے کے لیے شرط لگانا)، رَهْنٌ کی جمع بھی رِهَانٌ آتی ہے اس کا معنی (گروی رکھنا)۔ عَرَفَ یَعْرِفُ (ض) فعل ماضی واحد مذکر غائب عِرْفَانًا وَمَعْرِفَةً (پہچاننا) سَابِقَةٌ (سبقت کرنے والا گھوڑا) (ج) سَوَابِقُ، سَابِقَاتٌ۔ حَبَّ یَحِبُّ (ض) حُبًّا وَحِبًّا (رغبت کرنا) حَبَّ (س) حَبُبَ (ک) اِلَیْهِ (محبوب ہونا) اَلشَّیْئُ: (چیز) (ج) اَشْیَاءُ، شَیْئٌ اجوف یائی اور مہموز اللام ہے اس کی جمع اَشْیَاءُ ہے جو کہ غیر منصرف ہے، الف ممدودہ کی وجہ سے جو کہ ایک سبب جو دو سبب کے قائم مقام ہے، اصل میں شَیْئَاءُ تھا، حمراء فعلاء کے وزن پر، قلب مکانی کر کے اَشْیَاءُ ہوا، لام کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ میں لے گئے اور فاء کو عین کی جگہ اور عین کو لام کلمہ کی جگہ، اَشْیَاءُ ہو گیا، تعلیل کے بعد یہ کلمہ لَفْعَاءُ کے وزن پر ہوا۔ جَزٰی یَجْزِیْ (ض) جَزَاءٌ (بدلہ دینا) کَذَبَ یَکْذِبُ (ض) کِذْبًا (جھوٹ بولنا) صَدَّقَ یُصَدِّقُ تَصْدِیْقًا از باب تفعیل (سچا جاننا، تصدیق کرنا)۔

ترکیب: قصص الاولین مبتدا مواعظ الآخرین خبر ہوا، رأس الحکمة مبتدا، مخافة الله خبر ہے، زُر فعل ضمیر اَنْتَ فاعل، غبا زیارۃ محذوف کی صفت ہے اور موصوف وصفت زُر فعل کا مفعول مطلق ہے، اور یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہو کر جواب امر ہے، الخبر لیس کا اسم ہے اور کالمعاینة مثل المعاینة کے معنی میں ہو کر خبر ہوا۔ السوابق تعرف فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے، اور عند الرهان تُعرف فعل کا متعلق ہے، اور تُعرف فعل مجهول مع متعلق مفعول مالم یسم فاعله جملہ فعلیہ ہے، حب الشیئ مبتدا، یعمی ویصم دونوں جملہ معطوف ومعطوف علیہ مل کر خبر ہوا، جزا مضاف من یکذبُ موصول وصلہ مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبتدا ان لا یصدق جملہ ہو کر خبر ہوا۔

(۷۰)خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ. (۷۱)مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. (۷۲)مَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَمْ يَشْبَعْ. (۷۳)مَنْ اَكْثَرَ الرُّقَادَ حُرِمَ الْمُرَادَ. (۷۴)حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ. (۷۵)طُوْلُ التَّجَارِبِ زِيَادَةٌ فِي الْعَقْلِ. (۷۶) بِالْعَمَلِ يَحْصُلُ الثَّوَابُ لَا بِالْكَسَلِ.

ترجمہ: (۷۰)لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہونچائے۔ (۷۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔ (۷۲) جو قناعت اور صبر نہیں کرتا وہ شکم سیر نہیں ہوتا۔ (۷۳) جو زیادہ سوتا ہے وہ مراد سے محروم رہتا ہے۔ (۷۴) دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (۷۵) تجربوں کا لمبا ہونا عقل کو بڑھاتا ہے، تجربوں کی زیادتی عقل کی زیادتی کا سبب ہے۔ (۷۶) ثواب عمل سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ سستی سے۔

لغات: خَيْرٌ: اسم تفضیل ہے اَخْيَرُ کا مخفف ہے، اس کا مؤنث خَيْرَةٌ ہے، (ج) اَخْيَارٌ، خِيَارٌ آتی ہے۔ نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا از باب فتح (نفع پہونچانا)۔ اَلنَّاسُ: اصل میں اُنَاسٌ تھا، ہمزہ کو تخفیفاً حذف کیا گیا، پھر لام تعریف اس کے عوض میں لایا گیا، یہ اِنْسَانٌ یا اِنْسِيٌّ کی جمع ہے یا اسم جمع ہے۔ رَحِمَ يَرْحَمُ (س) رَحْمَةً (رحم کرنا) قَنِعَ يَقْنَعُ (س) قَنَاعَةً (قناعت کرنا) شَبِعَ يَشْبَعُ (س) شَبْعًا (شکم سیر ہونا) اَكْثَرَ يُكْثِرُ اِكْثَارًا از باب افعال (زیادہ کرنا) وَرُقَادًا رَقَدَ يَرْقُدُ (ن) (سونا) حَرَمَ يَحْرِمُ (ض، س) حِرْمَانًا (روکنا، منع کرنا، محروم کرنا) اَلْمُرَادُ: (مقصد، چاہت) (ج) مُرَادَاتٌ. حَبَّ (ض) حُبًّا (رغبت کرنا) اَلدُّنْيَا: (موجودہ زندگی) دَنَي (ن) دُنُوًّا (قریب ہونا) دَنِيَ (س) دَنَاءَةً (ذلیل ہونا) اسم تفضیل مؤنث ہے، اور نسبت کے لیے دُنْيَوِيٌّ وَدُنْيَاوِيٌّ وَدُنِيٌّ آتا ہے۔ رَأْسٌ: (اصل، جڑ) (ج) اَرْؤُسٌ، وَرُؤُوْسٌ. كُلٌّ: ایسا اسم ہے جو متعدد افراد کے استغراق کے لیے یا واحد کے اجزاء کے عموم کے لیے وضع کیا گیا ہے، اور بغیر اضافت کے استعمال نہیں کیا جاتا ہے، خواہ اضافت لفظاً ہو یا تقدیراً۔ خَطِيْئَةٌ (گناہ) اور بقول بعض (ارادی گناہ)، (ج) خَطَايَا وَخَطِيْئَاتٌ، خَطِيَ (س) خِطَأً (غلطی کرنا)

فِی دِیْنِہٖ (قصداً یا بلا قصد غلطی کے راستہ پر چلنا) خَطِیَ (س) خَطأً و خَطأۃً (گناہ کرنا) صفت خَاطِیٌٔ (ج) خِطَأۃٌ مؤنث خَاطِئَۃٌ (ج) خَوَاطِیُٔ۔ طُوْلٌ (لمبائی) (ج) اَطْوَالٌ، طَالَ، یَطُوْلُ (ن) طُوْلاً (دراز ہونا، لمبا ہونا) عَلَیْہِ (غالب ہونا، فخر کرنا، احسان کرنا) طَوَّلَ یُطَوِّلُ تَطْوِیْلاً (لمبا کرنا) لَہٗ (مہلت دینا) لِلدَّابَّۃِ (جانور کی رسی ڈھیلی کرنا) تَجْرِبَۃٌ (تجربہ) (ج) تَجَارِبُ، جَرَّبَ، یُجَرِّبُ تَجْرِبَۃً (آزمانا) باب تفعیل۔ زَادَ یَزِیْدُ زِیَادَۃً (ض) (زیادہ کرنا) اَلْعَقْلُ: عقل روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے (ج) عُقُوْلٌ۔ عَمَلٌ (کام) (ج) اَعْمَالٌ، عَمِلَ (س) عَمَلاً (کام کرنا، محنت کرنا) اور بعض نے کہا ہے کہ بالقصد کوئی کام کرنا۔ حَصَلَ (ن) حُصُوْلاً (حاصل ہونا) ثَوَاب اچھے کام کے بدلے کو کہتے ہیں، ثَابَ یَثُوْبُ (ن) ثَوْبًا (لوٹنا) ثواب بھی چوں کہ عمل کرنے والے کی طرف لوٹتا ہے اس لیے اس کو ثواب کہتے ہیں۔ اَلْکَسَلُ (سستی) کَسِلَ (س) کَسَلاً (کاہل ہونا) جس کام میں سستی نہ ہونا چاہیے اس میں سستی کرنا، صفت کَسِلٌ وَ کَسْلَانٌ (ج) کَسْلٰی، وَ کُسَالٰی، مؤنث کَسِلَۃٌ وَ کَسْلَانَۃٌ وَ کَسْلٰی.

ترکیب: خیر الناس مبتدا، من ینفع الناس موصول وصلہ اس کی خبر ہوا، من لا یرحم موصول وصلہ مبتدا لا یرحم جملہ ہو کر خبر ہوا۔ من لم یقنع موصول وصلہ مبتدا، لم یشبع جملہ ہو کر خبر ہوا۔ من اسم موصول، اکثر فعل ضمیر ہو فاعل، الرقاد مفعول پس فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مبتدا، حرم فعل مجہول، ضمیر ہو مفعول مالم یسم فاعلہ، المراد مفعول ثانی، پس فعل مجہول مع مفعولین جمہ ہو کر خبر ہوا، حب الدنیا مبتدا، رأس کل خطیئۃ خبر ہوا، طول التجارب مبتدا، زیادۃ شبہ فعل، اپنے متعلق فی العقل کے ساتھ مل کر خبر ہے۔ بالعمل معطوف علیہ، لا حرف عطف، بالکسل، معطوف پس معطوف ومعطوف علیہ یحصل فعل کا متعلق ہے، اور یہ فعل اپنے فاعل الثواب اور اپنے مفعول کے ساتھ مل کر خبر ہے۔

(۷۷) مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ قَلَّتْ نَدَامَتُهُ. (۷۸) كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ. (۷۹) مَنْ قَلَّ صِدْقُهُ قَلَّ صَدِيْقُهُ. (۸۰) مَنْ كَثُرَ لَغَطُهُ كَثُرَ غَلَطُهُ. (۸۱) مَنْ كَثُرَ مِزَاحُهُ زَالَتْ هَيْبَتُهُ. (۸۲) فَخْرُكَ بِفَضْلِكَ خَيْرٌ مِنْهُ بِاَصْلِكَ. (۸۳) مَنْ مَنَّ بِمَعْرُوْفِهِ اَفْسَدَهُ.

ترجمہ: (۷۷) جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اس کو ندامت کم ہوگی۔ (۷۸) ہر برتن وہی ٹپکاتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ (۷۹) جس کا سچ کم ہوگا اس کے دوست کم ہوں گے۔ (۸۰) جس کا بے ہودہ کلام زیادہ ہوگا اس کی غلطی زیادہ ہوگی۔ (۸۱) جو شخص طنز ومزاح زیادہ کرے گا اس کا رعب ختم ہوجائے گا۔ (۸۲) تیرا اپنے فضل پر فخر کرنا بہتر ہے اپنی اصل پر فخر کرنے سے۔ (۸۳) جس شخص نے اپنی بھلائی پر احسان جتلایا تو اس نے اس کو برباد کردیا۔

لغات: حَفِظَ يَحْفَظُ (س) حِفْظًا (حفاظت کرنا) لِسَانٌ (زبان) (ج) اَلْسِنَةٌ. قَلَّ يَقِلُّ (ض) قِلَّةً (کم ہونا) نَدِمَ (س) نَدَامَةً (شرمندہ ہونا) نَدَامَةٌ (شرمندگی) اِنَاءٌ (برتن) (ج) آنِيَةٌ وَاَوَانٍ. نَضَحَ يَنْضَحُ (ف) نَضْحًا الْاِنَاءُ (برتن کا ٹپکنا) قَلَّ يَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) صِدْقٌ (ج) باب ضرب کا مصدر ہے۔ صَدِيْقٌ (پیارا، دوست) (ج) اَصْدِقَاءُ وَصُدَقَاءُ وَصُدْقَانٌ (جج) اَصَادِقُ، مونث صَدِيْقَةٌ (ج) صَدِيْقَاتٌ. اَللَّغْطُ وَاللَّغَطُ (آواز، شور، مبہم بات جو کچھ سمجھ میں نہ آئے) (ج) اَلْغَاطٌ. لَغَطَ (ف) لَغْطًا (شور کرنا) كَثُرَ (ک) كَثْرَةً (زیادہ ہونا) غَلِطَ (س) غَلَطًا (غلطی کرنا) مَازَحَ يُمَازِحُ مُمَازَحَةً وَمِزَاحًا از باب مفاعلت (ہنسی مذاق کرنا، دل لگی کرنا) زَالَ يَزُوْلُ زَوَالاً (ن) (جاتا رہنا، ہلاک ہونا، جدا ہونا) هَيْبَةٌ (رعب، دبدبہ) هَابَ يَهَابُ هَيْبَةً از باب (ف) (خوف کرنا) فَخَرَ يَفْخَرُ فَخْرًا (ف) (فخر کرنا) فَضْلٌ (فضیلت) فَضَلَ يَفْضَلُ فَضْلاً (س، ک) (صاحبِ فضیلت ہونا) خَيْرٌ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اَصْلٌ (اصل، نسب، خاندان) (ج) اُصُوْلٌ۔ مَنَّ يَمُنُّ مَنًّا (ن)

(احسان جتلانا) اَفۡسَدَ یُفۡسِدُ اِفۡسَادًا از باب افعال (بگاڑنا، فاسد کرنا) مَعۡرُوۡف (احسان، خیر، بھلائی) عَرَفَ، یَعۡرِفُ، عِرۡفَانًا (ض) (پہچاننا)

ترکیب: من حفظ لسانه موصول وصلہ مبتدا، قلت ندامته جملہ ہوکر خبر ہوا، کل اناء مبتدا ینضح بما فیه جملہ ہوکر خبر ہوا، یعنی فیه جس ثبتَ فعل مقدر کا متعلق ہے وہ مع فاعل و متعلق جملہ ہوکر ما موصولہ کا صلہ ہے اور موصول وصلہ باحرف جار کا مجرور اور جار مجرور ینضح فعل کا متعلق ہوا، من قل صدقه موصول وصلہ مبتدا، قل صدیقه جملہ ہوکر خبر ہوا۔ من کثر لغطُه موصول وصلہ مبتدا، کثر غلطه جملہ ہوکر خبر ہوا، من کثر مزاحه موصول وصلہ مبتدا، زالت هیبة جملہ ہوکر خبر ہوا۔ فحزك اپنے متعلق بفضلك کے ساتھ مبتدا، اور خیر شبہ فعل متعلق منه اور باصلك کے ساتھ مل کر خبر ہوا، من منَ بمعروف، موصول وصلہ مبتدا اور افسده اس کی خبر۔

(۸۴) مَنۡ قَلَّ حَیَاؤُهٗ کَثُرَ ذَنۡبُهٗ. (۸۵) مَنۡ حَسُنَ خُلُقُهٗ کَثُرَتۡ اِخۡوَانُهٗ. (۸۶) مَنۡ کَتَمَ سِرَّهٗ بَلَغَ مُرَادَهٗ. (۸۷) مَنۡ اَحَبَّ شَیۡئًا اَکۡثَرَ ذِکۡرَهٗ. (۸۸) مَنۡ وَقَّرَ اَبَاهُ طَالَتۡ اَیَّامُهٗ. (۸۹) مَنۡ طَالَ عُمۡرُهٗ فَقَدَ اَحِبَّتَهٗ. (۹۰) تَعَاشَرُوۡا کَالۡاِخۡوَانِ وَتَعَامَلُوۡا کَالۡاَجَانِبِ. (۹۱) خَیۡرُ الۡمَالِ مَاوُقِیَ بِهِ الۡعِرۡضُ.

ترجمہ: (۸۴) جس کی حیا کم ہوئی اس کا گناہ زیادہ ہوا۔ (۸۵) جس کے اخلاق اچھے ہوں گے اس کے دوست زیادہ ہوں گے۔ (۸۶) جو شخص اپنا راز چھپائے گا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔ (۸۷) جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے وہ اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ (۸۸) جو آدمی اپنے باپ کی عزت کرے گا اس کی عمر دراز ہوگی۔ (۸۹) جس شخص کی عمر لمبی ہوتی ہے وہ اپنے دوستوں کو کم کر دیتا ہے۔ (۹۰) آپس میں زندگی گزارو بھائیوں کی طرح اور آپس میں معاملہ کرو اجنبیوں کی طرح۔ (۹۱) سب سے اچھا مال وہ ہے جس کے ذریعہ عزت وآبرو بچائی جائے۔

لغات: قَلَّ يَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) حَيَاءٌ (شرم) حَيِيَ حَيَاءً (س) (منقبض ہونا، حیا کرنا) كَثُرَ يَكْثُرُ كَثْرَةً (ک) (زیادہ ہونا) ذَنْبٌ (گناہ) (ج) ذُنُوْبٌ، ذَنَبٌ، دُم (ج) اَذْنَابٌ. حَسُنَ يَحْسُنُ حُسْنًا (ک، ن) (خوب صورت ہونا) خُلُقٌ (خصلت، عادت) (ج) اَخْلَاقٌ، خَلُقَ يَخْلُقُ خُلُقًا (ک) (اچھے اخلاق والا ہونا) اَخٌ (بھائی) (ج) اِخْوَانٌ، اِخْوَةٌ. كَتَمَ يَكْتِمُ كِتْمَانًا (ض) (چھپانا) سِرٌّ (بھید، راز) (ج) اَسْرَارٌ، سَرِيْرَةٌ (ج) سَرَائِرُ ہے، سَارَّهُ از باب مفاعلت (پوشیدہ بات کرنا) اَسَرَّ يُسِرُّ اِسْرَارًا از باب افعال (بھید چھپانا) بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا (ن) (پہنچنا) مُرَادٌ (چاہی ہوئی چیز) اَرَادَ يُرِيْدُ اِرَادَةً سے اسم مفعول ہے معنی (ارادہ کرنا، چاہنا) اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَابًا از باب افعال (محبت کرنا) شَيْءٌ (چیز) (ج) اَشْيَاءُ. ذِكْرٌ (یاد) (ج) اَذْكَارٌ، ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا (ن) (یاد کرنا) وَقَّرَ يُوَقِّرُ تَوْقِيْرًا از باب تفعیل (عزت کرنا، تعظیم کرنا) طَالَ يَطُوْلُ طُوْلًا (ن) (لمبا ہونا) يَوْمٌ (دن) (ج) اَيَّامٌ. طَالَ يَطُوْلُ طُوْلًا (ن) (لمبا ہونا) عُمْرٌ (زندگی) (ج) اَعْمَارٌ. فَقَدَ يَفْقِدُ فَقْدًا (ض) وَفُقْدَانًا وَفِقْدَانًا (گم کرنا، کھونا) حَبِيْبٌ (دوست، عاشق) (ج) اَحِبَّةٌ، اَحِبَّاءُ، اَحْبَابٌ. تَعَاشَرَ يَتَعَاشَرُ تَعَاشُرًا تفاعل سے (آپس میں زندگی گزارنا) اَخٌ (بھائی) (ج) اِخْوَانٌ، اِخْوَةٌ اور بعض نے کہا ہے۔ اَلْاِخْوَانُ اس اَخ کی جمع ہے، جو نسبی ہو اور اَلْاِخْوَةُ اس اَخ کی جمع ہے جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے، نسبت کے لیے اَخَوِيٌّ اور اَخِيٌّ آتا ہے۔ اَخ کا تثنیہ اَخَوَانِ آتا ہے۔ تَعَامَلَ يَتَعَامَلُ تَعَامُلًا از باب تفاعل (آپس میں معاملہ کرنا) اَجْنَبِيٌّ (اجنبی، انجان) (ج) اَجَانِبُ. مَالٌ (مال) جمع اَمْوَالٌ. وَقَى يَقِيْ وِقَايَةً (ض) (حفاظت کرنا، بچانا) اَلْعِرْضُ (عزت، آبرو) (ج) اَعْرَاضٌ.

ترکیب: من قلّ حیاءہ موصول وصلہ مبتدا اکثر ذنبہ جملہ ہوکر خبر ہوا، مَن حَسُن خُلُقُهٗ موصول وصلہ مبتدا، کثرت اخوانہ جملہ ہوکر خبر ہوا، من کتم سرّہ مبتدا، بلغ مرادہ خبر ہے، من احب شیئًا مبتدا، اکثر ذکرہ خبر، من وقر اباہ موصول وصلہ مبتدا، طالت

ایا مہ جملہ ہوکر خبر، تعاشرو فعل بافاعل اپنے متعلق کالاخوان سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، اسی پر تعاملوا کالاجانب کو قیاس کرلو، خیر المال مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، ما اسم موصول وقي فعل مجہول، العرض مفعول مالم یسم فاعلہ بہ وقي کے ساتھ متعلق ہوا اور وقي فعل مع مفعول و متعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ خبر ہے خیر المال مبتدا کی۔

(۹۲) جَرْحُ الْكَلَامِ اَشَدُّ مِنْ جَرْحِ السِّهَامِ. (۹۳) وَحِدَةُ الْمَرْءِ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ. (۹۴) شَرُّ النَّاسِ اَلْعَالِمُ لَايَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ. (۹۵) شَخْصٌ بِلَا اَدَبٍ كَجَسَدٍ بِلَا رُوْحٍ. (۹۶) يُصْبَرُ عَلٰى نَقْلِ الْجِبَالِ لِاَجْلِ الْمَالِ. (۹۷) عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ كَحِمْلٍ عَلٰى جَمَلٍ. (۹۸) سَلِ الْمُجَرِّبَ وَلَاتَسْأَلِ الْحَكِيْمَ. (۹۹) لَيْسَ مِنْ عَادَةِ الْكِرَامِ سُرْعَةُ الْاِنْتِقَامِ. (۱۰۰) مَنْ طَمِعَ فِي الْكُلِّ فَاتَهُ الْكُلُّ.

ترجمہ: (۹۲) بات کا زخم زیادہ سخت ہوتا ہے تیروں کے زخم سے۔ (۹۳) انسان کی تنہائی زیادہ اچھی ہے برے ہم نشیں سے۔ (۹۴) لوگوں میں سب سے بدتر وہ عالم ہے جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔ (۹۵) بے ادب شخص ایسا ہے جیسے جسم بغیر روح کے۔ (۹۶) صبر کیا جاتا ہے پہاڑوں کے منتقل کرنے پر مال کی وجہ سے۔ (۹۷) عمل کے بغیر علم اونٹ پر بوجھ کے مانند ہے۔ (۹۸) تو تجربہ کار سے پوچھ اور حکیم سے مت پوچھ۔ (۹۹) شریفوں کی عادت نہیں ہے بدلہ لینے میں جلدی کرنا۔ (۱۰۰) جو شخص کل کی طمع رکھے گا اس سے کل فوت ہوجائے گا۔

لغات: جَرْحٌ (زخم) (ج) جُرُوْحٌ، جَرِحَ يَجْرَحُ جَرْحًا (س) (زخمی ہونا) جَرَحَ يَجْرَحُ جَرْحًا (ف) (زخمی کرنا) جُرْحٌ (زخم) (ج) جُرُوْحٌ، اَجْرَاحٌ، اَلْجِرَاحَةُ (زخم) (ج) جُرُوْحٌ وَجِرَاحَاتٌ. اَلْكَلَامُ: باب تفعیل کا مصدر ثانی ہے۔ كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا وَكَلَامًا (بات کرنا) كَلَامٌ (بات) اَشَدُّ اسم تفضیل ہے (زیادہ سخت) شَدَّ (ض) شِدَّةً (قوی ہونا) سَهْمٌ (تیر) (ج) سِهَامٌ. وَحَدَ يَحِدُ وَحْدَةً (ض) (تنہا

رہنا) اَلْمَرْءُ (مرد) (ج) رِجَالٌ (من غیر لفظہٖ) مَرْؤُوْن بھی سنا گیا ہے مؤنث مَرْأَةٌ (عورت) جَلِيْسٌ (ہم نشیں، ساتھ بیٹھنے والا) (ج) جُلَسَاءُ سوءٌ (برا۔ بری چیز) (ج) اَسْوَاءٌ. شَرٌّ اسم تفضیل ہے اصل میں اَشَرُّ تھا، تخفیفا ہمزہ کو حذف کر دیا، شَرٌّ، ہوگیا۔ اَلْعَالِمُ، اسم فاعل (جاننے والا) (ج) اَلْعَالِمُوْنَ ، اَلْعُلَمَاءُ، نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا (ف) (نفع پہنچانا) عِلْمٌ (علم) (ج) عُلُوْمٌ، عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا (س) مصدر (جاننا) شَخْصٌ (آدمی، انسان) (ج) اَشْخَاصٌ، شُخُوْصٌ، اَدَبٌ (ادب، اخلاق) (ج) آدَابٌ، جَسَدٌ (جسم) (ج) اَجْسَادٌ. رُوْحٌ، (روح، جان) (ج) اَرْوَاحٌ. صَبَرَ يَصْبِرُ صَبْرًا (ض) (صبر کرنا) نَقَلَ يَنْقُلُ نَقْلاً (ن) (نقل کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا) جَبَلٌ (پہاڑ) (ج) جِبَالٌ ۔ اَجَلٌ (وجہ سبب) اَلْمَالُ (مال و دولت) (ج) اَمْوَالٌ۔ سَئَلَ يَسْأَلُ سُؤَالاً وَمَسْئَلَةً (ف) (پوچھنا، سوال کرنا) اَلْمُجَرِّبُ (تجربہ کار) (ج) اَلْمُجَرِّبُوْنَ، جَرَّبَ يُجَرِّبُ تَجْرِبَةً (آزمانا) از باب تفعیل اَلْحَكِيْمُ (حکمت والا، علم والا) (ج) حُكَمَاءُ. لَيْسَ، فعل ناقص ہے فعل جامد ہے اس سے مضارع اور امر مشتق نہیں ہوتے ہیں۔ عَادَةٌ (عادت) (ج) عَادَاتٌ. اَلْكَرِيْمُ (شریف) (ج) كِرَامٌ. سُرْعَةٌ (جلدی، جلدی کرنا) سَرِعَ يَسْرَعُ سُرْعَةً (س، ک) (جلدی کرنا، تیز رفتار ہونا) اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا از باب افتعال (بدلہ لینا) طَمِعَ يَطْمَعُ طَمْعًا (س) (لالچ کرنا) فَاتَ يَفُوْتُ فَوْتًا (ن) فوت ہوجانا۔

ترکیب: جرح الکلام مبتدا، اشدا اپنے متعلق من جرح السھام کے ساتھ مل کر خبر، وحدۃ المرء، مبتدا، خیز اپنے متعلق من جلیس السوءِ، کے ساتھ مل کر خبر، شر الناس مبتدا، العالم موصوف، لاینفع بعلمہ جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت خبر ہے، شخص موصوف، کائن شبہ فعل محدوف اپنے متعلق بلا ادب کے ساتھ مل کر صفت اور موصوف وصفت مل کر مبتدا ہے، کاف بمعنی مثل مضاف، جسدٍ موصوف، کائن شبہ فعل محذوف اپنے متعلق بلاروح کے ساتھ مل کر صفت ہے، پھر موصوف

وصفت مل کر مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خبر ہوا۔ یصبر فعل مجہول، علی نقل الجبال جار مجرور مفعول مالم یسم فاعلہ لاجل جار مجرور یصبر فعل کا متعلق ہے، پھر فعل مجہول اپنے مفعول ومتعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، علم موصوف کائن شبہ فعل محذوف اپنے متعلق بلا عمل کے ساتھ مل کر صفت پھر موصوف وصفت مل کر مبتدا ہے، کاف بمعنی مثل مضاف جمل موصوف کائن شبہ فعل محذوف اپنے متعلق علی جَمَل کے ساتھ مل کر صفت ہے، پھر موصوف وصفت مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خبر ہے۔ سَلْ صیغہ امر اپنے فاعل أنت اور اپنے مفعول المجرب سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ لاتسأل اپنے فاعل أنتِ اور مفعول الحکیم سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ سرعة لانتقام۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر لیس کا اسم مؤخر عادة الکرام مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور من حرف جار کا من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر کائنة شبہ فعل کے متعلق ہوا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔ من طَمِعَ من موصولہ طمع الکل جملہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے مل کر مبتدا فات الکل جملہ ہو کر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

(۱۰۱) تَاجُ الْمَلِكِ عَفَافُهُ وَحِصْنُهُ اِنْصَافُهُ. (۱۰۲) سُلْطَانٌ بِلَا عَدْلٍ كَنَهْرٍ بِلَامَاءٍ. (۱۰۳) مَنْ نَقَلَ اِلَيْكَ فَقَدْ نَقَلَ عَنْكَ. (۱۰۴) خُذْهُ بِالْمَوْتِ حَتّٰي يَرْضٰي بِالْحُمّٰي. (۱۰۵) لَا يُلْدَغُ الْمَرْءُ فِيْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ. (۱۰۶) مَنْ كَتَمَ سِرَّهٗ كَانَ الْخِيَارُ فِيْ يَدِهٖ. (۱۰۷) مَنْ تَوَاضَعَ وُقِّرَ وَمَنْ تَعَاظَمَ حُقِّرَ. (۱۰۸) مَنْ سَكَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا.

ترجمہ: (۱۰۱) بادشاہوں کا تاج اس کی پاک دامنی اور اس کا قلعہ اس کا انصاف ہے۔ (۱۰۲) بے انصاف بادشاہ بغیر پانی کی نہر کے مانند ہے۔ (۱۰۳) جو تیرے سامنے نقل کرے گا وہ تجھ سے بھی نقل کرے گا۔ (۱۰۴) تو اسے موت سے پکڑتا کہ وہ بخار پر راضی ہو جائے۔ (۱۰۵) آدمی ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا ہے۔ (۱۰۶) جو شخص اپنا

راز چھپائے گا اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔ (۱۰۷) جو شخص تواضع کرے گا اس کی تعظیم کی جائے گی، اور جو تکبر کرے گا اس کو ذلیل کیا جائے گا۔ (۱۰۸) جو خاموش رہا وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے نجات پائی۔

لغات: تَاج (شاہی ٹوپی) (ج) تِیجَان، مَلِك (بادشاہ) (ج) مُلُوْك، عَفَّ يَعِفُّ عَفًّا وَعَفَافًا وَعِفَّةً (ض) (پاک دامن ہونا) حِصْن (قلعہ، محفوظ وبلند جگہ) (ج) حُصُوْن، اَحْصَان، اَنْصَفَ، يُنْصِفُ اِنْصَافًا (افعال) (انصاف سے فیصلہ کرنا) سُلْطَان (بادشاہ) (ج) سَلَاطِيْن، عَدْل (انصاف) (ج) أَعْدَال عَدَلَ يَعْدِلُ عَدْلاً (ض) (انصاف کرنا) نَهْر (نہر، دریا) (ج) اَنْهُر، اَنْهَار، نُهُوْر. مَاء (پانی) (ج) مِيَاه. نَقَلَ يَنْقُلُ نَقْلاً (ن) (نقل کرنا) اَخَذَ يَأْخُذُ اَخْذًا (ن) (پکڑنا) خُذْ اصل میں اُءْخُذْ تھا "اُنْصُرْ کے وزن پر ہمزہ کو شروع سے خلاف قیاس حذف کر دیا، خُذْ ہو گیا۔ مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا (ن) (مرنا) رَضِيَ يَرْضَي رِضًا وَرِضْوَانًا (س) (خوش ہونا، راضی ہونا) حُمّي (بخار) (ج) حُمِّيَات. لَدَغَ يَلْدَغُ لَدْغًا (ف) (ڈسنا) اَلْمَرْءُ (مرد) (ج) رِجَال (من غیر لفظہ) مَرْؤُوْن بھی سنا گیا ہے، نسبت کے لیے مَرْءِيٌّ آتا ہے، اور مؤنث مَرْأَةٌ آتا ہے، معنی (عورت) (ج) نِسَاء (من غیر لفظہ) جُحْر (سوراخ، بل) (ج) جِحَرَة، اَجْحَار، اَجْحِرَة، مَرَّة (ایک مرتبہ) تثنیہ مَرَّتَيْنِ (ج) مَرَّات، مِرَار. كَتَمَ يَكْتُمُ كِتْمَانًا (ض) (چھپانا) سِرّ (بھید، راز) (ج) اَسْرَار. اَلْخِيَار (پسندیدگی، اختیار) یہ اِخْتِيَار کا اسم مصدر ہے۔ يَد (ہاتھ) (ج) اَيْدِي وَاَيَادِي مؤنث سماعی ہے، اس کا لام کلمہ محذوف ہے اصل يَدْيٌ ہے اور تثنیہ يَدَانِ ہے۔ تَوَاضَعَ يَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا از باب تفاعل (تواضع کرنا، عاجزی کرنا) وَقَّرَ يُوَقِّرُ تَوْقِيْرًا از باب تفعیل، (تعظیم کرنا) تَعَاظَمَ يَتَعَاظَمُ تَعَاظُمًا از باب تفاعل (تکبر کرنا) حَقَّرَ يُحَقِّرُ تَحْقِيْرًا از باب تفعیل (ذلیل کرنا حقارت کرنا) سَكَتَ يَسْكُتُ سُكُوْتًا (ن) (چپ رہنا، خاموش رہنا) سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامًا (س) (سلامت

رہنا) نجا ینجو نجاۃً (ن) (نجات پانا، رہائی پانا)

ترکیب: تاج الملوك مضاف ومضاف الیہ مبتدا، عفافہ خبر، اور حصنہ مبتدا، انصافہ اس کی خبر، سلطان موصوف کائن شبہ فعل محذوف اپنے متعلق بلا عدل کے ساتھ مل کر صفت پھر موصوف وصفت مل کر مبتدا، کاف مثل مضاف نھر موصوف کائن شبہ فعل محذوف اپنے متعلق بلاماء کے ساتھ مل کر صفت ہے، پھر موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خبر، من موصولہ نقل الیك جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مل کر مبتدا ہے، قد نقل عنك جملہ ہوکر خبر ہے۔ خذ فعل ضمیر أنت فاعل ہ ضمیر مفعول بالموت اس کا متعلق ہے اور بالحمي یرضی فعل کا متعلق ہے پھر یہ فعل مع فاعل و متعلق جملہ ہو کے حَتّٰی کا مجرور اور جار ومجرور خذ فعل کا متعلق ہے اور مرتین مفعول فیہ ہے پس فعل اپنے فاعل و متعلق ومفعول فیہ کے ساتھ مل کے جملہ فعلیہ ہے، من موصولہ کتم سرہ صلہ کے ساتھ مل کے مبتدا، کان فعل ناقص الخیار اسم کان اور ثابتاً شبہ فعل محذوف اپنے متعلق في کے ساتھ مل کر خبر۔ پھر کان مع اسم وخبر جملہ ہوکر مبتدا کی خبر ہے، من تواضع موصول وصلہ مبتدا، وقر فعل مجہول اپنی ضمیر ھو مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر خبر ہے، اسی پر من تعاظم حقر کو قیاس کرلو۔ من سکت موصول وصلہ مبتدا سلم اپنی ضمیر ھو فاعل کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر خبر ہے، اسی پر من سلم نجا کو قیاس کرلو۔

---

(۱۰۹) مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ. (۱۱۰) یَکْفِیْكَ مِنَ الْحَاسِدِ اَنَّهٗ یَغْتَمُّ وَقْتَ سُرُوْرِكَ. (۱۱۱) غَایَةُ الْمُرُوَّةِ اَنْ یَّسْتَحْیِيَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَفْسِهٖ. (۱۱۲) مَنْ سَالَمَ النَّاسَ رَبِحَ السَّلَامَةَ.

ترجمہ: (۱۰۹) جو شخص اپنے بھائی کے لیے کنواں کھودے گا وہ خود ہی اس میں گرے گا۔ (۱۱۰) تجھ کو حاسد کی طرف سے یہی کافی ہے کہ وہ تیری خوشی کے وقت غمگین ہوتا ہے۔ (۱۱۱) مروّت کی انتہا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ سے شرم کرے۔ (۱۱۲) جو شخص

لوگوں سے صلح کرے گا وہ سلامتی سے نفع اٹھائے گا۔

لغات: حَفَرَ يَحْفِرُ حَفْرًا (ض) کھودنا۔ بِئْر (کنواں) (ج) آبار۔ أخ (بھائی) (ج) إخوان، إخوة۔ وَقَعَ يَقَعُ وُقُوعًا (ف) گرنا۔ كَفَى يَكْفِي كِفَايَةً (ض) (کافی ہونا) حَاسِدٌ (حسد کرنے والا) (ج) حَاسِدُونَ، حُسَّادٌ، حُسَّدٌ، حَسَدَ يَحْسُدُ (ن،ض) (حسد کرنا) إِغْتَمَّ، يَغْتَمُّ، إِغْتِمَامًا (افتعال) (غمگین ہونا) وَقْتٌ (وقت، ٹائم) (ج) أَوْقَاتٌ۔ سُرُورٌ (خوشی) سَرَّ يَسُرُّ سُرُورًا (ن) (خوش کرنا) سُرَّ مجہول سُرُورًا (خوش ہونا) غَايَةٌ (انتہا) (ج) غَايَاتٌ. إِنْسَانٌ (آدمی) (ج) أَنَاسِيُّ۔ مَرُءَ يَمْرُءُ مُرُوْءَةً (ک) (بامروت ہونا) اَلْمُرُوْءَةُ (نخوت، کامل مردانگی) مصباح اللغات میں ہے کہ مُرُوْءَةٌ ان آداب نفسانیہ کو کہتے ہیں جو انسان کو اخلاق حسنہ اور آداب جمیلہ پر برانگیختہ کریں، کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر ادغام کردیتے ہیں، اور مُرُوَّة کہتے ہیں۔ اِسْتَحْيٰى يَسْتَحْيِيْ اِسْتِحْيَاءً (استفعال) شرم کرنا۔ نَفْسٌ (نفس، خود، آپ) (ج) نُفُوْسٌ، أَنْفُسٌ. سَالَمَ يُسَالِمُ مُسَالَمَةً (مفاعلہ) (مصالحت کرنا) رَبِحَ يَرْبَحُ رِبْحًا وَرِبَاحًا (س) (نفع اٹھانا) اَلسَّلَامَةُ (سلامتی) سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامَةً (س) (سلامتی سے رہنا)

ترکیب: من حفر من موصولہ، حفر فعل، ضمیر ھو فاعل، بئرا مفعول اور **لاخیہ** متعلق ہے پس فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مل کر مبتدا ہے، **فلو قع** فعل، ضمیر ھو فاعل۔ فیہ اس کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر خبر ہے **یکفي** فعل کاف خطاب مفعول، **من الحاسد** اسی فعل کا متعلق ہے، ان حرف مشبہ **بالفعل**، ہ ضمیر اسم انّ، یغتم فعل ضمیر ھو فاعل، وقت سرورك، مضاف مضاف **یغتم فعل کا مفعول** ہے پس فعل مع فاعل ومفعول فیہ جملہ ہوکر خبر ان **پھر** ان مع اسم وخبر جملہ ہوکے **یکفي فعل** کا فاعل ہے، پس یہ فعل مع فاعل ومفعول متعلق جملہ فعلیہ ہے **غاية المروءة** مبتدا ان **یستحي الانسان عن نفسه** جملہ ہوکر خبر ہے، من موصولہ **سالم الناس** جملہ ہوکر صلہ پھر موصول وصلہ مبتدا، **ربح السلامة** جملہ ہوکر خبر ہے۔

(۱۱۳) وَمَنْ تَعَدّٰي عَلَيْهِمْ اكْتَسَبَ النَّدَامَةَ. (۱۱۴) ثَلٰثَةٌ قَلِيْلُهَا كَثِيْرٌ اَلْمَرَضُ وَالنَّارُ وَالْعَدَاوَةُ. (۱۱۵) مَنْ قَلَّ طَعَامُه صَحَّ بَطْنُه وَصَفَا قَلْبُه. (۱۱۶) لَا تَقُلْ بِغَيْرِ فِكْرٍ وَلَا تَعْمَلْ بِغَيْرِ تَدْبِيْرٍ. (۱۱۷) صَبْرُكَ عَلَي الْاِكْتِسَابِ خَيْرٌ مِنْ حَاجَتِكَ اِلَي الْاَصْحَابِ.

ترجمہ: (۱۱۳) اور جو شخص لوگوں پر زیادتی کرے گا وہ شرمندگی کمائے گا۔ (۱۱۴) تین چیزیں ایسی ہیں جن کا تھوڑا بھی زیادہ ہے (۱) بیماری (۲) آگ (۳) دشمنی۔ (۱۱۵) جس شخص کا کھانا کم ہوگا اس کا پیٹ درست رہے گا اور اس کا دل صاف ہوگا۔ (۱۱۶) تو بغیر سوچے سمجھے مت بول اور بغیر تدبیر کے کوئی کام مت کر۔ (۱۱۷) تیرا کمائی پر صبر کرنا بہتر ہے دوسروں کے پاس حاجت لے جانے سے۔

لغات: ثَلٰثَةٌ (تین) مؤنث ہے، مذکر ثَلَاثٌ آتا ہے۔ قَلَّ يَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) قَلِيْلٌ (کم) (ج) اَقِلَّاءُ، قَلِيْلُوْنَ، قُلُلٌ مؤنث قَلِيْلَةٌ (ج) قَلِيْلَاتٌ، قَلَائِلُ. كَثُرَ يَكْثُرُ كَثْرَةً (ک) (بہت ہونا) كَثِيْرٌ (بہت) (ج) كَثِيْرُوْنَ. اَلْمَرَضُ (بیماری) (ج) اَمْرَاضٌ. اَلنَّارُ (آگ) (ج) نِيْرَانٌ، نِيْرَةٌ، نِيَارٌ. اَلْعَدَاوَةُ (دشمنی) عَدِيَ يَعْدِيْ عَدًا (س) لِفُلَانٍ (بغض رکھنا) تَعَدّٰي يَتَعَدّٰي تَعَدِّيًا. (تفعل) (زیادتی کرنا) اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا (افتعال) (کمانا) اَلنَّدَامَةُ (شرمندگی) نَدِمَ يَنْدَمُ نَدَامَةً (س) (شرمندہ ہونا) قَلَّ تشریح اس سے قبل گزر چکی ہے۔ طَعَامٌ (کھانا) (ج) اَطْعِمَةٌ (جج) اَطْعِمَاتٌ. صَحَّ يَصِحُّ صِحَّةً (ض) (تندرست ہونا) بَطْنٌ (پیٹ) (ج) بُطُوْنٌ، اَبْطُنٌ، اَبْطَانٌ. صَفَا يَصْفُوْ اصَفُوًا (ن) (صاف ہونا) قَلْبٌ (دل) (ج) قُلُوْبٌ. قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا (ن) کہنا لَا تَقُلْ امر حاضر نہی صیغہ واحد مذکر حاضر (تو مت کہہ) غَيْرٌ یہ لفظ لا اور سِوٰي کے معنی میں آتا ہے، یہ غَيْرٌ سے اسم ہے (ج) اَغْيَارٌ۔ فِكْرٌ (سوچ، غور و فکر) (ج) اَفْكَارٌ، فَكَرَ يَفْكِرُ فِكْرًا (ض) سوچنا، غور کرنا عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا (س) (عمل کرنا، کام کرنا) تَدْبِيْرٌ باب تفعیل کا مصدر ہے، دَبَّرَ يُدَبِّرُ تَدْبِيْرًا (غور کرنا، انجام سوچنا،

انتظام کرنا) صَبَرَ يَصْبِرُ صَبْرًا (ض) (صبر کرنا) اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا (انتعال) (کمانا) حَاجَةٌ (ضرورت، سوال) (ج) حَاجَاتٌ، حَوَائِجُ، حَاجَ، يَحُوْجُ حَوْجًا (ن) (محتاج ہونا) صَاحِبٌ (ساتھی، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا) (ج) اَصْحَابٌ.

ترکیب: من موصولہ تعدي عليهم جملہ ہو کے صلہ پھر موصوف مبتدا اکتسب الندامة جملہ ہو کر خبر ہے، ثلثة مبتدا اقليلها كثير جملہ ہو کے خبر ہے، احدها مبتدا محذوف المرض خبر اور ثانيها مبتدا محذوف النار خبر، اور ثالثها مبتدا محذوف، العداوة خبر ہے۔ من موصولہ، قل طعامه جملہ ہو کے صلہ اور موصول وصلہ مبتدا اصح بطنه جملہ ہو کر معطوف علیہ واؤ حرف عطف، صفا قلبه جملہ ہو کر معطوف ہے پھر معطوف ومعطوف علیہ من قل مبتدا کی خبر ہے۔ لا تقل کے ساتھ بغير فكر متعلق ہے اور لا تقل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔ اسی پر لا تعمل بغير تدبير کو قیاس کر لیا جاوے، صبرك مضاف ومضاف الیہ اپنے متعلق علي الاكتساب کے ساتھ مل کے مبتدا اور الي الاصحاب، حاجة کے ساتھ متعلق ہے پھر حاجة اپنے مضاف الیہ کاف خطاب اور اپنے متعلق کے ساتھ مل کر من حرف جار کا مجرور ہے پھر جار مجرور خير کا متعلق ہے اور خير مع متعلق خبر ہے۔

(۱۱۸) لَا تَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ النَّاسِ مَادَامَ الْغَضَبُ غَالِبًا. (۱۱۹) قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِيْ فِيْهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِيْ قَلْبِهٖ. (۱۲۰) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَسْلَمُ النَّاسُ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ. (۱۲۱) لِسَانُ الْجَاهِلِ مَالِكٌ لَهٗ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ مَمْلُوْكٌ لَهٗ. (۱۲۲) خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ وَلَمْ يَطُلْ فَيُمِلَّ.

ترجمہ: (118) تو اپنے آپ کو انسانوں میں سے شمار مت کر جب تک کہ غصہ غالب رہے۔ (119)۔ بے وقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے۔ (۱۲۰) لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامت رہیں۔ (۱۲۱) جاہل کی زبان اس کی مالک ہوتی ہے اور عقلمند کی زبان اس کی مملوک ہوتی ہے۔ (۱۲۲) بہترین گفتگو وہ ہے جو کم ہو اور دلالت کرے اور لمبی نہ ہو کہ

اکتاہٹ پیدا کرے۔

لغات: عَدَّ يَعُدُّ عَدًّا (ن) (شمار کرنا) مَادَامَ فعل ناقص ہے (جب تک) غَضِبَ يَغْضَبُ غَضَبًا (س) (غصہ ہونا) غَلَبَ يَغْلِبُ غَلَبَةً (ض) (غالب ہونا) غَالِبًا اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قَلْبٌ (دل) (ج) قُلُوْبٌ. اَلْاَحْمَقُ (بے وقوف) (ج) حُمْقٌ، حُمُقٌ، حِمَاقٌ، حَمْقَى، حِمَاقِيْ، حُمَاقِيْ، مؤنث حَمْقَاءُ آتی ہے، حَمِقَ يَحْمَقُ (س) حَمُقَ يَحْمُقُ حُمْقًا حُمْقًا وَ حَمَاقَةً (ک) (بے وقوف ہونا)۔ اَلْفَمُ، اَلْفُمُ، اَلْفِمُ (منہ) اصل وضع کے لحاظ سے فَوْهٌ ہے، اس کا تثنیہ فَمَانِ، فَمَوَانِ، فَمَيَانِ اور جمع اَفْوَاهٌ آتی ہے اور نسبت کے لیے فَمَوِيٌّ اور فَمِيٌّ آتا ہے۔ لِسَانٌ (زبان) مذکر و مونث دونوں کے لیے ہے البتہ اکثر مذکر استعمال ہوتا ہے (ج) اَلْسِنَةٌ، اَلْسُنٌ، لُسْنٌ، لِسَانَاتٌ. اَلْعَاقِلُ (عقل مند) (ج) عُقَلَاءُ، عُقَّالٌ مونث کے لیے عَاقِلَةٌ آتا ہے۔ (ج) عَوَاقِلُ اور عَاقِلَاتٌ، عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلاً (ض) (سمجھ دار ہونا، عقلمند ہونا) سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامَةً (س) (محفوظ رہنا) يَدٌ (ہاتھ) (ج) اَيْدِيْ. اَلْجَاهِلُ (جاہل، ان پڑھ) (ج) جُهَّالٌ، جَاهِلُوْنَ، جُهَلَاءُ، جَهِلَ يَجْهَلُ جَهْلاً (س) (نہ جاننا، ان پڑھ ہونا) مَالِكٌ (مالک) (ج) مُلَّكٌ وَ مُلَّاكٌ، مَلَكَ يَمْلِكُ مِلْكًا وَ مُلْكاً (مالک ہونا) اَلْعَاقِلُ (عقلمند) (ج) عُقَلَاءُ، عَقَلَ، يَعْقِلُ عَقْلاً (ض) سمجھدار ہونا مَمْلُوْكٌ اسم مفعول کا صیغہ ہے، (ملک) (ج) مَمَالِيْكُ. خَيْر اسم تفضیل ہے اَخْيَرُ کا مخفف ہے (بہتر، اچھا، عمدہ) اَلْكَلَامُ (گفتگو) كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا وَ كَلَامًا (تفعیل) (گفتگو کرنا) قَلَّ يَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) دَلَّ يَدُلُّ دَلَالَةً (ن) (دلالت کرنا، بتلانا) طَالَ يَطُوْلُ طُوْلاً (ن) (لمبا ہونا) اَمَلَّ يُمِلُّ اِمْلَالاً (افعال) (اکتا دینا، اکتاہٹ میں مبتلا کرنا)

ترکیب: لاتعد فعل اپنے فاعل ضمیر اَنْتَ اور اپنے مفعول نفسك اور اپنے متعلق من الناس کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہے، مادام اپنے اسم الغضب اور اپنی خبر غالباً کے ساتھ مل کے جملہ ہوا، قلب الاحمق مبتدا، ثابت شبہ فعل محذوف اپنے متعلق في فيه کے

ساتھ مل کر خبر ہے، اسی پر لسان العاقل في قلبه کو قیاس کرلو، خیر الناس مبتدا من موصولہ ،یسلم فعل الناس فاعل من حرف جار یده معطوف علیہ لسانه معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ مجرور اور جار مجرور یسلم فعل کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ ہو کے صلہ اور موصول وصلہ مبتدا کی خبر ہے، لسان الجاهل مبتدا مالک اپنے متعلق له کے ساتھ مل کر خبر ہے۔ اسی پر لسان العاقل مملوك له کو قیاس کرلو، خیر الكلام مبتدا ما اسم موصول قل اپنے فعل هو کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کے معطوف علیہ اور دلّ اپنے فاعل ضمیر هو کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ صلہ اور موصول وصلہ خبر ہے، لم یطل فعل اپنے فاعل ضمیر هو کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ نافیہ ہے، اور فا جواب نفی کا ہے، یملّ فعل اپنے فاعل ضمیر هو کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب نفی ہے۔

(۱۲۳) مَنْ قَالَ مَا لَا يَنْبَغِي سَمِعَ مَا لَا يَشْتَهِي. (۱۲۴) صِحَّةُ الْجِسْمِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ وَصِحَّةُ الرُّوحِ فِي اجْتِنَابِ الْآثَامِ. (۱۲۵) خَيْرُ الْمَعْرُوفِ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ مَطْلٌ يَتْبَعْهُ مَنٌّ. (۱۲۶) لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَلْعَنُ اِبْلِيسَ فِي الْعَلَانِيَةِ وَيُوَالِيهِ فِي السِّرِّ.

ترجمہ: (۱۲۳) جو شخص ایسی بات کہے گا جو مناسب نہیں ہے وہ ایسی بات سنے گا جو اس کو پسند نہیں ہے۔ (۱۲۴) جسم کی تندرستی کم کھانے اور روح کی تندرستی گناہوں سے بچنے میں ہے۔ (۱۲۵) بہترین بھلائی وہ ہے جس سے پہلے ٹال مٹول نہ ہو اور اس کے بعد احسان جتلانا نہ ہو۔ (۱۲۶) تو ان لوگوں میں سے مت ہو جو ظاہر میں ابلیس کو لعنت کرتے ہیں اور خلوت میں ان سے دوستی کرتے ہیں۔

لغات: اِنْبَغَي يَنْبَغِي اِنْبِغَاءً (انفعال) (سہل ہونا، آسان ہونا) (مناسب ہونا) ترجمہ سب سے زیادہ مشہور ہے، کہا جاتا ہے لَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا (تمہارے لیے مناسب نہیں ہے کہ تم ایسا کرو) اس فعل کا ماضی مستعمل نہیں ہے۔ اِشْتَهي يَشْتَهِي اِشْتِهَاءً (افتعال) (خواہش کرنا) اَلصِّحَّةُ (صحت، تندرستی) صَحَّ يَصِحُّ صِحَّةً (ض)

(تندرست ہونا) اَلْجِسْمُ (جسم) (ج) اَجْسَامٌ. قِلَّةٌ (کمی) قَلَّ یَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) اَلطَّعَامُ (خوراک) (ج) اَطْعِمَةٌ (جج) اَطْعِمَاتٌ۔ اَلرُّوْحُ (روح) (ج) اَرْوَاحٌ. اِثْمٌ (گناہ) (ج) آثَامٌ، اَثِمَ یَأْثَمُ اِثْمًا (س) (گناہ کرنا) اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا (پرہیز کرنا، دور رہنا) تَقَدَّمَ یَتَقَدَّمُ تَقَدُّمًا (تفعل) (مقدم ہونا، سابق ہونا، پہلے ہونا) مَطَلٌ (ٹال مٹول) مَطَلَ یَمْطُلُ مَطْلاً (ن) (ٹال مٹول کرنا) تَبِعَ یَتْبَعُ تَبْعًا (س) پیچھے پیچھے آنا۔ مَنٌّ (احسان) (ج) اَمْنَانٌ، مَنَّ یَمُنُّ مَنًّا (ن) (احسان جتانا) لَعَنَ یَلْعَنُ لَعْنًا (ف) (لعنت کرنا، دھتکارنا، رحمت سے دور کرنا) اِبْلِیْسُ (ج) اَبَالِیْسُ اَبَالِسَةٌ (شیطان کا علم جنس) عَلَنَ عَلَانِیَةً (ن، ض، ک، س) (ظاہر ہونا) وَالٰی یُوَالِیْ مُوَالَاةً (مفاعلۃ) (دوستی کرنا)

ترکیب: من موصولہ قال فعل ضمیر ھو فاعل، ما اسم موصول لاینبغي فعل ضمیر ھو فاعل پھر فعل وفاعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مبتدا ہے، سمع فعل ضمیر ھو فاعل، ما اسم موصول لایشتھي فعل ضمیر ھو فاعل پھر فاعل وفعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مل کے مفعول اور فاعل ومفعول جملہ ہوکے خبر اور مبتدا وخبر مل کے جملہ اسمیہ ہے، صحة الجسم مبتدا في قلة الطعام ثابتہ کے متعلق ہوکر خبر ہے، اسی طرح صحة الروح مبتدا، في اجتناب الاثام ثابتہ کے ساتھ متعلق ہوکر خبر ہے، خیر المعروف مبتدا ما اسم موصول لم یتقدم فعل ہ ضمیر مفعول مطل فاعل پھر فعل وفاعل ومفعول جملہ ہوکر معطوف علیہ لم یتبع فعل ہ ضمیر مفعول من فاعل پس فعل وفاعل وجملہ ہو کے معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ مل کے صلہ اور موصول وصلہ مل کے خبر ہے، لاتکن فعل ضمیر انت فاعل من حرف جار من اسم موصول یلعن فعل ضمیر ھو فاعل ابلیس مفعول اور في العلانیة اس فعل کا متعلق ہے، پھر فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر معطوف علیہ، یوالي فعل ہ ضمیر مفعول في السر متعلق ہے، پھر یوالي فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر معطوف اور معطوف معطوف علیہ جملہ ہوکر صلہ ہے اور موصول وصلہ مجرور اور جار ومجرور لاتکن فعل کا متعلق

ہے پھر فعل وفاعل مع متعلق کے جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۲۷) مَنْ تَزَيَّاَ بِغَيْرِ مَاهُوَ فِيْهِ فَضَحَ الْاِمْتِحَانُ فِيْمَا يَدَّعِيْهِ. (۱۲۸) جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَيْهَا. (۱۲۹) ثَلٰثَةٌ لَا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ ثَلٰثَةٍ شَرِيْفٌ مِنْ دَنِيٍّ وَبَارٌّ مِنْ فَاجِرٍ وَحَكِيْمٌ مِنْ جَاهِلٍ. (۱۳۰) مِنْ حَزْمِ الْاِنْسَانِ اَنْ لَا يُخَادِعَ اَحَدًا وَمِنْ كَمَالِ عَقْلِهٖ اَنْ لَا يُخَادِعَهٗ اَحَدٌ.

ترجمہ: (۱۲۷) جو شخص مزین ہوگا اس چیز کے علاوہ سے جس میں وہ ہے تو امتحان اس کو رسوا کرے گا اس چیز کے بارے میں جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ (۱۲۸) دلوں کو پیدا کیا گیا ہے اس شخص کی محبت پر جو ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے اور اس شخص کی عداوت پر جو ان کے ساتھ برائی کا معاملہ کرے۔ (۱۲۹) تین آدمی تین آدمیوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں (۱) شریف آدمی رذیل سے (۲) نیک آدمی گنہگار سے (۳) اور عقلمند جاہل سے۔ (۱۳۰) انسان کی ہوشیاری کی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو دھوکہ نہ دے اور اس کی عقل کے کامل ہونے کی بات یہ ہے کہ کوئی اس کو دھوکہ نہ دے۔

لغات: تَزَيَّاَ يَتَزَيَّاُ تَزَيُّئًا از باب تفعل (مزین ہونا، لباس پہننا) فَضَحَ يَفْضَحُ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا) اَلْاِمْتِحَانُ (آزمائش) اِمْتَحَنَ يَمْتَحِنُ اِمْتِحَانًا (افتعال) (آزمائش کرنا) اِدَّعٰي يَدَّعِيْ اِدِّعَاءً (افتعال) (دعویٰ کرنا) جَبَلَ جَبْلاً (ن، ض) (پیدا کرنا) عَلٰى (فطرت میں رکھ دینا) حَبَّ حُبًّا (ض) (رغبت کرنا، محبت کرنا) اَحْسَنَ يُحْسِنُ اِحْسَانًا (افعال) (احسان کرنا) اَسَاءَ يُسِيْءُ اِسَاءَةً (افعال) (برائی کرنا) اَلْحُبُّ (رغبت، محبت) اَلْبُغْضُ (نفرت، دشمنی) ثَلٰثَةٌ، اسم عدد ہے معنی (تین) یہ ثلاث کا مؤنث ہے۔ اِنْتَفَعَ يَنْتَفِعُ اِنْتِفَاعًا (افتعال) (فائدہ اٹھانا) شَرِيْفٌ (شرافت والا) (ج) اَشْرَافٌ، شُرَفَاءُ. دَنِيٌّ (کمینہ) (ج) اَدْنَاءُ، دَنَا دُنُوْءَةً وَدَنَاءَةً (ک) (کمینہ ہونا، رذیل ہونا) بَارٌّ (نیک (ج) بَرَرَةٌ۔ فَاجِرٌ (گنہگار) (ج) فَجَرَةٌ، فُجَّارٌ، فَاجِرُوْنَ،

فَجَرَ فُجُوْرًا (ن) (گناہ کرنا) حَکِیْم (عقلمند) (ج) حُکَمَاءُ۔ جَاهِلٌ (اَن پڑھ) (ج) جُهَّالٌ، جَهَلَةٌ۔ حَزْم (ہوشیاری) حَزَمَ يَحْزُمُ حَزْمًا وَحَزَامَةً (ک) (ہوشیاری اور دوراندیشی سے کام لینا) صفت حَازِمٌ (ج) حَزَمَةٌ، وَحُزَّمٌ، وَاَحْزَامٌ اور حَزِيْمٌ (ج) حُزَمَاءُ۔ خَادَعَ يُخَادِعُ مُخَادَعَةً (مفاعلۃ) دھوکہ دینا، ایک دوسرے کو دھوکہ دینا) كَمُلَ كَمَالاً (ک) (کامل ہونا) اَحَدٌ (ایک، کوئی) مذکر ہے، اس کا مؤنث اِحْدٰی آتا ہے۔ عَقْلٌ (عقل) (ج) عُقُوْلٌ، عَقَلَ، يَعْقِلُ عَقْلاً (ض) (سمجھدار ہونا)

ترکیب: هن اسم موصول تزیا فعل ضمیر هوَ فاعل، باحرف جار غیر مضاف ما اسم موصول هوَ مبتدا فیہ ثابت کے ساتھ متعلق ہو کے خبر پھر مبتدا وخبر جملہ ہو کے صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ مجرور اور جار ومجرور تزیا فعل کا متعلق ہے پھر فعل مع فاعل و متعلق جملہ ہو کے صلہ اور موصول وصلہ مبتدا ہے، فضح فعل الامتحان فاعل ما یدعہ یہ موصول وصلہ مفعول ہے پھر فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہو کے خبر ہے۔ جبلت فعل مجہول القلوب مفعول مایسم فاعلہ علی حرف جار حب مضاف من اسم موصول احسن الیہا جملہ ہو کے صلہ اور موصول وصلہ حب مضاف کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ معطوف علیہ بغض مضاف من ساء الیہا موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ معطوف پھر معطوف اور معطوف علیہ مجرور اور جار مجرور جبلت فعل کا متعلق اور فعل مع مفعول و متعلق جملہ فعلیہ ہے، ثلثۃ مبتدا لاینتفع من ثلثہ جملہ ہو کے خبر ہے، شریف مبتدا من دنیٍ لاینتفع مقدر کے ساتھ متعلق ہے اور لاینتفع مقدر مع فاعل و متعلق جملہ ہو کے خبر ہے، اسی پر باز من فاجر وحکیم من جاهل کو قیاس کرلیا جاوے، ان لایخادع احدًا جملہ ہو کے مبتدا مؤخر من حزم الانسان کائن کے ساتھ متعلق ہو کے خبر مقدم ہے، اسی طرح ان لایخادعہ احد جملہ ہو کے مبتدا مؤخر من کمال عقلہ کائن مقدر کے ساتھ متعلق ہو کے خبر مقدم ہے۔

---

(۳۱) قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِهِ: يَابُنَيَّ اِنَّ الْقُلُوْبَ مَزَارِعُ فَازْرَعْ فِيْهَا طِيْبَ

الْكَلَامِ فَإِنْ لَمْ يَنْبُتْ كُلُّهُ يَنْبُتْ بَعْضُهُ. (۱۳۲) لَا تَطْلُبْ سُرْعَةَ الْعَمَلِ وَاطْلُبْ تَجْوِيْدَهُ، فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَسْئَلُوْنَ فِيْ كَمْ فَرِغَ وَإِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى إِتْقَانِهِ وَجَوْدَةِ صَنْعَتِهِ. (۱۳۳) لَا تَدْفَعَنَّ عَمَلاً عَنْ وَقْتِهِ فَإِنَّ لِلْوَقْتِ الَّذِيْ تَدْفَعُهُ إِلَيْهِ عَمَلًا آخَرَ وَلَسْتَ تُطِيْقُ لِازْدِحَامِ الْأَعْمَالِ لِأَنَّهَا إِذَا ازْدَحَمَتْ دَخَلَهَا الْخَلَلُ.

ترجمہ: (۱۳۱) حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے بیشک دل کھیتیاں ہیں، پس تو ان میں اچھی باتیں بو اگر وہ ساری کی ساری نہ اُگیں تو کچھ تو اُگیں گیں۔ (۱۳۲) تو کام کے جلدی ہونے کو طلب مت کر، بلکہ اس کے عمدہ ہونے کو طلب کر اس لیے کہ لوگ یہ نہیں پوچھیں گے کہ کتنی مدت میں پورا ہوا بلکہ وہ تو صرف کام کی مضبوطی اور اس کی بناوٹ کو دیکھیں گے۔ (۱۳۳) تو ہرگز کسی کام کو اس کے وقت سے نہ ٹال، اس لیے کہ بلاشبہ اس وقت کے لیے جس کی طرف تو کام کو ٹال رہا ہے، دوسرا ایک کام ہے اور تو طاقت نہیں رکھے گا کاموں کے ازدحام کی وجہ سے اس لیے کہ جب کاموں کی بھیڑ ہو جائے گی تو ان میں خلل واقع ہوگا۔

لغات: اِبْنٌ (بیٹا) (ج) اَبْنَاءٌ بَنُوْنَ اور بُنَيٌّ تصغیر ہے۔ مَزْرَعٌ (کھیتی کی جگہ، کھیت) (ج) مَزَارِعُ، زَرَعَ يَزْرَعُ زَرْعًا (ف) (بونا، بیج ڈالنا)۔ طَيِّبٌ (عمدہ، خوشبو والا) (ج) اَطْيَابٌ، طُيُوْبٌ، طَابَ، يَطِيْبُ طِيْبًا (ض) (میٹھا ہونا، عمدہ ہونا، اچھا ہونا) اَلْكَلَامُ (گفتگو، بات) كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا وَ كَلَامًا (تفعیل) (بات کرنا) نَبَتَ يَنْبُتُ نَبَاتًا (ن) (اُگنا) بَعْضٌ (کسی چیز کا ایک جزء) (ج) اَبْعَاضٌ. طَلَبَ يَطْلُبُ طَلَبًا (ن) (طلب کرنا) سُرْعَةٌ (جلدی) سَرُعَ يَسْرُعُ سُرْعَةً (س) تیز رفتار ہونا (جلدی کرنا) اَلْعَمَلُ (کام) (ج) اَعْمَالٌ۔ تَجْوِيْدٌ (عمدگی) جَوَّدَ يُجَوِّدُ تَجْوِيْدًا (تفعیل) (عمدہ بنانا) فَرِغَ فَرَاغًا (ف، ن، س) (پورا کرنا، فارغ ہونا) اَتْقَنَ يُتْقِنُ اِتْقَانًا (افعال) (مضبوط کرنا) جَوْدَةٌ (عمدگی) صَنْعَةٌ (بناوٹ، کاریگری) صَنَعَ يَصْنَعُ صَنْعًا وَصُنْعًا

(ف) (بانٹا) دَفَعَ يَدْفَعُ دَفْعًا (ف) (دفع کرنا، ٹالنا، ہٹانا) اَطَاقَ يُطِيْقُ اِطَاقَةً (افعال) (طاقت رکھنا) اِزْدَحَمَ يَزْدَحِمُ اِزْدِحَامًا (افتعال) (ایک دوسرے کو ڈھکیلنا، بھیڑ ہونا) اَلْخَلَلُ (خلل، نقصان)

ترکیب: قال فعل لقمان فاعل، لابنه اس کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوا، یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے۔ بُنَيَّ منادیٰ پس ندا مع منادی جملہ فعلیہ ہوا، ان حرف مشبہ بالفعل القلوب اسم انّ مزارع خبر انّ پس انّ مع اسم و خبر جملہ اسمیہ ہوا، اِزْرع فعل ضمیر اَنْتَ فاعل فیھا اس کا متعلق ہے اور طیب الکلام اس کا مفعول، اِنْ لم یَنْبُتْ کله جملہ ہوکر شرط ینبت بعضه جملہ ہوکر جزا ہے لاتطلب فعل ضمیر اَنْتَ فاعل سرعة العمل اس کا مفعول ہے اطلب فعل ضمیر اَنْتَ فاعل تجویدہ اس کا مفعول ہے، الناس اسم انّ لایسئلون فعل ھم ضمیر فاعل في کم جار و مجرور اس کا متعلق فرغ فعل مجہول اپنی ضمیر ھُوَ مفعول مالم یسمّ فاعله کے ساتھ مل کے جملہ ہوکر یسئلون فعل کا مفعول ہے، پس فعل مع فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہوا، انما حرف حصر، ینظرون فعل ھم ضمیر فاعل الی حرف جار اتقانه معطوف علیہ جودة صنعته معطوف پھر معطوف و معطوف علیہ مجرور اور جار و مجرور متعلق ہے ینظرون فعل کا پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوا، لاتدفعن فعل ضمیر اَنْتَ فاعل عملاً مفعول عن وقته اس کا متعلق ہے۔ پھر فعل مع فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ ہوا، عملاً آخر إن کا اسم موخر تدفع فعل ضمیر أنتَ فاعل ہ ضمیر مفعول بہ إلیه اس کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل و مفعول و متعلق جملہ ہو کے الذي اسم موصول کا صلہ ہے اور موصول و صلہ الوقت موصوف کی صفت ہے اور موصوف و صفت مل کر مجرور پھر جار مجرور کائن مقدر کے متعلق ہوکر خبر مقدم پس إن مع اسم و خبر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۱۳۲) سِتَّةٌ لَا تُفَارِقُهُمُ الْكَآبَةُ الْحَقُوْدُ وَالْحَسُوْدُ وَفَقِيْرٌ قَرِيْبُ الْعَهْدِ بِالْغِنٰي اَوْ غَنِيٌّ يَخْشَي الْفَقْرَ وَطَالِبُ رُتْبَةٍ يَقْصُرُ عَنْهَا قَدْرُهُ وَجَلِيْسُ اَهْلِ الْاَدَبِ وَلَيْسَ مِنْهُمْ.

ترجمہ: (۱۳۴) چھ ایسے آدمی ہیں جن سے پریشانی جدا نہیں ہوتی ہے (۱) بہت زیادہ کینہ رکھنے والا (۲) حسد کرنے والا (۳) ایسا فقیر جس کی مالداری کا زمانہ قریب ہو (۴) وہ مالدار جس کو فقر و فاقہ کا خوف ہو، (۵) ایسے رتبہ کا طلب کرنے والا جس سے اس کا مرتبہ کم ہو (٦) اہل علم کے پاس بیٹھنے والا حالاں کہ وہ ان میں سے نہ ہو۔

لغات: سِتَّةٌ (چھ) اسم عدد مؤنث کے لیے مستعمل ہے اور مذکر عدد کے لیے سِتٌّ آتا ہے۔ فَارَقَ يُفَارِقُ مُفَارَقَةً (مفاعلۃ) (جدا ہونا) اَلْكَآبَةُ (سخت غم) كَئِبَ كَأْبَةً (س) (غمگین ہونا، شکستہ دل ہونا) اَلْحَقُوْدُ (بہت کینہ رکھنے والا) فَعُوْلٌ کے وزن پر یہ مبالغہ کا صیغہ ہے، حَقَدَ حَقْدًا (ض) (کینہ رکھنا) اَلْحَسُوْدُ (بہت زیادہ حسد کرنے والا، وہ شخص جو طبعاً حاسد ہو) مذکر و مؤنث کے لیے آتا ہے، یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اَلْفَقْرُ (محتاجگی) فَقُرَ فَقَارَةً (ک) (محتاج ہونا) فَقِيْرٌ (غریب، محتاج) (ج) فُقَرَاءُ. غَنِيٌّ (مالدار) (ج) اَغْنِيَاءُ، غَنِيَ يَغْنٰى غِنًى (س) (مالدار ہونا) خَشِيَ يَخْشٰى خَشْيَةً (س) (ڈرنا) اَلْفَقْرُ (فقیری) (ج) فُقُوْرٌ، مَفَاقِيْرُ. طَالِبٌ (طلب کرنے والا) (ج) طُلَّابٌ۔ قَرِيْبٌ (نزدیک) یہ بَعِيْدٌ کے مقابلہ میں آتا ہے اور واحد وجمع کے لیے برابر ہے، قَرُبَ قُرْبًا (ک) (نزدیک ہونا) رُتْبَةٌ (مرتبہ) (ج) رُتَبٌ۔ قَدْرٌ (مرتبہ) (ج) اَقْدَارٌ. قَصَرَ يَقْصُرُ قُصُوْرًا (ن) (ناقص ہونا) جَلِيْسٌ (ہم نشیں) (ج) جُلَسَاءُ۔ اَدَبٌ (علم، ادب) (ج) آدَابٌ۔

ترکیب: قولہ ولست تطیق لستَ تطیقُ فعل ضمیر اَنتَ فاعل لِاِزدحام الاعمال اس کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہوا، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ھا ضمیر اسم اِنَّ اِذَا ازدحمتَ جملہ ہوکے شرط دخلھا الخلل جملہ ہوکے جزا پھر جملہ شرطیہ اَنَّ کی خبر ہے، ستۃ مبتدا لاتفارقھم الکابۃ جملہ ہوکے خبر ہے، الحقود احدھا مبتدا محذوف کی اور الحسود ثانیھا مبتدا محذوف کی خبر ہے، بالغنی قریب کا متعلق ہے، پس قریب العھد اپنے متعلق کے ساتھ مل کے فقیر کی صفت پھر موصوف وصفت ثالثھا مبتدا

محذوف کی خبر ہے، یخشي الفقر، جملہ ہو کے غنيٍ موصوف کی صفت وموصوف رابعها مبتدا محذوف کی خبر ہے، یقصرُ فعل قدرہ فاعل اور عنها اس کا متعلق ہے پھر فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہو کے رتبۃٍ موصوف کی صفت اور موصوف وصفت طالبُ مضاف کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خامسها مبتدا محذوف کی خبر ہے، جلیس اهل الادب ،ذوالحال واو حالیہ لَیْسَ منهم جملہ ہو کے حال ہے، پھر حال وذوالحال سادسها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

(۱۳۵) حُسْنُ الْخُلُقِ یُوْجِبُ الْمَوَدَّةَ وَسُوْءُ الْخُلُقِ یُوْجِبُ الْمُبَاعَدَةَ.
(۱۳۶) اَلِانْبِسَاطُ یُوْجِبُ الْمُوَانَسَةَ وَالِانْقِبَاضُ یُوْجِبُ الْوَحْشَةَ.
(۱۳۷) وَالْكِبْرُ یُوْجِبُ الْمَقْتَ.

ترجمہ:(۱۳۵) اچھے اخلاق محبت کا سبب بنتے ہیں اور برے اخلاق آپسی دوری کا سبب بنتے ہیں۔ (۱۳۶) خندہ پیشانی آپسی انسیت کا باعث ہوتی ہے، اور ترش روئی وحشت وتنہائی کا باعث ہوتی ہے۔ (۱۳۷) اور کبر دشمنی کا باعث بنتا ہے۔

لغات: حُسْنٌ (خوب صورتی) (ج) مَحَاسِنُ. خُلُقٌ، (خصلت، اخلاق) (ج) اخلَاقٌ، اَوْجَبَ یُوْجِبُ اِیْجَابًا (افعال) (واجب کرنا، سبب بننا، ثابت کرنا) اَلْمَوَدَّةُ (محبت) وَدَّ یَوَدُّ مَوَدَّةً (س) (محبت کرنا) سُوْءٌ (بد، برا) (ج) اَسْوَاءٌ، سَاءَ یَسُوْءُ سُوْءً. (ن) (برا سلوک کرنا) اِنْبَسَطَ اِنْبِسَاطًا (انفعال) (خندہ پیشانی والا ہونا) آنَسَ یُوَانِسُ مُوَانَسَةً (مفاعلۃ) (آپس میں محبت کرنا، لطف ومہربانی کرنا) اِنْقَبَضَ یَنْقَبِضُ اِنْقِبَاضًا (انفعال) (ترش رو ہونا) اَلْوَحْشَةُ (تنہائی، تنہائی کی وجہ سے طبیعت کا منقبض ہونا) اَلْكِبْرُ (غرور، بڑائی) اَلْمَقْتُ (بہت زیادہ دشمنی) مَقَتَ یَمْقُتُ مَقْتًا (ن) (بہت زیادہ بغض رکھنا)

ترکیب: حسن الخلق مبتدا، یوجب المودۃ جملہ ہو کر خبر ہے، اسی طرح سوء الخلق مبتدا، یوجب المباعدۃ جملہ ہو کے خبر ہے، الانبساط مبتدا یوجب

المواتسة جملہ ہو کے خبر ہے۔ الانقباض مبتدا یوجب الوحشة خبر ہے۔ الکبر مبتدا یوجب المقت خبر ہے۔

(۳۸) وَالْجُودُ يُوجِبُ الْحَمْدَ وَالْبُخْلُ يُوجِبُ الْمَذَمَّةَ. (۳۹) قَالَ حَكِيمٌ: اَلْإِحْسَانُ قَبْلَ الْإِحْسَانِ فَضْلٌ وَبَعْدَ الْإِحْسَانِ مُكَافَاتٌ وَبَعْدَ الْإِسَاءَةِ جُودٌ، وَالْإِسَاءَةُ قَبْلَ الْإِسَاءَةِ ظُلْمٌ، وَبَعْدَ الْإِسَاءَةِ مُجَازَاةٌ وَبَعْدَ الْإِحْسَانِ لُؤْمٌ.

ترجمہ: (۳۸) سخاوت تعریف کا باعث بنتی ہے اور بخل مذمت کا سبب بنتا ہے۔ (۳۹) کسی عقل مند نے کہا ہے کہ احسان سے پہلے احسان کرنا فضیلت ہے اور احسان کے بعد احسان کرنا بدلہ دینا ہے اور برائی کے بعد احسان کرنا سخاوت ہے اور برائی سے پہلے برائی کرنا ظلم ہے اور برائی کے بعد برائی کرنا بدلہ دینا ہے اور احسان کے بعد برائی کرنا کمینگی ہے۔

لغات: اَلْجُوْدُ (سخاوت، بخشش) جَادَ يَجُوْدُ جُوْدًا (ن) (بخشش کرنا) اَلْحَمْدُ (تعریف) حَمِدَ يَحْمَدُ حَمْدًا (س) (تعریف کرنا) اَلْبُخْلُ (بخل، بخیلی) بَخِلَ يَبْخَلُ بُخْلًا (س) (بخیل ہونا) اَلْمَذَمَّةُ (برائی) ذَمَّ يَذُمُّ ذَمًّا وَمَذَمَّةً (ن) (برائی بیان کرنا) حَكِيْمٌ (عقل مند) (ج) حُكَمَاءُ، حَكُمَ حِكْمَةً (ک) (دانا ہونا) فَضْلٌ (فضیلت، احسان، زیادتی) (ج) فُضُوْلٌ، فَضُلَ فَضْلًا (ک) (صاحب فضیلت ہونا) مُكَافَاةٌ (ایک دوسرے کو بدلہ دینا) كَافَأَ يُكَافِئُ مُكَافَاةً (مفاعلہ) بدلہ دینا۔ اَسَاءَ يُسِيْءُ إِسَاءَةً (افعال) (برا سلوک کرنا) جُوْدٌ (سخاوت) جَادَ يَجُوْدُ جُوْدًا (ن) (بخشش کرنا) مُجَازَاةٌ (از مفاعلہ) (ایک دوسرے کو بدلہ دینا) لُؤْمٌ (ملامت، خوف) لَامَ يَلُوْمُ لَوْمًا (ن) (ملامت کرنا) لَؤُمَ لُؤْمًا (ک) کمینہ ہونا۔

ترکیب: الجود مبتدا یوجب الحمد خبر ہے۔ البخل مبتدا یوجب المذمة خبر ہے۔ قال فعل، حکیم فاعل فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ الاحسان موصوف، قبل

الاحسان مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف علیہ بعد الاحسان معطوف اوّل اور بعد الاساءۃ معطوف ثانی ہے، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں کو لے کر الکائن شبہ فعل مقدر کا متعلق ہے، پس شبہ فعل مع متعلق الاحسان موصوف کی صفت ثانی پس معطوف علیہ اپنے معطوفوں کو لے کر الکائن مقدر کا متعلق ہے، پس یہ شبہ فعل مع متعلق صفت ہے الاساءۃ موصوف کی اور موصوف وصفت مبتداء، اور ظلمٌ معطوف علیہ، مجازاۃ معطوف اوّل اور لؤمٌ معطوف ثانی ہے پس معطوف علیہ اپنے معطفوں کو لے کر خبر ہے، الاساءۃ مبتدا کی۔

(۱۴۰) ثَلٰثَةٌ لَا يُعْرَفُوْنَ اِلَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاضِعَ، لَا يُعْرَفُ الشُّجَاعُ اِلَّا عِنْدَ الْحَرْبِ، وَلَا يُعْرَفُ الْحَلِيْمُ اِلَّا عِنْدَ الْغَضَبِ، وَلَا يُعْرَفُ الصَّدِيْقُ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ (۱۴۱) لَا تَقُلْ اِلَّا بِمَا يَطِيْبُ عَنْكَ نَشْرُهٗ وَلَا تَفْعَلْ اِلَّا مَا يَسْطُرُ لَكَ اَجْرُهٗ. (۱۴۲) لَا تَنْصَحْ لِمَنْ لَّا يَثِقُ بِكَ وَلَا تُشِرْ عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ.

ترجمہ: (۱۴۰) تین آدمی نہیں پہچانے جاتے مگر تین جگہوں میں، نہیں پہچانا جاتا بہادر مگر لڑائی کے وقت، اور نہیں پہچانا جاتا بردبار مگر غصہ کے وقت، اور نہیں پہچانا جاتا دوست مگر ضرورت کے وقت۔ (۱۴۱) مت کہہ مگر وہ بات جس کا تیری طرف سے پھیلانا اچھا ہو اور مت کر مگر وہ کام جس کا تیرے لیے اجر لکھا جائے۔ (۱۴۲) اس شخص کو نصیحت مت کر جو تجھ پر بھروسہ نہ کرے اور اس شخص کو مشورہ مت دے جو تجھ سے (مشورہ) قبول نہ کرے۔

لغات: مَوْضَعٌ (جگہ) (ج) مَوَاضِعُ الشُّجَاعُ (بہادر) شَجُعَ يَشْجُعُ شَجَاعَةً (ک) (بہادر ہونا) اَلشُّجَاعُ کی جمع شِجْعَانٌ، شُجْعَانٌ، شُجَعَاءُ، شِجَاعٌ، شَجَعَةٌ. اَلْحَرْبُ (لڑائی) (ج) حُرُوْبٌ۔ اَلْحَلِيْمُ (بردبار) (ج) حُلَمَاءُ، اَحْلَامٌ، حَلُمَ يَحْلُمُ حِلْمًا (ک) (بردبار ہونا) اَلْغَضَبُ، (غصہ) غَضِبَ غَضَبًا (س) (غصہ ہونا) اَلصَّدِيْقُ (دوست) (ج) اَصْدِقَاءُ (جج) اَصَادِقُ۔ اَلْحَاجَةُ (ضرورت) (ج)

خاجات: یَطِیْبُ اصل میں یَطْیِبُ تھا، یا متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے اس لیے یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یَطِیْبُ ہو گیا، طَابَ یَطِیْبُ طِیْبًا (ض) (اچھا ہونا) نَشَرَ یَنْشُرُ نَشْرًا (ض،ن) (پھیلانا) سَطَرَ یَسْطُرُ سَطْرًا (ن) (لکھنا) اَجْرٌ (بدلہ) (ج) اُجُوْرٌ وَ آجَارٌ، اَجَرَ یَأْجُرُ (ن،ض) (بدلہ دینا) وَثِقَ یَثِقُ ثِقَةً (حسب) (بھروسہ کرنا) اَشَارَ یُشِیْرُ اِشَارَةً عَلٰی اَحَدٍ (افعال) (مشورہ دینا) قَبِلَ قَبُوْلًا (س) (قبول کرنا) نَصَحَ نَصْحًا (ف) (نصیحت کرنا)

ترکیب: ثلثة مبتدا لایعرفون فعل مجہول، ہُمْ ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ، فی موضع جار مجرور مستثنیٰ منہ محذوف، الا حرف استثناء فی ثلثة مواضع جار و مجرور مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ لایعرفون فعل کا متعلق ہے، پس فعل مجہول مع مفعول و متعلق جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے اور مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ لایعرف فعل مجہول الشجاع مفعول مالم یسم فاعلہ عند عکان مضاف و مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ محذوف، الا حرف استثناء، عند الحرب مضاف و مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ لایعرف فعل کا متعلق ہے پس فعل مجہول مع مفعول و متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا اسی پر مابعد کے دونوں جملوں کو قیاس کر لیا جائے، لاتقل فعل ضمیر انت فاعل بقول جار و مجرور مستثنیٰ منہ محذوف الا حرف استثناء با حرف جار، ما اسم موصول، یطیب فعل، نشرہ فاعل عنک متعلق ہے، پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مجرور جار مجرور مستثنیٰ مع مستثنیٰ منہ لاتقل فعل کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوا، اس پر اس کے بعد والے جملہ کو قیاس کر لیا جائے، لاتنصح فعل ضمیر انت فاعل لام حرف جار من کو اسم موصول لایثق فعل ضمیر ھو فاعل بک اس کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوا اس پر بعد کے جملہ کو قیاس کر لیا جائے۔

---

(۱۳۳) لَا تَثِقْ بِالدَّوْلَةِ فَإِنَّهَا ظِلٌّ زَائِلٌ وَلَا تَعْتَمِدْ عَلَى النِّعْمَةِ فَإِنَّهَا ضَيْفٌ رَاحِلٌ۔ (۱۳۴) كُلُّ امْرِئٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهٖ۔ (۱۳۵) مَنْ قَالَ لَا اَدْرِيْ وَهُوَ يَتَعَلَّمُ فَهُوَ اَفْضَلُ مِمَّنْ يَدْرِيْ وَهُوَ يَتَعَظَّمُ۔ (۱۳۶) فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا

یَخلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ.

ترجمہ: (۱۴۳) حکومت پر بھروسہ مت کر اس لیے کہ وہ ختم ہو جانے والا سایہ ہے اور نعمت پر بھروسہ مت کر اس لیے کہ وہ کوچ کرنے والا مہمان ہے۔ (۱۴۴) ہر شے اپنے وقت کے ساتھ رہن رکھی ہوئی ہے۔ (۱۴۵) جو آدمی کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں حالاں کہ وہ سیکھتا ہے تو وہ بہتر ہے اس شخص سے جو جانتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بڑائی مارتا ہے۔ (۱۴۶) عقل مند کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے۔

لغات: وَثِقَ یَثِقُ وُثُوْقًا وَثِقَۃً (حسب) (بھروسہ کرنا) اَلدَّوْلَۃُ ایسی چیز جو کبھی کسی کے لیے ہو اور کبھی کسی کے لیے ہو، اس کا اطلاق غلبہ پر بھی ہوتا ہے، (حکومت، گورنمنٹ، ریاست) (ج) دُوَلٌ۔ ظِلٌّ (سایہ) (ج) ظِلَالٌ۔ زَائِلٌ (ختم ہونے والا) اسم فاعل واحد مذکر، زَالَ یَزُوْلُ زَوَالاً (ن) (ختم ہونا) اَلزَّائِلُ کا مؤنث اَلزَّائِلَۃُ ہے، اس کی جمع زَوَائِلُ آتی ہے۔ اِعْتَمَدَ یَعْتَمِدُ اِعْتِمَادًا (افتعال) (بھروسہ کرنا) ضَیْفٌ (مہمان) (ج) ضُیُوْفٌ، اَضْیَافٌ، اَضَائِفُ، نِعْمَۃٌ (نعمت) (ج) نِعَمٌ، اَنْعُمٌ۔ رَاحِلٌ (کوچ کرنے والا) (ج) رَاحِلُوْنَ، وَرُحَّلٌ وَرُحَّالٌ، رَحَلَ یَرْحَلُ رَحْلاً (ف) (ترک وطن کرنا، منتقل ہونا، کوچ کرنا) اَمْرٌ (معاملہ، کام) (ج) اُمُوْرٌ۔ مَرْھُوْنٌ، اسم مفعول کا صیغہ ہے (رہن رکھا ہوا) رَھَنَ رَھْنًا (ف) (رہن رکھنا) وَقْتٌ (وقت) (ج) اَوْقَاتٌ، دَرٰی یَدْرِیْ دِرَایَۃً (ض) ناقص یائی ہے (جاننا) تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا (تفعل) (جاننا، سیکھنا) تَعَظَّمَ یَتَعَظَّمُ تَعَظُّمًا (تفعل) تکبر کرنا، بڑائی مارنا، شیخی بگھارنا) فِعْلٌ (کام) (ج) اَفْعَالٌ خَلَا یَخْلُوْ خَلَاءً (ن) (خالی ہونا) حِکْمَۃٌ (علم، انصاف، بردباری، کام کی درستی) (ج) حِکَمٌ، حَکِیْمٌ (دانا، عالم) (ج) حُکَمَاءُ.

ترکیب: لاتثق فعل ضمیر اَنتَ فاعل، بالدولۃ اسی کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل و متعلق جملہ معللہ ہے فا علتیہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے ھا ضمیر اسم اِنَّ ظلّ زائل موصوف وصفت خبر ہے، پس اِنَّ مع اسم وخبر جملہ اسمیہ معللہ ہے اسی پر بعد کے جملہ کو قیاس

کرلیا جائے کل امر مبتدا مرھو ن باو قاتہ خبر ہے من موصولہ، ھو یتعلم جملہ اسمیہ حال ہے، لاادری کی ضمیر ھو ذوالحال سے پھر ذوالحال وحال فاعل ہے، لاادری فعل کا پس یہ فعل مع فاعل جملہ ہوکر مقول اور قال مع ضمیر ھو فاعل جملہ ہوکر قول ہے، پس قول ومقولہ صلہ اور موصول وصلہ مل کے مبتدا ہوا، افضل شبہ فعل من حرف جار من اسم موصول، یدری فعل ضمیر ھو ذوالحال ھو یتعظم جملہ ہوکر حال پس ذوالحال وحال فاعل اور فعل وفاعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور افضل کے ساتھ متعلق ہے، پھر افضلُ مع متعلق خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر مبتدا اوّل کی خبر ہے، فعل الحکیم مبتدا لایخلوا عن الحکمۃ جملہ ہوکر خبر ہے۔

(۱۴۷) لَاعَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنِ الْحَرَامِ وَلَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ (۱۴۸) تَحْتَاجُ الْقُلُوْبُ إِلٰى أَقْوَاتِهَا مِنَ الْحِكْمَةِ كَمَا تَحْتَاجُ الْأَجْسَامُ إِلٰى أَقْوَاتِهَا مِنَ الطَّعَامِ (۱۴۹) ثَلٰثَةٌ تَمْنَعُ الْمَرْءَ عَنْ طَلَبِ الْمَعَالِيْ قَصْرُ الْهِمَّةِ وَقِلَّةُ الْحِيْلَةِ وَضُعْفُ الرَّأْيِ.

ترجمہ: (۱۴۷) تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں ہے اور حرام سے بچنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں ہے اور حسن اخلاق کے مانند کوئی اچھائی نہیں ہے۔ (۱۴۸) دلوں کو ضرورت پڑتی ہے ان کی غذا یعنی حکمت کی جیسا کہ جسموں کو ضرورت ہوتی ہے ان کی غذا یعنی کھانے کی۔ (۱۴۹) تین چیزیں انسان کو روکتی ہیں بلند مرتبوں کو طلب کرنے سے، ہمت کی پستی، تدبیر کی کمی اور رائے کی کمزوری۔

لغات: عَقْلٌ (عقل) (ج) عُقُوْلٌ۔ دَبَّرَ يُدَبِّرُ تَدْبِيْرًا (تفعیل) (انجام کو سوچنا) وَرَعٌ (پرہیزگاری) (ج) أَوْرَاعٌ، وَرَعَ وَرَعًا (س، ح، ف، ک) پرہیزگار ہونا، گناہوں سے دور رہنا) صفت وَرِعٌ (پرہیزگار) كَفَّ يَكُفُّ كَفًّا (ن) (رکنا) مضاعف ہے ایک جنس کے دو حرف ایک ساتھ جمع ہو گئے۔ اَلْحُسْنُ (جمال، خوب صورتی) (ج) مَحَاسِنُ، حَسُنَ حُسْنًا (ک، ن) (خوب صورت ہونا) إِحْتَاجَ

يَحْتَاجُ اِحْتِيَاجًا (افتعال) (محتاج ہونا) قَلْبٌ (دل) (ج) قُلُوبٌ۔ قُوْتٌ (غذا) (ج) أَقْوَاتٌ۔ جِسْمٌ (بدن) (ج) اَجْسَامٌ. طَعَامٌ (خوراک) (ج) اَطْعِمَةٌ، اَطْعِمَاتٌ. مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا (ف) (روکنا) اَلْمَرْءُ (آدمی، انسان) (ج) رِجَالٌ (من غیر لفظہ) مَرْؤُوْنَ بھی سنا گیا ہے۔ مَعْلَاةٌ (شرف، بلندی) (ج) مَعَالٍ. قَصُرَ قِصَرًا (ک) (چھوٹا ہونا) اَلْهِمَّةُ (ہمت، حوصلہ) (ج) هِمَمٌ. قِلَّةٌ (کمی) قَلَّ يَقِلُّ قِلَّةً (ض) (کم ہونا) حِيْلَةٌ (تدبیر) (ج) حِيَلٌ۔ رَأْيٌ (رائے، مشورہ) (ج) آرَاءٌ.

ترکیب: لا عقلَ میں عقل لائے نفی جنس کا اسم ہے اور کالتدبیر بمعنی مثل التدبیر اس کی خبر ہے اس پر بعد کے دونوں جملوں کو قیاس کرلو، اور عن الحرام الکف کے ساتھ متعلق ہے، تحتاج فعل القلوب فاعل الی حرف جار، اقواتها مضاف ومضاف الیہ مل کے مبین من الحکمة، بیان پھر مبین وبیان مجرور اور جار مجرور تحتاج فعل کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر مبتدا کاف بمعنی مثل مضاف ما اسم موصول تحتاج فعل، الاجسام فاعل، الی حرف جار اقواتها مبین، من الطعام بیان اور بیان ومبین مجرور ہوکر جار مجرور تحتاج کا متعلق ہے اور وہ مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مثل مضاف کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خبر ہے، ثلثہ مبتدا تمنع المرء عن طلب المعال تمنع فعل اور ضمیر ھی فاعل عن طلب المعالی اس کا متعلق ہے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا کی خبر ہے، قصر الهمه احدها مبتدا محذوف کی خبر ہے اور قلة الحیلة ثانیها مبتدا محذوف کی خبر اور ضعف الرأی ثالثها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

---

(۱۵۰) اَلظَّالِمُ مَيِّتٌ وَلَوْ كَانَ فِيْ مَنَازِلِ الْأَحْيَاءِ وَالْمُحْسِنُ حَيٌّ وَلَوِ انْتَقَلَ إِلَى مَنَازِلِ الْمَوْتٰى. (۱۵۱) مَثَلُ الْأَغْنِيَاءِ الْبُخَلَاءِ كَمَثَلِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ تَحْمِلُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَتَعْتَلِفُ بِالتِّبْنِ وَالشَّعِيْرِ. (۱۵۲)

سِتَّةٌ لَاثَبَاتَ لَهَاظِلُّ الْغَمَامِ وَخُلَّةُ الْاَشْرَارِ وَالْمَالُ الْحَرَامُ وَعِشْقُ النِّسَاءِ وَالسُّلْطَانُ الْجَائِرُ وَالثَّنَاءُ الْكَاذِبُ.

ترجمہ: (۱۵۰) ظلم کرنے والا مردہ ہے اگر چہ وہ زندوں کی جگہ میں ہو، اور احسان کرنے والا زندہ ہے اگر چہ مردوں کی جگہوں میں منتقل ہوجائے۔ (۱۵۱) کنجوس مال داروں کی مثال خچروں اور گدھوں کی طرح ہے جو سونا اور چاندی اٹھاتے ہیں اور گھاس اور جَو چرتے ہیں۔ (۱۵۲) چھ چیزوں کو قرار نہیں ہے، بادل کا سایہ، بروں کی دوستی، حرام مال، عورتوں سے عشق، ظالم بادشاہ اور جھوٹی تعریف۔

لغات: اَلظَّالِمُ (ظلم کرنے والا) (ج) ظَلَمَةٌ، ظَالِمُوْنَ، ظُلَّامٌ. مَيِّتٌ (مردہ) (ج) مَيِّتُوْنَ، اَمْوَاتٌ، مَوْتٰي. مَنْزِلٌ (جگہ، اترنے کی جگہ، گھر) (ج) منازل، حَيٌّ (زندہ) (ج) أحْيَاءٌ محسن (احسان کرنے والا) (ج) مُحْسِنُوْنَ. اِنْتَقَلَ يَنْتَقِلُ اِنْتِقَالاً (افتعال) (منتقل ہونا) مَثَلٌ (مثال) (ج) اَمْثَالٌ. غَنِيٌّ (مال دار) (ج) اَغْنِيَاءُ، غَنِيَ غِنًي (س) (مال دار ہونا) بَخِيْلٌ (کنجوس) (ج) بُخَلَاءُ. بَغْلٌ (خچر) (ج) بِغَالٌ. حِمَارٌ (گدھا) (ج) حَمِيْرٌ، حُمُرٌ، اَحْمِرَةٌ. حَمَلَ يَحْمِلُ حَمْلاً (ض) (اٹھانا) ذَهَبٌ (سونا) (ج) اَذْهَابٌ، ذُهُوْبٌ، ذُهْبَانٌ. فِضَّةٌ (چاندی) (ج) فِضَضٌ۔ اِعْتَلَفَ يَعْتَلِفُ اِعْتِلَافًا (افتعال) (چرنا) تِبْنٌ (بھوسہ) (واحد) تِبْنَةٌ (ج) اَتْبَانٌ (خشک گھاس) شَعِيْرٌ (جو) (ج) شَعَائِرُ، شَعِيْرَةٌ (ج) شَعِيْرَاتٌ۔ ثَبَتَ ثُبَاتًا (ن) (ٹھہرنا، قرار پکڑنا) ظِلٌّ (سایہ) (ج) ظِلَالٌ، ظُلُوْلٌ، اَظْلَالٌ. غَمَامٌ (بادل) (ج) غَمَائِمُ، غَمَامَةٌ (بادل کا ایک ٹکڑا) خُلَّةٌ (دوستی) واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے آتا ہے۔ شَرِيْرٌ (شرارت کرنے والا، برا) (ج) اَشْرَارٌ، اَشِرَّاءُ، شَرَّ شَرَارَةً (ض، ن) (شریر ہونا) اَلْحَرَامُ (حرام) حَرُمَ حَرَامًا (س، ک) (حرام ہونا) عَشِقَ عِشْقًا (س) (بہت زیادہ محبت کرنا) اَلسُّلْطَانُ (بادشاہ) (ج) سَلَاطِيْنُ. اَلْجَائِرُ (ظالم) (ج) جَوَرَةٌ، جُوَرَةٌ، جَارَةٌ، جَارَ يَجُوْرُ جَوْرًا (ن) (ظلم کرنا) اَلثَّنَاءُ

(تعریف) (ج) اَثنِیۃٌ. اَلکَاذِبُ (جھوٹا) (ج) کُذّاب کُذُب اور مؤنث کَاذِبَۃٌ (ج) کَاذِبَات وَکَوَاذِب.

ترکیب: الظالم مبتدا میث خبر ہے، لَو حرف شرط کان فعل ناقص، ضمیر ہو اسم في منازل الاحیاء جار مجرور موجود اشبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکر خبر کانَ ہے، المحسن مبتدا حيٌ خبر ہے، انتقل فعل ضمیر ہو فاعل "الي منازل الموتيٰ" جار مجرور اس کا متعلق ہے مثل مضاف الاغنیاء البخلاء موصوف وصفت مضاف الیہ پھر مضاف ومضاف الیہ مل کے مبتدا کاف زائدہ، مثل مضاف، البغال و الحمیر معطوف ومعطوف علیہ موصوف، تحمل فعل ضمیر ھي فاعل الذھب و الفضۃ معطوف ومعطوف علیہ مل کر مفعول پھر فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف تعتلف فعل ضمیر ھي فاعل با حرف جار التبن معطوف علیہ و الشعیر معطوف پس معطوف علیہ ومعطوف علیہ ومعطوف مجرور اور جار ومجرور اعتلف فعل کا متعلق ہے اور فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر معطوف اور معطوف علیہ صفت اور موصوف وصفت مثل مضاف کا مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ خبر ہے مثل مبتدا کی ستۃ مبتدا الاثبات لھا جملہ ہوکر خبر ہے ظل الغمام احدھا مبتدا محذوف کی اور خلۃ الاشرار ثانیھا مبتدا محذوف کی، المال الحرام ثالثھا محذوف کی عشق النساء رابعھا مبتدا محذوف کی۔

(١٥٣) حَرَکَۃُ الْاِقْبَالِ بَطِیْئَۃٌ وَحَرَکَۃُ الْاِدْبَارِ سَرِیْعَۃٌ لِاَنَّ الْمُقْبِلَ کَالصَّاعِدِ مِرْقَاۃً وَالْمُدْبِرَ کَالْمَقْذُوْفِ مِنْ مَوْضَعٍ عَالٍ (١٥٤) مَنْ مَدَحَكَ بِمَا لَیْسَ فِیْكَ مِنَ الْجَمِیْلِ وَھُوَ رَاضٍ عَنْكَ ذَمَّكَ بِمَا لَیْسَ فِیْكَ مِنَ الْقُبْحِ وَھُوَ سَاخِطٌ عَنْكَ (١٥٥) مَنْ قَوَّمَ لِسَانَہٗ زَانَ عَقْلَہٗ (١٥٦) وَمَنْ سَدَّدَ کَلَامَہٗ اَبَانَ فَضْلَہٗ (١٥٧) وَمَنْ مَنَّ بِمَعْرُوْفِہٖ سَقَطَ شُکْرُہٗ.

ترجمہ: (١٥٣) آگے بڑھنے (ترقی کرنے، نیک بختی) کی حرکت سست ہوتی ہے

پیچھے جانے (زوال، بدبختی) کی حرکت تیز ہوتی ہے، اس لیے کہ آگے بڑھنے والا سیڑھی پر چڑھنے والے کی طرح ہے اور پیچھے جانے والا اونچی جگہ سے پھینکے ہوئے کی طرح ہے۔ (۱۵۴) جو شخص تیری تعریف کرے اس بھلائی کے ذریعہ جو تیرے اندر نہیں ہے اس حال میں کہ وہ تجھ سے خوش ہے تو وہ تیری مذمت کرے گا اس برائی کے ذریعہ جو تیرے اندر نہیں ہے اس حال میں کہ وہ تجھ سے ناراض ہوگا۔ (۱۵۵) جس نے اپنی زبان کو سیدھا رکھا اس نے اپنی عقل کو مزین کیا۔ (۱۵۶) اور جس نے اپنے کلام کو درست کیا اس نے اپنی فضیلت کو ظاہر کیا۔ (۱۵۷) اور جس نے اپنی بھلائی کا احسان جتلایا اس کا شکر ساقط ہوگیا۔

لغات: حَرَكَةٌ (حرکت، رفتار) (ج) حَرَكَاتٌ، حَرَكَ حَرَكًا وَحَرَكَةً (ک) (ہلنا) اَلْإِقْبَالُ (آگے بڑھنا، ترقی کرنا) باب افعال سے مصدر ہے۔ اَلْإِدْبَارُ (پیچھے ہٹنا، تنزلی کی طرف جانا) باب افعال سے مصدر ہے۔ سَرِيْعَةٌ (ج) سِرَاعٌ، مؤنث ہے (جلد باز) اور سَرِيْعٌ (جلد باز، تیز رفتار) مذکر ہے، (ج) سُرْعَانٌ، سَرُعَ يَسْرُعُ (س، ک) تیز رفتار ہونا (جلدی کرنا) بَطِيْئَةٌ (سست) یہ سَرِيْعَةٌ کی طرح باب کرم سے صفت کا صیغہ ہے معنی (سست رفتار) اَلْمُقْبِلُ اسم فاعل ہے مصدر اَلْإِقْبَالُ باب افعال سے (آگے بڑھنے والا) اَلْمُدْبِرُ اسم فاعل ہے مصدر اِدْبَارٌ باب افعال سے (پیچھے ہٹنے والا، تنزلی کی طرف جانے والا) مِرْقَاةٌ (سیڑھی) (ج) مَرَاقٍ، رَقِيَ رَقْيًا (س) (چڑھنا) اَلصَّاعِدُ (اوپر چڑھنے والا) صَعِدَ صُعُوْدًا (س) (چڑھنا) اَلْمَقْذُوْفُ: اسم مفعول ہے (پھینکا ہوا) قَذَفَ يَقْذِفُ قَذْفًا (ض) (پھینکنا) مَوْضَعٌ (جگہ) (ج) مَوَاضِعُ۔ عَالٍ (بلند) (ج) عَوَالِيْ وَعُلَاةٌ باب نصر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اصل میں عَالِوٌ تھا، واو پہلے تیسرے نمبر پر تھا اب چوتھے نمبر آ گیا اس لیے اس کو یاء سے بدل دیا، پھر یا پر ضمہ ثقیل ہوگیا اس لیے یا کو ساکن کردیا، اب دو ساکن جمع ہوگئے تنوین اور یائے ساکن اس لیے یا ساکن کو حذف کردیا اور ضمہ کی تنوین عین کلمہ کو دے

دی، عَالٍ ہوگیا رَامٍ کی طرح۔ مَدَحَ یَمْدَحُ مَدْحًا (ف) (تعریف کرنا) اَلْجَمِیْلُ (بھلائی، نیکی، خوبی) جَمُلَ یَجْمُلُ جَمَالاً (ک) (خوب صورت ہونا) رَاضٍ اصل میں رَاضِوٌ تھا، واو پہلے تیسرے نمبر پر تھا اب چوتھے نمبر پر آگیا اس لیے واو کو یا سے بدل دیا، رَاضِیٌ ہوگیا، پھر یا پر ضمہ ثقیل ہوگیا اس لیے یا کو ساکن کردیا، اب دو ساکن جمع ہوگئے یا ساکن اور تنوین (جو نون ساکن ہے) اس لیے یا ساکن کو گرادیا، اور ضمہ کی تنوین کو کسرہ کی تنوین سے بدل دیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے رَاضٍ ہوگیا (ج) رُضَاۃٌ اور رَاضُوْنَ آتی ہے۔ ذَمَّ یَذُمُّ ذَمًّا (ن) (مذمت کرنا) اَلْقُبْحُ (قول یا فعل یا صورت کی برائی) قَبُحَ یَقْبُحُ قُبْحًا (ک) (براہونا) سَخِطَ یَسْخَطُ سَخَطًا (س) (غضب ناک ہونا) قَوَّمَ یُقَوِّمُ تَقْوِیْمًا (تفعیل) (سیدھا کرنا) لِسَانٌ (زبان) (ج) اَلْسِنَۃٌ. زَانَ یَزِیْنُ زَیْنًا (ض) (زینت دینا) سَدَّدَ یُسَدِّدُ تَسْدِیْدًا (سیدھا کرنا، درست کرنا) از باب تفعیل۔ اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَۃً. (افعال) (ظاہر کرنا) فَضْلٌ (فضیلت) (ج) فُضُوْلٌ. مَنَّ یَمُنُّ مَنًّا (ن) (احسان جتلانا) سَقَطَ یَسْقُطُ سُقُوْطًا (ن) (ساقط ہوجانا، گرجانا، ختم ہوجانا) شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْرًا (ن) (شکرادا کرنا)

ترکیب: السلطان الجائر خامسھا مبتدا محذوف کی اور الثناء الکاذب سادسھا مبتدا محذوف خبر ہے، حرکۃ الاقبال مبتدا، بطیئۃ خبر، اسی طرح حرکۃ الادبار سریعۃ یہ دونوں جملے معلل ہیں۔ لام تعلیلیہ حرف جار، انّ حرف مشبہ بالفعل المقبل معطوف علیہ، المدبر معطوف، معطوف معطوف علیہ اسم انّ کالصاعد بمعنی مثل الصَّاعِدِ معطوف علیہ کالمقذوف بمعنی مثل المقذوف معطوف اور من موضع عالٍ مقذوف کا متعلق ہے پھر معطوف علیہ خبر ان۔ من موصولہ، مدح فعل ضمیر ھو ذوالحال کاف خطاب مفعول واو حالیہ ھو مبتدا راضٍ شبہ فعل اپنے متعلق منک کے ساتھ مل کر خبر پس مبتدا و خبر جملہ ہوکر حال اور ذوالحال فاعل ہے مدح کا، باحرف جار اسم موصول، لیس فعل ناقص ضمیر ھو اسم فیک ثابتاً محذوف کا متعلق ہوکر خبر اور من الجمیل لیس کا متعلق

ہے، پس لیس مع اسم و متعلق جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور مدح فعل کا متعلق ہے پس یہ فعل مع فاعل ومفعول و متعلق جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مبتدا ہے، ذمك الی آخر جملہ ہو کر خبر ہے اور ذمك الخ کی ترکیب مدحك الخ کے مانند ہے، من قوم لسانه مبتدا، ان عقله خبر ہے اسی طرح من سدّد کلامه ابان فضله بمعروف منَ فعل کا متعلق ہے پھر یہ فعل جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مبتدا اسقط شکرہ خبر ہے۔

(۱۵۸) وَمَنْ اَعْجَبَ بِحِلْمِهٖ حَبِطَ اَجْرُهٗ (۱۵۹) وَمَنْ صَدَقَ فِيْ مَقَالِهٖ زَادَ فِيْ جَمَالِهٖ (۱۶۰) قَالَ بَعْضُ الْمُلُوْكِ لِوَزِيْرِهٖ: مَا خَيْرُ مَا يُرْزَقُ بِهِ الْعَبْدُ، قَالَ: عَقْلٌ يَعِيْشُ بِهٖ، قَالَ: فَاِنْ عَدِمَهٗ، قَالَ: فَاَدَبٌ يَتَحَلّٰي بِهٖ، قَالَ: فَاِنْ عَدِمَهٗ ، قَالَ: فَمَالٌ يَسْتُرُهٗ، قَالَ: فَاِنْ عَدِمَهٗ، قَالَ: فَصَاعِقَةٌ تُحْرِقُهٗ وَتُرِيْحُ الْبِلَادَ وَالْعِبَادَ مِنْهُ.

ترجمہ: (۱۵۸) اور جو شخص اپنی بردباری کی وجہ سے عجب میں مبتلا ہو گیا اس کا اجر برباد ہو گیا۔ (۱۵۹) اور جو شخص اپنی گفتگو میں سچا ہو گا اس نے اپنے جمال میں زیادتی کی۔ (۱۶۰) ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا: سب سے بہتر چیز جو بندہ کو (خدا کی طرف سے) عطا کی جاتی ہے کیا ہے؟ اس نے کہا: ایسی عقل جس سے وہ زندگی گزارے، بادشاہ نے کہا: اگر عقل نہ ہو تو؟ وزیر نے کہا: ایسے ادب جس کے ذریعہ وہ آراستہ ہو، بادشاہ نے کہا: اگر ادب بھی نہ ہو تو؟ وزیر نے کہا: تو پھر ایسا مال جو اس کو چھپائے رکھے، بادشاہ نے کہا: اگر مال بھی نہ ہو تو؟ اس پر وزیر نے کہا: کہ ایسی کڑک دار بجلی جو اس کو جلا ڈالے اور اس سے شہروں اور بندوں کو راحت پہنچائے۔

لغات: اَعْجَبَ يُعْجِبُ اِعْجَابًا (افعال) (پسند کرنا، اچھا لگنا، تکبر کرنا) حِلْمٌ (بردباری) حَبِطَ حَبْطًا (س) برباد ہونا، اَجْرٌ (ثواب، بدلہ) (ج) اُجُوْرٌ. صَدَقَ يَصْدُقُ صِدْقًا (ن) (سچ بولنا) قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً وَّمَقَالاً (ن) (کہنا) زَادَ يَزِيْدُ زِيَادَةً

(ض) زیادہ ہونا، زیادہ کرنا، جَمُلَ جَمَالاً (ک) (اچھے اخلاق یا اچھی صفت والا ہونا، خوب صورت ہونا) مَلِكٌ (بادشاہ) (ج) مُلُوْكٌ۔ بَعْضٌ (کسی چیز کا ایک جزء) (ج) اَبْعَاضٌ۔ وَزِيْرٌ (بادشاہ کا معین ومددگار، مددگار) (ج) وُزَرَاءُ، اَوْزَارٌ، وَزَرَ يَزِرُ وِزَارَةً (حسب) (وزیر بننا) وَزَرَ يَزِرُ وِزْرًا (ض) (اٹھانا) رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا (ن) (روزی دینا، روزی پہنچانا) عَبْدٌ (آدمی، بندہ، غلام) (ج) عِبَادٌ۔ عَقْلٌ (عقل) ایک روحانی نور ہے جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے (ج) عُقُوْلٌ، عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلاً (ض) (سمجھدار ہونا) عَاشَ يَعِيْشُ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ عَدِمَ يَعْدَمُ عَدَمًا (س) (گم کرنا، نیست کرنا، کم کرنا) اَدَبٌ۔ ایسا اخلاق ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکتا ہو، وہ علم جس کے ذریعہ سے آدمی بول چال اور تحریر غلطی سے محفوظ رہے (ج) آدَابٌ۔ تَحَلّٰي يَتَحَلّٰي تَحَلِّيًا (تفعل) (آراستہ ہونا) سَتَرَ يَسْتُرُ سَتْرًا (ن) (چھپانا) صَاعِقَةٌ (کڑک دار بجلی جو بہت ہی کڑک اور گرج کے ساتھ آسمان سے گرتی ہے) (ج) صَوَاعِقُ، صَعَقَ، يَصْعَقُ صَاعِقَةً (ف) (بجلی گرنا، بجلی گرانا) اَحْرَقَ يُحْرِقُ اِحْرَاقًا (افعال) (جلانا) اَرَاحَ يُرِيْحُ اِرَاحَةً (افعال) (راحت پہنچانا) بَلْدَةٌ بَلَدٌ (شہر) (ج) بِلَادٌ۔

ترکیب: من اعجب بحلمه مبتدا احبط اجره اس کی خبر من صدق في مقاله مبتدا، زاد في جماله اس کی خبر۔ قال فعل بعض الملوك فاعل، لوزيره اسي قال کا متعلق ہے پس قال مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر قول ہوا، ما استفہامیہ مبتدا خیر مضاف ما اسم موصول، یرزق فعل مجہول العبد مفعول مالم یسم فاعلہ بہ یرزق کا متعلق ہے، یہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ خبر ہے ما کی، قال فعل عقل موصوف یعیش بہ جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت مایرزق بہ العبد خبر ہے، ادب موصوف یتحلي بہ اس کی خبر ہے، اسی طرح ہیں مابعد کے جملے اور تحرقه جملہ ہوکر معطوف علیہ وتریح العباد والبلاد منه جملہ ہوکر معطوف ومعطوف علیہ صاعقه موصوف کی صفت اور موصوف وصفت خبر ہے، خیر مایرزق به العبد مبتدا محذوف کی،

اور البلاد و العباد معطوف و معطوف علیہ تریخ فعل کا مفعول ضمیر ھی تریح فعل کا فاعل منہ اس کا متعلق ہے۔

(۱۶۱) ثَمَانِیَۃٌ اِذَا اُھِیْنُوْا فَلَا یَلُوْمُوْا اِلَّا اَنْفُسَھُمْ، اَلْاٰتِیْ مَائِدَۃً لَمْ یُدْعَ اِلَیْھَا وَ الْمُتَاَمِّرُ عَلٰی صَاحِبِ الْبَیْتِ فِیْ بَیْتِہٖ وَ الدَّاخِلُ بَیْنَ اِثْنَیْنِ فِیْ حَدِیْثٍ لَمْ یُدْخِلَاہُ فِیْہِ وَالْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ وَالْجَالِسُ فِیْ مَجْلِسٍ لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ وَ الْمُقْبِلُ بِحَدِیْثِہٖ عَلٰی مَنْ لَا یَسْمَعُہٗ وَ طَالِبُ الْخَیْرِ مِنْ اَعْدَائِہٖ وَرَاجِی الْفَضْلِ مِنْ عِنْدِ اللِّئَامِ۔

ترجمہ: (۱۶۱) آٹھ آدمی جب ان کی بے عزتی کی جائے تو وہ ملامت نہ کریں مگر اپنے آپ کو، (۱) آنے والا ایسے دسترخوان پر جس کی طرف اس کو دعوت نہیں دی گئی (۲) حکم جمانے والا گھر والے پر اس کے گھر میں (۳) داخل ہونے والا دو شخصوں کے درمیان ایسی بات میں جس میں ان دونوں نے اس کو داخل نہیں کیا (۴) بادشاہ کی اہانت کرنے والا (۵) ایسی مجلس میں بیٹھنے والا جس کا وہ اہل نہیں ہے، (۶) اپنی بات کو لے کر متوجہ ہونے والا اس شخص کی طرف جو اس کو سننا نہیں چاہتا ہے (۷) اپنے دشمنوں سے بھلائی کی توقع رکھنے والا (۸) اور کمینوں سے احسان کی امید رکھنے والا۔

لغات: اَھَانَ یُھِیْنُ اِھَانَۃً (افعال) (ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا) مادہ ھَوْنٌ ہے اَھَانَ یُھِیْنُ اصل میں اَھْوَنَ یُھْوِنُ تھا پہلے میں واو متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن اس لیے واو کی حرکت ما قبل کو دے کر واو کو الف سے بدل دیا اَھَانَ ہو گیا اور یُھْوِنُ میں واو متحرک ما قبل ساکن اس لیے واو کی حرکت ما قبل کو دے دی، اب واو ساکن ما قبل مکسور اس لیے واو ساکن کو یا سے بدل دیا یُھِیْنُ ہو گیا۔ لَامَ یَلُوْمُ لَوْماً وَ مَلَاماً وَ مَلَامَۃً (ن) (ملامت کرنا) صفت فاعلی لَائِمٌ اور صفت مفعولی مَلُوْمٌ و مَلِیْمٌ۔ نَفْسٌ (ذات، خود) (ج) اَنْفُسٌ۔ اَلْاٰتِیْ اسم فاعل ہے اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَاناً (ض) (آنا) مَائِدَۃٌ (دسترخوان) (ج) مَوَائِدُ مَائِدَاتٌ، مَادَ یَمِیْدُ مَیْدًا (ض) (ہلنا، حرکت کرنا) اور چوں کہ لوگوں کے دل اس کی

طرف حرکت کرتے ہیں اس لیے مائدہ کہتے ہیں فاعِلَۃ کے وزن پر مَفْعُولَۃ کے معنیٰ میں ہے۔ اَلْمُتَاَمِّرْ (زبردستی حکم کرنے والا) تَاَمَّرَ یَتَاَمَّرُ تَاَمُّراً (زبردستی کرنا) صَحِبَ یَصْحَبُ صُحْبَۃً (س) (ساتھی ہونا، دوستی کرنا) صَاحِبٌ (ساتھی) (ج) صَحْبٌ، اَصْحَابٌ، صَحَابَۃٌ، اَدْخَلَ یُدْخِلُ اِدْخَالاً (افعال) (داخل کرنا) حَدِیْثٌ (بات، خبر) (ج) اَحَادِیْثُ، حِدْثَانٌ، حُدْثَانٌ۔ استَخَفَّ یَسْتَخِفُّ اِسْتِخْفَافًا (استفعال) (اہانت کرنا) مُسْتَخِفٌّ اسمِ فاعل کا صیغہ ہے اصل میں مُسْتَخْفِفٌ تھا دو فا ایک ساتھ جمع ہوگئی پہلی کو ساکن کر کے اس کی حرکت ماقبل کو دے دی کیوں کہ وہ ساکن ہے پھر اس فاء کا دوسری فا میں ادغام کردیا۔ السُلْطَان (بادشاہ) (ج) سَلَاطِیْن، جَالِس اسم فاعل (بیٹھنے والا) (ج) جُلُوْس جَالسونَ جَلَسَ یَجْلِسُ جُلُوْسًا (ض) (بیٹھنا) اَھْلٌ (لائق) (ج) اَھْلُوْن، اَلْمُقْبِلُ اسم فاعل ہے (متوجہ ہونے والا) اَقْبَلَ عَلَیْہِ (متوجہ ہونا) اَقْبَلَ یُقْبِلُ اِقْبَالاً (افعال) (متوجہ ہونا) حَدِیْثٌ (بات) (ج) اَحَادِیْثُ وحِدْثَانٌ، حُدْثَانٌ. طَالِبٌ (طلب کرنے والا) (ج) طَلَبَۃٌ، طُلَّابٌ. عَدُوٌّ (دشمن) (ج) اَعْدَاءٌ وَاَعَادٍ، عَدَي يَعْدُوْ عَدْوًا وَعُدْوَانًا (ن) عَلٰی (ظلم کرنا) خَیْرٌ (ج) خُیُوْرٌ (بھلائی، نیکی، مال) (ج) اَخْیَارٌ، خِیَارٌ (بہت نیکی والا) رَاجِيْ، اسم فاعل (امید رکھنے والا) رَجَایَرْجُوْ رَجَاءً (ن) (امید کرنا) اَلْفَضْلُ (احسان) (ج) فُضُوْلٌ۔ لَئِیْمٌ (کمینہ، رذیل) (ج) لِئَامٌ، لَؤُمَ یَلْؤُمُ لُؤْمًا (ک) (ذلیل ہونا، بخیل ہونا، کمینہ ہونا)

ترکیب: ثمانیۃ مبتدا، اذا حرف شرط، اُھینوا فعل مجہول، ضمیر ھم مفعول مالم یسم فاعلہ پس فعل مع مفعول جملہ ہوکر شرط، فا جزائیہ، لایلوموا فعل ضمیر ھم فاعل، احدًا مستثنیٰ منہ محذوف الاحرف استثناء انفسھم مستثنیٰ پھر مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مفعول پس فعل وفاعل ومفعول جملہ ہوکر جزا اور شرط وجزا جملہ شرطیہ ہوکر خبر ہے۔ الاٰتي شبہ فعل مائدۃ موصوف لم یدعَ فعل مجہول ضمیر ھو مفعول مالم یسم فاعلہ، الیھا لم یدعَ کا متعلق ہے، پس فعل مجہول مع مفعول ومتعلق جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت اٰتي شبہ فعل کا مفعول ہے پس

اتي شبہ فعل اپنے فاعل ضمیر هو اور مفعول کے ساتھ مل کر احدها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ المتامز ذوالحال، في بيته کائنا مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر حال، علي صاحب البيت جار ومجرور متامر کا متعلق ہے پس متامر مع حال ومتعلق ثانيها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ الداخل شبہ فعل بين مضاف اثنين موصوف لم يدخلا فعل ضمیر هما فاعل ہ ضمیر مفعول، اور فيه اس کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت مضاف اليہ اور مضاف ومضاف اليہ داخل شبہ فعل کا متعلق ہے پس شبہ فعل مع متعلق ثالثها مبتدا محذوف کی خبر ہے، بالسلطان المستخف شبہ فعل کا متعلق ہے پس شبہ فعل مع متعلق رابعها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ الجالس شبہ فعل في حرف جار مجلس موصوف، ليس فعل ناقص ضمیر هو اسم با زائدہ، اهل موصوف کائن شبہ فعل کے ساتھ له متعلق ہوکر صفت اور موصوف وصفت خبر ہے، پس ليس جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور جالس شبہ فعل کا متعلق ہوکر خامسها مبتدا محذوف کی خبر ہے، بحديثه علي من لايسمعه دونوں مقبل شبہ فعل کا متعلق ہیں، پس شبہ فعل مع متعلق سادسها مبتدا محذوف کی خبر ہے من اعدائه طالب کا متعلق ہے پس طالب مع مضاف اليہ ومتعلق سابعها مبتدا محذوف کی خبر ہے، من عند اللئام راجي کا متعلق ہے پس راجي شبہ فعل مع مضاف اليہ ومتعلق ثامنها مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ الْحِكَايَاتِ وَالنَّقْلِيَّاتِ

حكاية: (١) غَزَالٌ مَرَّةً عَطِشَ فَجَاءَ إِلٰي عَيْنِ مَاءٍ لِيَشْرَبَ، وَكَانَ الْمَاءُ فِيْ جُبٍّ عَمِيْقٍ فَنَزَلَ فِيْهِ ثُمَّ اَنَّهٗ لَمَّا رَامَ عَلَي الطُّلُوْعِ لَمْ يَقْدِرْ فَنَظَرَهُ الثَّعْلَبُ فَقَالَ لَهٗ يَااَخِيْ اَسَأْتَ فِيْ فِعْلِكَ اِذْ لَمْ تُمَيِّزْ طُلُوْعَكَ قَبْلَ نُزُوْلِكَ

دوسرا باب حکایات اور واقعات کے بیان میں

ترجمہ: (١) ایک مرتبہ ایک ہرن کو پیاس لگی، پس وہ پانی کے چشمہ کے پاس آیا تاکہ پانی پئے، پانی گہرے گڑھے میں تھا، چناں چہ وہ اس میں اتر گیا، پھر جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو نکلنے پر قادر نہ ہوسکا، اس کو لومڑی نے دیکھا تو لومڑی نے اس سے کہا: بھائی جان! تم نے برا کیا کہ تم نے اترنے سے پہلے نکلنے کی سبیل نہیں کی۔

لغات: غَزَالٌ (ہرن) (ج) غِزْلَانٌ۔ مَرَّةٌ (ایک مرتبہ) (ج) مَرَّاتٌ، مِرَارٌ۔ عَطِشَ يَعْطِشُ عَطْشًا (س) (پیاسا ہونا، پیاس لگنا) عَيْنٌ (چشمہ) (ج) عُيُوْنٌ۔ جُبٌّ (کنواں، گہرا گڑھا) (ج) أَجْبَابٌ، جِبَابٌ، جَبَبَةٌ۔ عَمِيْقٌ: صفت مشبہ (گہرا) عَمُقَ يَعْمُقُ عُمْقًا وَعَمَاقَةً (ک) (گہرا ہونا) نَزَلَ يَنْزِلُ نُزُوْلاً (ض) (نیچے آنا، اترنا) رَامَ الشَّيْئَ يَرُوْمُ رَوْمًا وَمَرَامًا (ن) (کسی چیز کا قصد کرنا، ارادہ کرنا) اَلطُّلُوْعُ: طَلَعَ يَطْلُعُ طُلُوْعًا (ف، س، ن) (اوپر ہونا، چڑھنا) لَمْ يَقْدِرْ: قَدَرَ عَلَي الشَّيْئِ يَقْدِرُ قُدْرَةً (ض) (قادر ہونا، کوئی کام کرسکنا) اَلثَّعْلَبُ (لومڑی) (ج) ثَعَالِبُ۔ اَسَأْتَ: أَسَاءَ إِسَاءَةً (افعال) (برا کرنا) أَسَاءَ فِيْ الْعَمَلِ (کسی کام میں غلطی کرنا) إِذْ حرف تعلیل بمعنی (کیوں کہ، اس لیے کہ) لَمْ تُمَيِّزْ نفی جحد بلم از تفعیل (جدا کرنا، ممتاز کرنا، الگ کرنا)

ترکیب: الباب الثاني موصوف وصفت مبتدا، الحکایات والنقلیات معطوف ومعطوف علیہ فی حرف جار کا مجرور ہوکر ثابت شبہ فعل محذوف ہے پس شبہ فعل مع متعلق خبر

ہے، حکایۃ زائدہ مبتدا، محذوف کی خبر ہے، غزال مبتدا عطش فعل ضمیر ھو فاعل، مرۃ مفعول فیہ پس فعل مع متعلق فاعل ومفعول فیہ جملہ ہوکر خبر ہے، فاء تعقیبیہ جاء فعل، ضمیر ھو فاعل، الی حرف جار، عین ماء مضاف ومضاف الیہ مجرور اور جار مجرور جاء فعل کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہوا، لیشرب میں یشرب جملہ ہوکر مجرور لہ اور جار ومجرور جاء فعل کا متعلق ہے، کان فعل ناقص الماء اسم کان حب عمیق موصوف وصفت فی حرف جار مجرور ثابتا شبہ فعل محذوف کا متعلق ہے پس ثابتا مع متعلق خبر ہے، نزل فعل ضمیر ھو فاعل اور فیہ متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، ثم حرف عطف ان حرف مشبہ بالفعل ہ ضمیر اسم ان لمارام علی الطلوع جملہ ہوکر شرط، لم یقدر جملہ ہوکر جزا، پس جملہ شرطیہ ان کی خبر ہے، نظرہ الثعلب جملہ فعلیہ ہے، قال لہ ایک جملہ فعلیہ، یا اخیر دوسرا جملہ فعلیہ، اسأت فی فعلك تیسرا جملہ فعلیہ ہے لم تمیز فعل، ضمیر انتَ فاعل، طلوعك مفعول بہ، قبل نزولك، مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ ہے، پس فعل مع فاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوا۔

حکایۃ: (۲) صَبِيٌّ مَرَّةً كَانَ يَصِيدُ الْجَرَادَ فَنَظَرَ عَقْرَبًا فَظَنَّ اَنَّهَا جَرَادَةٌ كَبِيرَةٌ فَمَدَّ يَدَهُ لِيَأْخُذَهَا ثُمَّ تَبَعَّدَ عَنْهَا فَقَالَتِ الْعَقْرَبُ لَهُ لَوْ اَنَّكَ قَبَضْتَنِي فِي يَدِكَ لَخَلَّيْتُكَ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ.

ترجمہ: (۲) ایک مرتبہ ایک بچہ ٹڈی کا شکار کر رہا تھا، پس اس نے ایک بچھو کو دیکھا اور وہ یہ سمجھا کہ وہ ایک بڑی ٹڈی ہے، چناں چہ اس نے اس کو پکڑنے کے لیے اپنے ہاتھ بڑھایا پھر اس سے دور ہوگیا، تو بچھو نے اس سے کہا کہ اگر تو مجھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا تو میں تجھ کو ٹڈی کے شکار سے رہا کر دیتا۔

لغات: صَبِيٌّ (بچہ) (ج) صِبْيَانٌ۔ يَصِيدُ: صَادَ يَصِيدُ صَيْدًا (ض) (شکار کرنا) اَلْجَرَادُ (ٹڈی) واحد جَرَادَةٌ۔ عَقْرَبٌ (بچھو) (ج) عَقَارِبُ۔ ظَنَّ يَظُنُّ ظَنًّا (ن) (گمان کرنا، خیال کرنا) مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا (ن) (دراز کرنا، پھیلانا) يَدٌ (ہاتھ) (ج) اَيْدِيٌ۔ تَبَعَّدَ يَتَبَعَّدُ تَبَعُّدًا (تفعل) (کسی چیز سے دور ہونا) قَبَضْتُ: قَبَضَ يَقْبِضُ

قبضا (ض) (پکڑنا، مٹھی میں لینا) خَلَّیتُ : خَلّٰي اَحَدًا عَنِ الشَّيئِ يُخَلِّيْ تَخلِيَةً (تفعیل) (کسی کو کسی چیز سے آزاد کرنا، رہا کرنا)

ترکیب:صبي مبتدا، کانَ فعل ناقص، ضمیر ھو اسم کان یصید فعل ضمیر ھو فاعل الجراد مفعول بہ۔ مرۃ مفعول فیہ، پس یصید جملہ ہوکر خبر کانَ ہے، نظر عقربًا جملہ فعلیہ ہے، ظنَّ فعل ضمیر ھو فاعل انَّ حرف مشبہ بالفعل ہا ضمیر اسم انّ، جرادۃ کبیرۃ موصوف وصف خبر انّ پس ان مع اسم وخبر ظنَّ فعل کا مفعول أنَّ فاعل ومفعول جو جملہ فعلیہ ہے، یاخذھا جملہ ہوکر لام حرفِ جار کا مجرور اور جار ومجرور مد فعل کا متعلق ہے پس یہ فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، ثم حرف عطف تبعدَ فعل اپنے فاعل ضمیر ھو اور اپنے متعلق عنھا کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، قالت فعل، العقرب فاعل، اور لہ متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، لو حرف شرط انَّ حرف مشبہ بالفعل کاف خطاب اسم اِنَّ قبضت فعل ضمیر انتَ فاعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول، في یدك جار ومجرور متعلق ہے پس قبضت فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہوکر شرط لخلیتك عن صید الجراد جملہ فعلیہ ہوکر جزا اور شرط وجزا مل کے جملہ شرطیہ ہے۔

حکایة: (۳) اِمْرَأَۃٌ کَانَتْ لَهَا دَجَاجَۃٌ تَبِيْضُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ بَيْضَةَ فِضَّةٍ، فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ فِيْ نَفْسِهَا اَنَا اِنْ كَثَّرْتُ فِيْ طُعْمَتِهَا تَبِيْضُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ بَيْضَتَيْنِ فَلَمَّا كَثَّرَتْ فِيْ طُعْمَتِهَا تَشَقَّقَتْ حَوْصَلَتُهَا فَمَاتَتْ.

ترجمہ: (۳) ایک عورت کے پاس ایک مرغی تھی، جو روزانہ چاندی کا ایک انڈا دیتی تھی، پس عورت نے اپنے جی میں کہا کہ اگر میں اس کی خوراک میں اضافہ کردوں تو یہ روزانہ دو انڈے دے گی چناں چہ جب اس نے اس کی خوراک میں زیادتی کی تو اس کا پوٹہ پھٹ گیا پس وہ مرگئی۔

لغات: دَجَاجَۃٌ (مرغی) (ج) دَجَاجٌ، دُجَجٌ، تَبِيْضُ: بَاضَ يَبِيْضُ بَيْضًا (ض) (انڈے دینا) اَلْبَيْضَۃُ (انڈا) (ج) بَيْضَاتٌ۔ كَثَّرْتُ، كَثَّرَ يُكَثِّرُ تَكْثِيْرًا (تفعیل)

(زیادہ کرنا، اضافہ کرنا، بڑھانا) طُعْمَةٌ (خوراک) (ج) طُعَمٌ تَشَقَّقَتْ: تَشَقَّقَ يَتَشَقَّقُ تَشَقُّقًا (تفعل) (پھٹنا) حَوْصَلَةٌ (پوٹا، پرندے کا معدہ) (ج) حَوَاصِلُ.

ترکیب: امرأة مبتدا، کانت فعل ناقص، دجاجة موصوف، تبیض فعل ضمیر هي فاعل، بيضة فضة مفعول به في كل يوم متعلق ہے تبیض کا پس تبیض مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہو کر صفت اور موصوف وصفت اسم کانت لها ثابتًا محذوف کا متعلق ہو کر خبر کانت پھر کانت مع اسم وخبر جملہ ہو کر إمرأة مبتدا کی خبر ہے۔ قالت المرأة في نفسها جملہ ہو کر قول انا مبتدا، ان كثرت في طعمتها جملہ ہو کر شرط تبیض في كل يوم بیضتین جملہ ہو کر جزا پھر شرط وجزا جملہ شرطیہ ہو کر خبر اور مبتدا وخبر ہو کر مقولہ ہے۔ لما كثرت في طعمتها جملہ ہو کر شرط تشققت حوصلتها جملہ ہو کر جواب الآ اور جزا ہے فاتعقیبیہ، ماتت فعل اپنے فاعل ضمیر هي کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

حكاية: (۴) اِنْسَانٌ مَرَّةً حَمَلَ حُزْمَةَ حَطَبٍ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا عَجَزَ وَضَجِرَ مِنْ حَمْلِهَا رَمٰي بِهَا عَنْ كَتِفِهٖ، وَدَعَا عَلٰى رُوْحِهٖ بِالْمَوْتِ، فَحَضَرَ لَهٗ شَخْصٌ قَائِلاً هُوَ لِمَاذَا دَعَوْتَنِيْ فَقَالَ لَهُ الْاِنْسَانُ دَعَوْتُكَ لِرَفْعِ هٰذِهٖ حُزْمَةَ الْحَطَبِ عَلٰى كَتِفِيْ.

ترجمہ: (۴) ایک مرتبہ ایک آدمی نے لکڑیوں کا گٹھر اٹھایا وہ اس پر بھاری ہوا، چناں چہ جب وہ بے بس ہو گیا اور اس گٹھر کے بوجھ سے تنگ دل ہو گیا تو اس کو اپنے کندھے سے پھینک دیا اور اپنے لیے موت کی بددعا کرنے لگا، پس اس کے سامنے ایک آدمی حاضر ہوا اس حال میں وہ کہہ رہا تھا کہ وہ میں ہی ہوں تم نے مجھ کو کیوں بلایا ہے؟ چناں چہ اس آدمی نے اس سے کہا میں نے تو تم کو لکڑیوں کا یہ گٹھر اپنے کندھے پر اٹھانے کے لیے بلایا ہے۔

لغات: حُزْمَةٌ (گٹھری، گٹھر) (ج) حُزَمٌ۔ حَطَبٌ (ایندھن، جلانے کی لکڑیاں) (ج) اَحْطَابٌ۔ ثَقُلَتْ، ثَقُلَ يَثْقُلُ ثِقَلاً (ک) (بوجھل ہونا، بھاری ہونا) عَجَزَ عَنِ الشَّيْءِ يَعْجِزُ عِجْزًا (ض) (عاجز ہونا، بے بس ہونا) ضَجِرَ مِنَ الشَّيْءِ يَضْجَرُ ضَجَرًا (س)

(تنگ دل ہونا) رَمٰي بِالشَّيْءِ يَرْمِيْ رَمْيًا (ض) (پھینکنا) كَتِفٌ (کاندھا) (ج) أكْتَافٌ. دَعَا عَلٰى أحَدٍ يَدْعُوْ دُعَاءً (ن) (کسی کے لیے بددعا کرنا) حَضَرَ يَحْضُرُ حُضُوْرًا (ن) (آنا، حاضر ہونا) شَخْصٌ (شخص، انسان، مرد، ذات) (ج) أشْخَاصٌ وَشُخُوْصٌ. رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا (ف) (اٹھانا)

ترکیب: انسان مبتدا، حمل فعل، ضمیر ھو فاعل، حزمة حطب مفعول بہ مرۃ مفعول فیہ ہے پھر حمل مع فاعل ومفعولین جملہ ہوکر انسان مبتدا کی خبر ہے اور ثقلت علیہ جملہ فعلیہ ہے، لَمَّا حرف شرط، عجز فعل وفاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، ضجر من حملھا، جملہ ہوکر معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ شرط، رمي فعل ضمیر ھو فاعل بھا عن کتفہ دونوں رمي کے ساتھ متعلق ہیں، پس یہ فعل مع فاعل و متعلقین جملہ ہوکر معطوف علیہ دعا فعل ضمیر ھو فاعل علي روحہ بالموت دونوں دَعَا کے متعلق ہیں، پس دعا فعل مع متعلقین جملہ ہوکر معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ جواب لمَّا ہے، حضر فعل، شخص ذوالحال، قائلاً حال پھر ذوالحال حضر فعل کا فاعل لہ حضر فعل کا متعلق ہے، پس حضر مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہے۔ ھوَ مبتدا ذا اسم اشارہ خبر ہے، لماذا میں ما استفہامیہ مبتدا، ذا خبر ہے، پس مبتدا وخبر جملہ ہوکر مجرور اور جار مجرور دعوتني فعل کا متعلق ہے، اور یہ فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، قال الانسان فاعل لہ اس کا متعلق ہے اور قال جملہ ہوکر قول، دعوت فعل کاف خطاب مفعول لام حرف جار، رفع مصدر مضاف، ھذہ مبدل منہ، حزمة الحطب، بدل پھر بدل ومبدل مضاف الیہ اور علي کتفي. رفع مصدر کا متعلق ہے، پس رفع مصدر مع متعلق مضاف الیہ مجرور اور جار مجرور دعوت فعل کا متعلق اور فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہے۔

حكاية: (٥) سُلَحْفَاةٌ وَأَرْنَبٌ مَرَّةً تَسَابَقَتَا فِي الْعَدْوِ وَجَعَلَتَا الْحَدَّ بَيْنَهُمَا الْجَبَلَ لِتَسَابَقَتَا إلَيْهِ، فَأَمَّا الأَرْنَبُ فَلِأَجْلِ دَلِّهَا وَخِفَّتِهَا وَسُرْعَتِهَا تَوَانَتْ فِي الطَّرِيْقِ وَنَامَتْ، وَأَمَّا السُّلَحْفَاةُ فَلِأَجْلِ ثِقْلِ

طَبِيعَتِهَا لَمْ تَكُنْ تَسْتَقِرُّ وَلَا تَتَوَانٰي فِي الْجَرْيِ فَوَصَلَتْ اِلَي الْجَبَلِ، فَعِنْدَ مَا اسْتَيْقَظَتِ الْأَرْنَبُ مِنْ نَوْمِهَا وَجَدَتِ السُّلَحْفَاةَ قَدْ سَبَقَتْ فَنَدِمَتْ حَيْثُ لَمْ تَنْفَعْهَا النَّدَامَةُ.

ترجمہ: (۵) ایک کچھوے اور خرگوش نے ایک مرتبہ دوڑنے میں مقابلہ کیا اور دونوں نے اپنے درمیان پہاڑ کو حد مقرر کیا تا کہ دونوں اس تک دوڑیں، بہر حال خرگوش تو اس نے اپنے فخر کرنے، ہلکا پھلکا ہونے اور تیز رفتار ہونے کی وجہ سے راستہ میں سستی اور لاپرواہی کی اور سو گیا، رہا کچھوا تو وہ اپنے جسم کے بھاری ہونے کی وجہ سے نہ تو راستہ میں ٹھہرا اور نہ دوڑنے میں سستی کی، پس وہ پہاڑ تک پہنچ گیا، پس جس وقت خرگوش اپنی نیند سے بیدار ہوا تو اس نے کچھوے کو پایا اس حال میں کہ وہ سبقت لے گیا ہے، پس اس وقت وہ شرمندہ ہوا جب کہ شرمندگی نے اس کو کوئی نفع نہیں پہنچایا۔

لغات: سَلَحْفَاةٌ (کچھوا) (ج) سَلَاحِف۔ اَرْنَب (خرگوش) (ج) اَرَانِب. تَسَابَقَتَا: از باب تفاعل فعل ماضی معروف مثبت صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (مقابلہ کرنا، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنا، سبقت کرنا) اَلْعَدْوُ: عَدَا يَعْدُوْ عَدْوًا (ن) (دوڑنا) اَلْحَدُّ (حد، انتہا) (ج) حُدُوْد. دَلَّتِهَا: دَلَّتِ الْمَرْأَةُ عَلٰي زَوْجِهَا دَلَالاً (ض) (عورت کا اپنے خاوند کو نخرے دکھانا، ناز کرنا) خِفَّتِهَا: خَفَّ الشَّيْئُ خَفًّا وَخِفَّةً (ض) (ہلکا ہونا) سُرْعَةٌ: سَرُعَ (ک) مصدر ہے (تیز رفتار ہونا) تَوَانَتْ: تَوَانٰي فِي الْعَمَلِ تَوَانِيًا (تفاعل) (کام میں سستی کرنا) اَلطَّرِيْقُ: بروزن فَعِيْل، مَطْرُوْق اسم مفعول کے معنی میں ہے (کوٹا ہوا، سڑک سے زیادہ لمبا اور چوڑا کشادہ راستہ) (ج) طُرُق جمع الجمع طُرُقَات، طَرَقَ يَطْرُقُ طَرْقًا (ن) (کوٹنا) راستہ پر چلنے والے چوں کہ اپنے پیروں سے اسے کوٹتے اور روندتے ہیں اس لیے اس کو عربی میں طریق کہا جاتا ہے۔ نَامَتْ: نَامَ يَنَامُ نَوْمًا وَنِيَامًا (س) (سونا) ثَقُلَ (ک) (بھاری ہونا، وزنی ہونا) تَسْتَقِرُّ: اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا (استفعال) (قرار پانا، ٹھہرنا) اَلْجَرْيُ: جَرٰي يَجْرِيْ جَرْيًا (ض)

(دوڑنا) وَصَلَتْ: وَصَلَ يَصِلُ وُصُوْلاً (ض) (کسی جگہ پہنچنا) اَلْجَبَلُ (پہاڑ) (ج) جِبَالٌ ۔اِسْتَيْقَظَ يَسْتَيْقِظُ اِسْتِيْقَاظًا (استفعال) (نیند سے بیدار ہونا، جاگنا) وَجَدَ يَجِدُ وُجُوْدًا وَ وِجْدَانًا (ض) (پانا) سَبَقَتْ (ض) (آگے بڑھنا)

ترکیب: سلحفاة وأرنب، معطوف ومعطوف علیہ مل کر مبتدا، تسابقتا في العدد ومرةً جملہ ہوکر خبر ہے، الحد جعلنا فعل کا مفعول اوّل اور الجبل مفعول ثانی ہے اور تسابقتا اليه جملہ لام جارہ کا مجرور اور جار ومجرور جعلتا فعل کا متعلق ہے، دلتها خفتها سرعتها، تینوں معطوف ومعطوف علیہ اجل مضاف کے مضاف الیہ پھر مضاف ومضاف الیہ لام جارہ کا مجرور اور جار ومجرور توانت فعل کا متعلق ہے اور في الطريق بھی اسی کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل ومتعلقین جملہ ہوکر معطوف علیہ اور نامت جملہ ہوکر معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ اور الأرنب مبتدا کی خبر ہے۔ لاجل ثقل طبيعتها جار ومجرور لم تكن تستقر فعل کا متعلق ہے، پھر یہ فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر معطوف علیہ لاتتوافي في الجري جملہ ہوکر معطوف ہے، پھر معطوف ومعطوف علیہ اما السلحفاة مبتدا کی خبر ہے، وصلت فعل ضمير هي فاعل، الي الجبل متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے ما اسم موصول اور استيقظت الارنب من نومها جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ عند کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ وجدت فعل کا متعلق ہے اور وجدت فعل ضمير هي فاعل، السلحفاة مفعول اوّل، قد سبقت جملہ ہوکر مفعول ثانی ہے پس یہ فعل مع فاعل ومفعولین ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، ندمت، وفعل ضمير هي فاعل حيث مضاف لم تنفع فعل الندامة فاعل ها ضمير مفعول پھر یہ فعل جملہ ہوکر مضاف الیہ اور مضاف الیہ ندمت فعل کا متعلق اور یہ فعل مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہے۔

حكاية: (٦) رَجُلٌ اَسْوَدُ نَزَعَ يَوْمًا ثِيَابَهُ، وَاَخَذَ الثَّلْجَ وَاَقْبَلَ يَغْرُكُ بِهِ جِسْمَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: لِمَا ذَا تَغْرُكُ جِسْمَكَ بِالثَّلْجِ؟ فَقَالَ: لَعَلِّي اَبْيَضُ، فَاَتَي رَجُلٌ حَكِيْمٌ وَقَالَ لَهُ: يَا هٰذَا لَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ لِاَنَّهُ يُمْكِنُ

اَنَّ جِسْمَكَ يَسْوَدُ الثَّلْجَ وَهُوَ لَايَرُدُّ السَّوَادَ.

ترجمہ: (٦) ایک حبشی نے ایک روز اپنے کپڑے اتارے اور برف لیا اور اس سے اپنے جسم کو رگڑنے لگا، چناں چہ اس سے کہا گیا کہ تو اپنے جسم کو برف سے کیوں رگڑ رہا ہے؟ تو اس نے کہا شاید کہ میں گورا ہو جاؤں، پس ایک عقلمند آدمی آیا اور اس نے اس حبشی سے کہا اپنے آپ کو مت تھکا، اس لیے کہ ممکن ہے کہ تمہارا جسم برف کو سیاہ کر دے اور وہ برف سیاہی کو دور نہیں کرے گا۔

لغات: اَسْوَدُ: نقیض اَبْیَضُ (سیاہ) سَوِدَ یَسْوَدُ سَوَدًا (س) (سیاہ فام ہونا) (ج) سُوْدٌ. نَزَعَ لِبَاسَهٗ عَنِ الْجِسْمِ یَنْزِعُ نَزْعًا (ض) (کپڑے اتارنا) ثِیَاب: واحد ثَوْبٌ (کپڑا) الثَّلْجُ (برف) (ج) ثُلُوْجٌ. اَقْبَلَ یہاں اَقْبَلَ افعال مقاربہ میں سے ہے جو شروع فی الفعل کے لیے ہے، اَقْبَلَ یَفْعَلُ کَذَا (وہ ایسا کرنے لگا) یَعْرُكُ: عَرَكَ الْجِلْدَ وَنَحْوَهٗ یَعْرُكُ عَرْكًا (ن) (رگڑنا) اَبْیَضُّ از باب افعال فعل مضارع مثبت معروف صیغہ واحد متکلم، اِبْیَضَّ یَبْیَضُّ اِبْیِضَاضًا (افعلا) (سفید ہونا) لَا تُتْعِبْ: فعل نہی صیغہ واحد مذکر حاضر از باب افعال، اَتْعَبَ اِتْعَابًا (مشقت میں ڈالنا) یَسْوِدُ: سَوَّدَ الشَّیْءَ یَسْوِدُ تَسْوِیْدًا (تفعیل) (کالا کرنا) لَایَرُدُّ: رَدَّ الشَّیْءَ یَرُدُّ رَدًّا وَرِدَّةً (ن) (ہٹانا) اَلسَّوَادُ (مصدر) (سیاہی)

ترکیب: رجل اسود موصوف وصفت مبتدا، نزع فعل اپنے فاعل ضمیر ھو اور اپنا مفعول بہ ثیابہ اور اپنے مفعول بہ یوما کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ اور اخذ الثلج جملہ ہو کر معطوف اوّل، اور اقبل یعرك فعل اپنا فاعل ضمیر ھو اور اپنا مفعول بہ جسمہ اور اپنے متعلق بہ کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر معطوف ثانی ہے، پس معطوف علیہ معطوفین کے ساتھ مل کر خبر ہے مبتدا کی، پس مبتدا و خبر جملہ اسمیہ ہے، قیل فعل مجہول لہ اس کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے، پس فعل مجہول مع مفعول مالم یسم فاعلہ جملہ ہو کر قول تعرك فعل ضمیر اپنے فاعل جسمك مفعول بہ بالثلج اور لما ذا دونوں تعرك کے ساتھ متعلق ہیں، پس تعرك مع

فاعل ومفعول ومتعلقین جملہ ہوکر مقولہ ہے، قال فعل ضمیر ھو فاعل لعل حرف مشبہ بالفعل یائے متکلم اسم لعلّ ابیض فعل اپنے فاعل ضمیر انا کے ساتھ جملہ ہوکر قول، یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل ھذا منادی ہے، پس یا مع منادی جملہ فعلیہ ہے، لاتتعب فعل ضمیر انْتَ فاعل نفسك مفعول بہ ہے، لام حرف جار، انَّ حرف مشبہ بالفعل ۃ ضمیر اسم یمکن فعل انَّ حرف مشبہ بالفعل جسمك اسم، یسو د الثلج جملہ ہوکر خبر ہے، پھر انَّ جملہ ہوکر یمکن فعل کا، فاعل ہے اور یمکن مع جملہ ہوکر انَّ کی خبر ہے اور ان جملہ ہوکر مجرور اور مجرور لاتتب فعل کا متعلق ہے، پس فعل مع فاعل ومفعول متعلق جملہ ہوکر مقولہ ہے ھو مبتدا، لایر د السواد جملہ ہوکر خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر الثلج مفعول سے حال ہے۔

حکایة: (٧) اَسَدٌ شَاخَ وَضَعُفَ وَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ الْوُحُوْشِ فَاَرَادَ اَنْ یَّحْتَالَ لِنَفْسِهٖ فِي الْمَعِیْشَةِ فَتَمَارَضَ وَاَلْقٰي نَفْسَهٗ فِيْ بَعْضِ الْمَغَائِرِ، وَکَانَ کُلَّمَا اَتَاهُ شَیْءٌ مِّنَ الْوُحُوْشِ لِیَعُوْدَهٗ اِفْتَرَسَهٗ دَاخِلَ الْمَغَارَةِ وَاَکَلَهٗ، فَاَتَي الثَّعْلَبُ اِلَیْهِ، فَوَقَفَ عَلٰی بَابِ الْمَغَارَةِ مُسَلِّمًا عَلَیْهِ قَائِلاً لَهٗ کَیْفَ حَالُكَ یَاسَیِّدَ الْوُحُوْشِ؟ فَقَالَ لَهُ الْاَسَدُ: لِمَا لَاتَدْخُلُ یَا اَبَا الْحُصَیْنِ، فَقَالَ الثَّعْلَبُ: سَیِّدِيْ قَدْ کُنْتُ عَزَلْتُ عَلٰی ذٰلِكَ غَیْرَ اَنَّنِيْ اَرٰي عِنْدَكَ آثَارَ اَقْدَامٍ کَثِیْرَةٍ قَدْ دَخَلُوْا وَلَا اَرٰي اَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ.

ترجمہ: (٧) ایک شیر بوڑھا اور کمزور ہوگیا اور وہ جنگلی جانوروں میں سے کسی کے شکار پر قادر نہیں رہا، پس اس نے اپنی زندگی گزارنے کے لیے تدبیر کرنے کا ارادہ کیا، چناں چہ وہ بہ تکلف بیمار پڑ گیا اور اپنے آپ کو ایک گڑھے میں ڈال دیا، اور جب جب جنگلی جانوروں میں سے کوئی اس کے پاس آتا تاکہ اس کی عیادت کرے تو وہ گڑھے کے اندر اس کا شکار کر لیتا، اور اس کو چٹ کر جاتا، پس اس کے پاس لومڑی آئی، چناں چہ وہ گڑھے کے دروازہ پر کھڑی ہوگئی، اس کو سلام کرتے ہوئے اور اس کو کہتے ہوئے، اے جنگلی

جانوروں کے سردار آپ کا کیا حال ہے؟ تو شیر نے اس سے کہا اے ابوالحصین تم کیوں نہیں داخل ہوتے ہو؟ تو لومڑی نے کہا تحقیق کہ میں نے اس پر پختہ ارادہ کیا تھا علاوہ اس کے کہ میں دیکھ رہی ہوں تمہارے پاس بہت زیادہ قدموں کے نشانات کہ وہ داخل ہوئے اور میں نہیں دیکھ رہی ہوں کہ ان میں سے کوئی نکلا۔

لغات: أَسَدٌ (شیر) نر اور مادہ دونوں کے لیے آتا ہے۔ (ج) أَسَادٌ وَأَسْوَدٌ، أُسْدٌ وَأُسُدٌ. شَاخَ: شَاخَ فُلَانٌ شَيْخًا وَشُيُوْخًا وَشُيُوْخَةً وَشَيْخُوْخَةً (ض) (بوڑھا ہونا) ضَعُفَ: ضَعُفَ أَحَدٌ يَضْعُفُ ضُعْفًا (ک) (کمزور ہونا، دبلا ہونا) اَلْوُحُوْشُ: واحد وَحْشٌ، وَحْشِيٌّ (خشکی کے ناموس جانور، جنگلی جانور، درندے) أَرَادَ يُرِيْدُ إِرَادَةً (افعال) (ارادہ کرنا، چاہنا، خواہش کرنا) يَحْتَالُ: اِحْتَالَ فُلَانٌ يَحْتَالُ اِحْتِيَالاً (افتعال) (چال چلنا، حیلہ کرنا، تدبیر کرنا) يَحْتَالُ اصل میں يَحْتَوِلُ تھا، يَفْتَعِلُ کے وزن پر، واو متحرک ما قبل مفتوح ہے بقاعدہ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا، يَحْتَالُ ہوگیا۔ اَلْمَعِيْشَةُ (روزینہ) کھانا پینا، آمدنی وغیرہ اسباب زندگی، ذریعہ گزر بسر (ج) مَعَايِشُ، عَاشَ، يَعِيْشُ عَيْشًا وَعِيْشَةً (ض) (زندگی گزارنا، جینا) تَمَارَضَ: تَمَارَضَ فُلَانٌ تَمَارُضًا (تفاعل) (بیمار بننا) أَلْقَى الشَّيْئَ إِلْقَاءً (افعال) (ڈالنا) اَلْمَغَائِرُ: اَلْمَغَارُ وَالْمَغَارَةُ کی جمع ہے (پہاڑ کا غار، کھوہ) اَلْمَغَارُ کی جمع مَغَارَاتٌ ہے۔ أَتَاهُ: أَتَى أَحَدًا إِلَيْهِ أَتْيًا وَإِتْيَانًا (ض) (کسی کے پاس آنا، حاضر ہونا) يَعُوْدُ: عَادَ الْعَلِيْلَ عَوْدًا وَعِيَادَةً (ض) (بیمار کی مزاج پرسی کرنا، عیادت کرنا) اِفْتَرَسَ: اِفْتَرَسَ يَفْتَرِسُ اِفْتِرَاسًا (افتعال) (شکار کو پھاڑ ڈالنا) دَاخِلٌ (اندر، ہر چیز کا اندرونی حصہ) وَقَفَ يَقِفُ وُقُوْفًا (ض) (بیٹھے ہوئے کا کھڑا ہونا، چلنے کے بعد کھڑا ہونا، رکنا) مُسَلِّمًا عَلَيْهِ: اسم فاعل صیغہ واحد مذکر از باب تفعیل (سلام کرنے کی حالت میں، سلام کرتے ہوئے) سَلَّمَ عَلٰى أَحَدٍ تَسْلِيْمًا وَسَلَامًا (تفعیل) (کسی کو سلام کرنا) قَائِلاً لَهُ: اسم فاعل، قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً (ن) (کہنا، بات کرنا) أَبَا الْحُصَيْنِ: لومڑی کی کنیت ہے۔ عَوَّلْتُ: عَوَّلَ عَلٰى أَمْرٍ

تَعْوِيلاً (تفعیل) (کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا) اَقْدَامٌ واحد قَدَمٌ (پاؤں) مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ آثَارٌ واحد اَثَرٌ (نشان، اثر)

ترکیب: شاخ فعل ضمیر ھو فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ضعف جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور لم یقدر اپنے فاعل ضمیر ھو اور علي شيء من الوحوش، دونوں متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر معطوف پھر معطوف علیہ مع معطوفین اسد مبتدا کی خبر ہے، ان یختال فعل ضمیر ھو فاعل اور لنفسه في المعیشة دونوں متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر اراد فعل کا مفعول ہے، پس فعل مع فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوا تمارض جملہ فعلیہ معطوف علیہ القي فعل ضمیر ھو فاعل لنفسه مفعول به في بعض المغائر متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر معطوف ہے۔ کان کلما اتاہ فعل ہ ضمیر مفعول شيء موصوف من الوحوش کائن کے ساتھ متعلق ہو کر صفت پھر موصوف وصفت فاعل ہے اتاہ فعل کا۔ لیعودہ میں لام حرف جار یعودہ جملہ ہو کر مجرور اور جار مجرور اتاہ فعل کا متعلق ہے پھر کلما اتاہ فعل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہو کر شرط، افترس فعل ضمیر ھو فاعل ہ ضمیر مفعول داخل المغارة مضاف ومضاف الیہ مفعول فیہ ہے پھر فعل مع فاعل ومفعولین جملہ ہو کر جزا ہے اور اکلہ جملہ ہو کر افترسہ پر عطف ہے، أتی الثلعلب الیہ جملہ ہو کر معطوف علیہ فا حرف عطف، وقف فعل ضمیر ھو ذوالحال، مسلماً علیه قائلاً له معطوف ومعطوف علیہ مل کر حال علي باب المغارة وقف فعل کا متعلق ہے حالك مبتدا مؤخر، کیف استفہامیہ خبر مقدم ہے، یا سید الوحوش میں یا حرف ندا مع منادی جملہ فعلیہ ہے۔ قال له الاسد میں له قالَ کا اور لما لاتدخلُ میں لِمَا تدخل کا متعلق ہے، علي ذلك عوّلتُ فعل کا متعلق ہے، ازي فعل ضمیر انا فاعل، عندك ازي فعل کا متعلق ہے۔ آثار اقدام کثیرة ازي فعل کا مفعول اوّل، قد دخلوا جملہ ہو کر معطوف ثانی ہے۔ واحد أن خرج فعل کا فاعل ہے، منهم خرج کا متعلق ہے ان خرج فعل مع فاعل اور متعلق جملہ ہو کر لا ازی فعل کا مفعول ہے۔

حکایۃ: (۸) اَسَدٌ مَرَّةً وَجَدَ اِنْسَانًا عَلَي الطَّرِيْقِ فَجَعَلَا يَتَشَاجَرَانِ بِالْكَلَامِ عَلَي الْقُوَّةِ وَشِدَّةِ الْبَأْسِ، وَالْاَسَدُ يَطِيْبُ فِيْ شِدَّتِهٖ وَبَأْسِهٖ، فَنَظَرَ الْاِنْسَانُ عَلٰى حَائِطٍ صُوْرَةَ رَجُلٍ وَهُوَ يَخْنُقُ الْاَسَدَ، فَضَحِكَ الْاِنْسَانُ، فَقَالَ لَهُ الْاَسَدُ: لَوْ كَانَ السِّبَاعُ مُصَوِّرِيْنَ مِثْلَ بَنِيْ آدَمَ لَمْ يَقْدِرِ الْاِنْسَانُ اَنْ يَخْنُقَ سَبُعًا بَلْ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى عَكْسِ ذٰلِكَ.

ترجمہ: (۸) ایک مرتبہ ایک شیر نے ایک انسان کو راستہ میں پایا پس دونوں بات چیت کے ذریعہ آپس میں جھگڑنے لگے، طاقت وقوت کی زیادتی پر، شیر اپنی طاقت وقوت پر نازاں تھا، پس انسان نے ایک دیوار پر ایک آدمی کی تصویر دیکھی جو شیر کا گلا گھونٹ رہا تھا، انسان ہنسا، تو شیر نے اس سے کہا کہ اگر بنی آدم کی طرح تصویر بنانے والے درندے ہوتے تو انسان قادر نہ ہوتا کہ وہ کسی درندے کا گلا گھونٹے بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا۔

لغات: جَعَلَا (ف) فعل ماضی مثبت معروف صیغہ تثنیہ مذکر غائب، یہاں جَعَلَ افعال مقاربہ میں سے ہے جو شروع فی الفعل کے لیے کہا جاتا ہے، جَعَلَ يَفْعَلُ كَذَا (وہ ایسا کرنے لگا) يَتَشَاجَرَانِ: تَشَاجَرَ الشَّيْئُ تَشَاجُرًا (تفاعل) (متداخل ہونا، ایک دوسرے میں گھسنا) جیسے: تَشَاجَرَتِ الرِّمَاحُ، تَشَاجَرَ الْقَوْمُ (باہم لڑنا، جھگڑنا) اَلْقُوَّةُ (طاقت) قَوِيَ يَقْوٰي قُوَّةً (س) (طاقت ور ہونا، کام کی طاقت رکھنا، قادر ہونا) شِدَّةُ الْبَأْسِ (جنگ کی سختی) شِدَّةٌ (سختی، طاقت) شَدَّ الشَّيْئُ يَشِدُّ شِدَّةً (ض) (سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا) اَلْبَأْسُ (جنگ، لڑائی) (ج) اَبْؤُسٌ، بَؤُسَ بَأْسًا وَبَأْسَةً (ک) (مضبوط وسخت ہونا، بہادر ہونا) يَطِيْبُ: طَابَ الشَّيْئُ يَطِيْبُ طِيْبًا وَطِيْبَةً (ض) (اچھا ہونا، عمدہ ہونا) حَائِطٌ (دیوار، باغ) (ج) حِيْطَانٌ وَحَوَائِطُ، حَاطَ الْقَوْمُ بِالْبَلَدِ يَحُوْطُ حَوْطًا وَحِيْطَةً وَحَيْطَةً (ن) (گھیراؤ کرنا، گھیرنا) صُوْرَةٌ (شکل، حلیہ، تصویر، مجسمہ) (ج) صُوَرٌ. يَخْنُقُ: خَنَقَ يَخْنُقُ خَنْقًا (ن) (گلا گھونٹنا، سانس روکنا، گلا

گھونٹ کر دم نکالنا) السِبَاعُ: سَبُع کی جمع ہے (درندہ، پھاڑ کھانے والا جانور) جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ، سَبُعٌ کی جمع اَسْبُع بھی آتی ہے۔ مُصَوِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر تصویر سے صَوَّرَ الشَّیْئَ یُصَوِّرُ تَصْوِیْرًا (تفعیل) (تصویر بنانا، فوٹو کھینچنا)

ترکیب: وجد فعل ضمیر ھُوَ فاعل، انسانا مفعول بہ مرۃ مفعول فیہ، اور علی الطریق متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر اسد مبتدا کی خبر ہے، جعل یشاجران فعل ضمیر ھما فاعل، بالکلام متعلق اوّل علی القوۃ معطوف علیہ شدۃ البأس معطوف پھر معطوف علیہ مجرور جار مجرور متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل و متعلقین کے ساتھ جملہ فعلیہ ہے۔ الاسد مبتدا یطیب فی شدتہ و باسہ جملہ خبر ہے، نظر فعل الانسان فاعل علی حائطٍ نظر فعل کا متعلق صورۃ مضاف، رجل ذوالحال واو حالیہ ھو مبتدا یختنق الاسد جملہ ہوکر خبر پھر مبتدا و خبر جملہ ہوکر حال اور حال وذوالحال مضاف الیہ اور مضاف و مضاف الیہ مفعول بہ، پس نظر فعل اپنے فاعل متعلق مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا مثل، بنی ادم بدل ہے، مصورین مبدل منہ سے پس دونوں مل کر کانَ کی خبر اور السباع کان کا اسم ہے، پس کان مع اسم و خبر جملہ ہوکر شرط لم یقدر فعل الانسانُ فاعل، ان یخیق سبعًا جملہ ہوکر مفعول ہے پس یہ فعل مع فاعل و مفعول جملہ ہوکر جزا ہے، ہل حرف عطف کان فعل ناقص الامز اسم کان علی عکس ذٰلک ثابتاً کے ساتھ متعلق ہوکر خبر کان ہے۔

حکایۃ: (۹) صَبِیٌّ مَرَّۃً رَمٰی نَفْسَہٗ فِیْ نَهْرِ مَاءٍ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ عِلْمٌ بِالسِّبَاحَةِ فَاَشْرَفَ عَلَی الْغَرْقِ فَاسْتَعَانَ بِرَجُلٍ عَابِرٍ فِی الطَّرِیْقِ فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ وَجَعَلَ یَلُوْمُهٗ عَلٰی نُزُوْلِهٖ فِی النَّهْرِ، فَقَالَ لَهُ الصَّبِیُّ: یَا هٰذَا خَلِّصْنِیْ اَوَّلًا مِنَ الْمَوْتِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ لُمْنِیْ۔

ترجمہ: (۹) ایک لڑکے نے ایک مرتبہ اپنے آپ کو پانی کی ایک نہر میں پھینک دیا حالاں کہ اس کو تیرنے کا علم نہیں تھا پس وہ ڈوبنے کے قریب ہوگیا، تو اس نے راستہ میں گزرتے ہوئے ایک شخص سے مدد طلب کی، پس وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو نہر

میں اترنے پر لعنت وملامت کرنے لگا، تو لڑکے نے اس سے کہا: اے شخص پہلے مجھ کو موت سے چھٹکارا دلا اس کے بعد مجھ کو ملامت کر۔

لغات: رَمٰی، رَمْیًا (پھینکنا) (ض) نَهْر (دریا، ندی، نہر) (ج) أَنْهَار وَأَنْهُر وَنُهُر.
عَلَمَ: عَلِم يَعْلَمُ (س) کا مصدر ہے، عَلِمَ الشَّيئَ وَبِه عِلْمًا (س) (خوب جاننا) اَلسِّبَاحَةُ (تیراکی) سَبَحَ بِالنَّهْرِ وَفِيْهِ يَسْبَحُ سِبَاحَةً (ف) (تیرنا) اَشْرَفَ عَلَيْهِ اِشْرَافًا (افعال) (قریب ہونا) کہا جاتا ہے۔ اَشْرَفَ الْمَرِيْضُ عَلَي الْمَوْتِ مریض موت کے قریب پہنچ گیا، . اَلْغَرَقُ: غَرِقَ يَغْرَقُ فِيْ الْمَاءِ غَرَقًا (س) (ڈوبنا) اِسْتَعَانَ: اِسْتَعَانَ فُلَانًا وَبِه يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً (استفعال) (مدد طلب کرنا، امداد چاہنا) عَابِرٍ فِي الطَّرِيْقِ (راستہ میں گزرتے ہوئے چلنے والا، راہ گیر) عَبَرَ الطَّرِيْقَ يَعْبُرُ عَبْرًا وَعُبُوْرًا (ن) (راستہ طے کرنا، پار کرنا) اَقْبَلَ اِلَيْهِ اِقْبَالاً (افعال) (کسی کی طرف متوجہ ہونا) خَلِّصْنِيْ: خَلَّصَ فُلَانًا تَخْلِيْصًا (تفعیل) (نجات دلانا، جان بچانا، آزاد کرنا)

ترکیب: رمی فعل اپنے فاعل ضمیر هو اور اپنے مفعول بہ نفسه اور اپنے متعلق في نهر ماء اور اپنے مفعول فیہ مرةً کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر صبيٌ مبتدا کی خبر ہے، علم بالشباحة لم تكن کا اسم اور له اس کی خبر ہے اشرف اپنا فاعل ضمیر هو اور اپنا متعلق علي الغرق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، استعان فعل ضمیر هو فاعل باحرف جار، رجل موصوف عابرٍ شبہ فعل في الطريق شبہ فعل کا متعلق ہے پھر فعل مع متعلق صفت اور صفت موصوف مجرور اور جار مجرور استعان کا متعلق ہے پس وہ مع فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوا، جعل يلوم فعل ضمیر هو فاعل ہ ضمیر مفعول، علي نزوله اس کا متعلق ہے، اور في النهر نزول مصدر کے ساتھ متعلق ہے پس نزول مع متعلق ومضاف الیہ مجرور اور جار مجرور جعل يلوم کا متعلق ہے قال له الصبيُ ایک جملہ يا هذا دوسرا جملہ خلّصني اولاً من الموت، تیسرا جملہ لمني بعد ذلك چوتھا جملہ ہے۔

حكاية: (۱۰) قِطٌّ مَرَّةً دَخَلَ عَلٰى دُكَّانِ حَدَّادٍ فَاَصَابَ الْمِبْرَدَ الْمَرْمِيَّ فَاَقْبَلَ يَلْحَسُهُ بِلِسَانِهٖ وَيَسِيلُ مِنْهُ الدَّمُ وَهُوَ يَبْلَعُهُ وَيَظُنُّ اَنَّهُ مِنَ الْمِبْرَدِ اِلٰى اَنْ فَنِيَ لِسَانُهٗ وَمَاتَ.

ترجمہ: (۱۰) ایک مرتبہ ایک بلی کسی لوہار کی دوکان میں داخل ہوئی پس اس کو پڑی ہوئی ریتی ملی تو وہ اس کو اپنی زبان سے چاٹنے لگی، زبان سے خون نکلنے لگا، اور وہ اس خون کو نگل جاتی اور گمان کرتی رہی کہ یہ خون ریتی کا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان گھس کر ختم ہوگئی اور وہ مرگئی۔

لغات: قِطٌّ (بلا) (ج) قِطَاطٌ، قِطَطَةٌ، قِطَّةٌ (بلی) دَخَلَ الْمَكَانَ وَنَحْوَهٗ وَفِيْهِ يَدْخُلُ دُخُوْلاً (ن) (اندر جانا، داخل ہونا) دَخَلَ الدَّارَ کی اصل ہے۔ دَخَلَ فِي الدَّارِ، محذوف فِيْ دخول مکانی کے لیے زیادہ مستعمل ہے اور فِي کے ساتھ دخول معنوی کے لیے زیادہ مستعمل ہے، دخول مکانی جیسے: دَخَلَ الْمَسْجِدَ، دَخَلَ الدُّكَّانَ دخول معنوی جیسے: دَخَلَ فِي السِّلْمِ. دُكَّانٌ (دکان) (ج) دَكَاكِيْنُ. حَدَّادٌ (لوہار، لوہا فروخت کرنے والا) اَصَابَ: اَصَابَ الشَّيْءَ اِصَابَةً (افعال) (پالینا) اَلْمِبْرَدُ (ریتی، رندا) (ج) مَبَارِدُ، بَرَدَ يَبْرُدُ بَرْدًا (ن) (لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسنا) مِبْرَدٌ اسم آلہ ہے۔ اَلْمَرْمِيُّ (پھینکا ہوا) مَرْمِيٌّ (ض) سے اسم مفعول، يَلْحَسُهٗ: لَحِسَ الْاِنَاءَ يَلْحَسُ لَحْسًا (س) برتن کو انگلی سے چاٹنا یا زبان سے چاٹنا، يَسِيْلُ: سَالَ، يَسِيْلُ سَيْلاً (ض) (بہنا) بَلَعَ يَبْلَعُ بَلْعًا (س، ف) (نگلنا) فَنِيَ الشَّيْءُ يَفْنٰى فَنَاءً (س) (ناپید ہونا، ختم ہونا، معدوم ہوجانا)

ترکیب: دخلَ فعل ضمیر هو فاعل اور اپنے متعلق علي دكّان حدادٍ، اور اپنے مفعول فیہ مرةً کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر قطٌّ مبتدا کی خبر ہے، اصاب فعل ضمیر هو، فاعل، المبرد المرمي موصوف وصفت مفعول ہے اقبل يلحس فعل ضمیر ہو، فاعل ہٗ ضمیر مفعول بلسانه اس کا متعلق ہے، يسيل فعل منه اس کا متعلق اور الدمُ فاعل ہے، ہو مبتدا يبلع فعل ضمیر هو

ذوالحال، ہ ضمیر مفعول، واو حالیہ یظن فعل ضمیر ھو فاعل، انّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اسم انّ من المبرد، کائن کے ساتھ متعلق ہوکر خبر انّ پھر انّ مع اسم وخبر جملہ ہوکر مفعول یظنّ اور یظنّ مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر حال اور حال وذوالحال یبلغ فعل کا فاعل ہے اور یہ فعل جملہ ہوکر ھو مبتدا کی خبر ہے اور الی ان فنی لسانہ جار مجرور جعل یلحس فعل کا متعلق ہے۔

حکایة: (۱۱) حَدَّادٌ كَانَ لَهُ كَلْبٌ وَكَانَ لَا يَزَالُ نَائِمًا مَادَامَ الْحَدَّادُ يَعْمَلُ شُغْلاً فَإِذَا كَانَ يَرْفَعُ الْعَمَلَ وَيَجْلِسُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيَأْكُلُوْا خُبْزًا يَسْتَيْقِظُ الْكَلْبُ، فَقَالَ الْحَدَّادُ يَوْمًا لِلْكَلْبِ يَا عَدِيْمَ الْحَيَاءِ لِأَيِّ سَبَبٍ صَوْتُ الْمِرْزَبَةِ الَّذِيْ يُزَعْزِعُ الْأَرْضَ لَايُوْقِظُكَ وَصَوْتُ الْمَضْغِ الْخَفِيِّ الَّذِيْ لَا يُسْمَعُ يُنَبِّهُكَ.

ترجمہ: (۱۱) کسی لوہار کے یہاں ایک کتا تھا وہ برابر سوتا رہتا جب تک کہ لوہار کوئی کام کرتا رہتا، پس جب وہ کام ختم کر دیتا اور وہ اس کے ساتھی بیٹھ جاتے تا کہ روٹی کھائیں تو کتا جاگ جاتا، چناں چہ ایک دن لوہار نے کتے سے کہا: او بے حیا! کیا وجہ ہے کہ ہتھوڑے کی آواز جو کہ زمین کو ہلا دیا کرتی ہے تجھ کو نہیں جگاتی اور لقمہ چبانے کی ہلکی سی آواز جو کہ سنائی بھی نہیں دیتی تجھ کو جگا دیتی ہے۔

لغات: كَلْبٌ (کتا) (ج) كِلَابٌ وَأَكْلُبٌ۔ شُغْلٌ (کام) (ج) أَشْغَالٌ۔ يَعْمَلُ: عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلاً (س) (کام کرنا، قصداً کوئی فعل کرنا) يَرْفَعُ الْعَمَلَ رَفْعًا (ف) (کام ختم کرنا) عَدِيْمَ الْحَيَاءِ (بے شرم) عَدِيْمٌ (تہی دست، کسی چیز سے خالی) (ج) عُدَمَاءُ، عَدِمَ الشَّيْئَ عَدَمًا (س) (کسی چیز سے تہی دست ہونا، خالی ہونا) أَعْدَمَ الشَّيْئَ يُعْدِمُ إِعْدَامًا (افعال) (نیست ونابود کرنا، عدم کو پہنچانا) عَدِيْمٌ بروزن فَعِيْلٌ، مُعْدِمٌ اسم فاعل کے معنی میں ہے، یا مَعْدُوْمٌ اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ اَلْمِرْزَبَةُ: با کے سکون اور تشدید دونوں کے ساتھ (گھن، بڑا ہتھوڑا جس سے پتھر توڑے جاتے ہیں) (ج) مَرَازِبُ.

يَزۡعَزِعُ الۡاَرۡضَ: زَعۡزَعَه وَبِه يَزۡعَزِعُ زَعۡزَعَةً (فعللة) (زور سے ہلانا، جھنجھوڑنا) لَا يُوۡقِظُكَ: اَيۡقَظَ اَحَدًا مِنۡ نَوۡمِه يُوۡقِظُه اِيۡقَاظًا (افعال) (بیدار کرنا، جگانا) اَلۡمَضۡغ: مصدر ہے (چبانا) از باب فتح۔ اَلۡخَفِيُّ (پوشیدہ) خَفِيَ يَخۡفِي خِفَاءً وَخُفۡيَةً وَخَفِيَةً (س) (پوشیدہ ہونا) يُنَبِّهُ: نَبَّهَ اَحَدًا مِنۡ نَوۡمِه تَنۡبِيۡهًا (تفعل) (بیدار کرنا)

ترکیب: کلبٌ کان کا اسم مؤخر اور له خبر مقدم ہے پس کانَ مع اسم وخبر جملہ ہوکر حدّاد مبتدا کی خبر ہے، الحدّاد مادامَ کا اسم، یعمل شغلاً جملہ ہوکر ماذامَ کی خبر ہے، پس مادام مع اسم وخبر جملہ ہوکر نائمًا کا ظرف ہے، اور نائمًا مع ظرف لایزالُ فعل کی ضمیر ھو سے حال ہے، اور حال وذوالحال لایزال فعل کا فاعل ہے، کان یَرۡفَعُ العمل جملہ ہوکر معطوف ویجلس ھو فعل ھو معطوف علیہ أصحابه معطوف ومعطوف علیہ ملکر فاعل، یأکل خبزاً جملہ ہوکر مجرور ہے لام کا، اور جار مجرور یجلس فعل کا متعلق ہے، پھر فعل مع فاعل جملہ ہوکر معطوف ومعطوف علیہ شرط، یستیقظ الکلب جملہ ہوکر جزا ہے، قال فعل ، الحداد فاعل یومًا مفعول فیہ للکلب اس کا متعلق ہے یاعدیم الحیاء ندا منادیٰ جملہ فعلیہ ہے، صوت مضاف المرزبة موصوف الذي اسم موصول یزعزع فعل، الارض مفعول ضمیر ھو فاعل پھر یہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ صفت اور موصوف وصفت مضاف الیہ، اور مضاف مضاف الیہ مبتدا۔ یوقظ فعل ضمیر ھو فاعل، کاف خطاب مفعول لاسبب اس کا متعلق ہے پس فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر خبر ہے، صوتُ مضاف، المضغ موصوف اوّل ، الخفي موصوف ثانی، الذي اسم موصول لایسمعُ فعل مجہول مع ضمیر ھو مفعول مالم یسم فاعلہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ صفت اور موصوف وصفت المضغ موصوف کی صفت اور موصوف وصفت مضاف الیہ مبتدا، یُنَبِّهُك جملہ ہوکر خبر۔

حكاية: (۱۲) اَلشَّمۡسُ وَ الرِّيۡحُ تَخَاصَمَتَا فِيۡمَا بَيۡنَهُمَا بِاَنَّهُمَا مَنۡ يَقۡدِرُ عَلٰى اَنۡ يُجَرِّدَ الۡاِنۡسَانَ مِنَ الثِّيَابِ، فَاشۡتَدَّتِ الرِّيۡحُ بِالۡهُبُوۡبِ وَعَصَفَتۡ جِدًّا، فَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اِذَا اشۡتَدَّتۡ هُبُوۡبُ الرِّيۡحِ ضَمَّ ثِيَابَهُ

اِلَيْهِ وَالْتَفَّ بِهَا مِنْ جَانِبٍ فَارْتَفَعَ الشَّمْسُ بِالرِّفْقِ وَالْوَقَارِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ فَخَلَعَ الْإِنْسَانُ ثِيَابَهٗ وَحَمَلَهَا عَلٰى كَتِفِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَغَلَبَتْ عَلَيْهَا.

ترجمہ: (۱۲) سورج اور ہوا دونوں آپس میں جھگڑے اس بات پر کہ ان میں سے کون اس بات پر قادر ہے کہ انسان کو کپڑوں سے ننگا کردے، پس ہوا نے چلنے میں تیزی کی اور خوب تیز چلی، چناں چہ جب ہوا کا چلنا تیز ہوتا تو انسان اپنے کپڑوں کو اپنے سے لپیٹ لیتا اور ہر جانب سے اس میں لپیٹ جاتا، پھر سورج نرمی اور آہستگی سے بلند ہوا اور گرمی سخت ہوگئی، لہٰذا گرمی کی شدت کی وجہ سے انسان نے اپنے کپڑے اتارے اور انھیں اپنے کندھے پر ڈال لیا، پس سورج ہوا پر غالب آگیا۔

لغات: تَخَاصَمَ يَتَخَاصَمُ تَخَاصُمًا (تفاعل) (باہم جھگڑنا) يُجَرِّدُ: جَرَّدَ الْإِنْسَانَ مِنَ الثِّيَابِ يُجَرِّدُ تَجْرِيْدًا (تفعیل) (کسی کے کپڑے اتارنا، برہنہ کرنا، ننگا کرنا) اِشْتَدَّتِ الرِّيْحُ بِالْهُبُوْبِ اِشْتِدَادًا (افتعال) (ہوا کا تیز چلنا) هَبَّ يَهُبُّ هَبًّا وَهُبُوْبًا (ن) (ہوا چلنا) عَصَفَتِ الرِّيْحُ يَعْصِفُ عَصْفًا وَعُصُوْفًا (ض) (ہوا کا تیز چلنا، آندھی آنا، طوفان آنا) ضَمَّ: ضَمَّ الشَّيْئَ يَضُمُّ ضَمًّا (ن) (باہم ملانا، اکٹھا کرنا) اِلْتَفَّ بِهٖ اِلْتَفَّ بِالثَّوْبِ اِلْتِفَافًا (افتعال) (کپڑے لپیٹنا، اوڑھنا) خَلَعَ يَخْلَعُ خَلْعًا (ف) (اتارنا) غَلَبَ اَحَدًا وَعَلَيْهِ يَغْلِبُ غَلْبًا وَغَلَبَةً (ض) (غالب ہونا، فتح پانا، قابو پانا، کسی پر اقتدار حاصل کرنا)

ترکیب: الشمس والریح معطوف ومعطوف علیہ مبتدا، تخاصمتا فعل ضمیر هما فاعل، في حرف جار ما اسم موصول بينهما مضاف ومضاف اليہ استقر فعل محذوف کا متعلق ہے پھر یہ فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور تخاصمتا فعل کا متعلق ہے بائ حرف جار انّ حرف مشبہ بالفعل ضمیر هما، اسم أنّ مَن اسم موصول يقدر فعل ضمير هُوَ فاعل علي حرف جار، ان يجرد فعل ضمير هُوَ فاعل، الانسان

مفعول بہ من الشیاب متعلق ہے، پھر ان یجرد فعل مع فاعل ومفعول متعلق جملہ ہوکر مجرور اور جار مجرور یقدذ فعل کا متعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ خبر انّ اور انّ مع اسم وخبر جملہ ہوکر مجرور تخاصمتا فعل کا متعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ خبر اَنَّ اور اَنَّ مع اسم وخبر جملہ ہوکر مجرور تخاصمتا فعل کا متعلق ہے اور یہ فعل مع فاعل و متعلقین جملہ ہوکر خبر مبتدا ہے۔ اشتدت فعل الریح فاعل، بالھبوب اشتد کا متعلق ہے یہ فعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، عَصَفَتْ جداً جملہ ہوکر معطوف ہے، کانَ فعل ناقص الانسان اسم ان اذاحرف شرط اشتد فعل، ھبوب الریح فاعل پھر یہ فعل جملہ ہوکر شرط ضمّ ثیابه الیه جملہ ہوکر معطوف علیہ التفَّ بھامن کل جانب جملہ ہوکر معطوف پھر مطعوف ومعطوف علیہ جزا اور شرط وجزا جملہ ہوکر خبر کان ہے۔ ارتفع الشمس بالرفق والوقار جملہ ہوکر معطوف علیہ اشتدالحر جملہ ہوکر معطوف ہے خلع الانسان ثیابه جملہ ہوکر معطوف علیہ حملھا علي کتفه من شدة الحر جملہ ہوکر معطوف غلبت فعل ضمیر ھي فاعل علیھا متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

حکایة: (۱۴) اِصْطَحَبَ اَسَدٌ وَثَعْلَبٌ وَذِئْبٌ فَخَرَجُوْا يَصِيْدُوْنَ فَصَادُوْا حِمَارًا وَظَبْيًا وَاَرْنَبًا، فَقَالَ الْاَسَدُ لِلذِّئْبِ قَسِّمْ بَيْنَنَا صَيْدَنَا، فَقَالَ الْحِمَارُ لَكَ وَالْاَرْنَبُ لِلثَّعْلَبِ وَالظَّبْيُ لِيْ، فَخَلَبَهُ الْاَسَدُ فَاَخْرَجَ عَيْنَيْهِ، فَقَالَ الثَّعْلَبُ: قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا اَجْهَلَهُ بِالْقِسْمَةِ، فَقَالَ الْاَسَدُ: هَاتِ اَنْتِ يَا اَبَا مُعَاوِيَةَ وَاقْسِمْ، فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ الْاَمْرُ اَوْضَحُ مِنْ ذٰلِكَ، اَلْحِمَارُ لِغَدَائِكَ ، وَالظَّبْيُ لِعَشَائِكَ، وَتَلَذَّذْ بِالْاَرْنَبِ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ، فَقَالَ الْاَسَدُ قَاتَلَكَ اللّٰهُ مَا اَقْضَاكَ ذٰلِكَ، وَمِنْ اَيْنَ تَعَلَّمْتَ هٰذَا، قَالَ: مِنْ عَيْنِ الذِّئْبِ.

ترجمہ: (۱۴) ایک شیر ایک لومڑی اور ایک بھیڑیا ایک ساتھ ہوئے اور شکار کے لیے نکلے، پس انھوں نے ایک گدھا، ایک ہرن اور ایک خرگوش کا شکار کیا، چناں چہ شیر نے

بھیڑیے سے کہا کہ تم ہمارے درمیان شکار تقسیم کرو، تو بھیڑیے نے کہا کہ گدھا تمہارے لیے ہے، خرگوش لومڑی کا ہے اور ہرن میرے لیے ہے، پس شیر نے اس کو پنجہ مارا اور اس کی دونوں آنکھیں نکال دیں، لومڑی نے کہا، اللہ اس کو غارت کرے یہ کس قدر ناواقف تقسیم ہے، پس شیر نے کہا اے ابو معاویہ تو آ اور تقسیم کر، تو لومڑی نے کہا اے ابوالحارث (شیر کی کنیت) معاملہ تو اس سے زیادہ واضح ہے، گدھا تمہارے صبح کے کھانے کے لیے ہے اور ہرن تمہارے شام کے کھانے کے لیے ہے اور خرگوش سے آپ اس دوران (بطور ناشتہ) لذت حاصل کریں، شیر نے کہا خدا تیرا ناس کرے کتنا عجیب فیصلہ کیا ہے تو نے یہ فیصلہ کہاں سے سیکھا؟ لومڑی نے کہا کہ بھیڑیے کی آنکھ سے۔

لغات: اِصْطَحَبَ الْقَوْمُ يَصْطَحِبُ اِصْطِحَابًا (افتعال) (ایک دوسرے کے ساتھ ہونا) ذِئْبٌ (بھیڑیا) (ج) ذِئَابٌ، اَذْؤُبٌ، ذُؤْبَانٌ. صَادَ يَصِيْدُ صَيْدًا (ض) (شکار کرنا، جال یا پھندا لگا کر پکڑنا) ظَبْيٌ (ہرن) (ج) اَظْبٍ، ظَبِيٌ، ظِبَاءٌ، ظَبِيَاتٌ. قَسَمَ يَقْسِمُ قَسْمًا (ض) (تقسیم کرنا، حصے کرنا) خَلَبَ يَخْلُبُ خَلْبًا (ن) (چنگل سے پکڑنا، پنجہ مارنا، ناخن مارنا) قَاتَلَهُ اللهُ (اس پر خدا کی مار پڑے) بددعائیہ جملہ ہے، قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا قِتَالًا وَ مُقَاتَلَةً (مفاعلۃ) (کسی پر خدا کی لعنت بھیجنا، ملعون و مردود بنانا) کبھی یہ جملہ دعا اور مدح کے لیے بھی آتا ہے جیسے: قَاتَلَهُ اللهُ مَا اَفْصَحَهُ.

ترکیب: اسد ثعلب ذئب تینوں معطوف و معطوف علیہ اصطحبَ فعل کا فاعل ہیں، یصیدون فعل اپنے فاعل ضمیر هم کے ساتھ جملہ ہو کر خرجوا فعل کی ضمیر هم سے حال ہے، حمارًا ظبیا ارنبًا تینوں معطوف و معطوف علیہ صادو فعل کے مفعول بہ ہیں، قال الاسد للذئب جملہ ہو کر قول قَسِم بیننا صیدنا جملہ ہو کر مقولہ ہے، الحمارُ مبتدا لك مقسوم محذوف کے ساتھ خبر ہے۔ اسی پر الارنب للثعلب اور الظبي لي کو قیاس کرلو، اخرج فعل، ضمیر هُو فاعل، عینیه اس کا مفعول بہ ہے، قال الثعلب جملہ ہو کر قاتله الله جملہ دعائیہ معترضہ ہے، ما استفہامیہ مبتدا، اجهل فعل ضمیر ہو فاعل، ہ ضمیر مفعول بالقسمة

متعلق سب مل کر جملہ ہوکر خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر مقولہ ہے، ھاتِ اسم فعل ضمیر انت فاعل یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ اور قسم جملہ ہوکر معطوف ہے، اور یا ابامعاویۃ ندا و منادیٰ جملہ فعلیہ ہے اور اسی طرح یا ابا الحارث بھی ندا و منادیٰ سے جملہ فعلیہ ہے۔ الامر مبتدا اوضح من ذلك خبر ہے، الحمار مبتدا، لغدائك مقسوم شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکر خبر ہے اسی پر قیاس کرلو، الظبي لعشائك کو تلذذ فعل ضمیر انت فاعل اور بالارنب اور فیما میں دونوں متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، قال الاسد جملہ ہوکر قول، قاتلك الله جملہ دعائیہ معترضہ، مااقضاك ذلك جملہ ہوکر مقولہ ہے اور اسی کو ما اجھله پر قیاس کرلو، تعلمت فعل ضمیر انت فاعل، ھذا مفعول بہ من این اس کا متعلق من عین الذئب تعلمت فعل محذوف کا متعلق ہے۔

حکایة: (۱۴) حُكِيَ اَنَّ بَعْضَ الْاَسَدِ لَمَّا مَرِضَ عَادَتْهُ السِّبَاعُ اِلَّا الثَّعْلَبَ، فَنَمَّ عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ اِذَا حَضَرَ فاعلمني، فأخِبَرَ بِذٰلك الثعلَبُ فلمَّا حضر أعلمه فَقَالَ الْاَسَدُ، اَيْنَ كُنْتَ اِلَي الْآنَ، قَالَ فِيْ طَلَبِ الدَّوَاءِ لَكَ، قَالَ فَبِاَيِّ شَيْئٍ اَصَبْتَ، قَالَ خَرْزَةٌ فِيْ سَاقِ الذِّئْبِ، يَنْبَغِيْ اَنْ تُخْرَجَ فَضَرَبَ الْاَسَدُ بِمَخَالِبِه فِيْ سَاقِ الذِّئْبِ وَانسَلَّ الثَّعْلَبُ مِنْ هُنَالِكَ فَمَرَّ بِهِ الذِّئْبُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ دَمُهُ يَسِيْلُ فَقَالَ لَهُ الثَّعْلَبُ يَاصَاحِبَ الْخُفِّ الْاَحْمَرِ اِذَا قَعَدْتَ عِنْدَ الْمُلُوْكِ فَانْظُرْ اِلَي مَايَخْرُجُ مِنْ رَأْسِكَ.

ترجمہ: (۱۴) حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک شیر جب بیمار ہوا تو تمام درندوں نے اس کی مزاج پرسی کی سوائے لومڑی کے پس بھیڑیے نے لومڑی کی چغلی کی، تو شیر نے اس سے کہا کہ جب لومڑی آئے تو مجھ کو بتانا، پس لومڑی کو اس کی خبر دی گئی، چناں چہ جب لومڑی آئی تو بھیڑیے نے شیر کو خبر کردی، پس شیر نے کہا کہ تو اب تک کہاں تھی؟ لومڑی

نے کہا آپ کے لیے دوا کی تلاش میں تھی، شیر نے کہا تو تو نے کونسی چیز پائی؟ لومڑی نے کہا مہرہ جو بھیڑیے کی پنڈلی میں ہوتا ہے، مناسب ہے نکال لیا جائے، چناں چہ شیر نے بھیڑیے کی پنڈلی میں اپنے پنجے مارے اور لومڑی وہاں سے سرک لی، پھر اس کے بعد بھیڑیا لومڑی کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ اس کا خون بہہ رہا تھا، پس لومڑی نے اس سے کہا: اے سرخ موزے والے! جب تم بادشاہ کے پاس بیٹھو تو اس بات میں غور کیا کرو جو تمہارے سر سے نکلتی ہے۔

لغات: حُكِيَ: حَكَى يَحْكِي حِكَايَةً (ض) (کلام یا بات نقل کرنا) نَمَّ عَلَيْهِ يَنِمُّ نَمًّا (ض) (بطور چغلی بات نقل کرنا اور فساد پھیلانا) أَعْلِمْنِي: أَعْلَمَهُ الْخَبَرَ وَبِهِ إِعْلَامًا (افعال) (کوئی بات بتانا، اطلاع دینا، خبر دینا) خَرَزَةٌ (ڈورے میں پرویا ہوا گھونگا، مہرہ) (ج) خَرَزٌ، خَرَزَاتٌ. سَاقٌ (پنڈلی) (ج) سُوْقٌ، سِيْقَانٌ، أَسْوُقٌ. مَخَالِبُ: واحد مِخْلَبٌ (جانور کا پنجہ) اِنْسَلَّ اِنْسِلَالاً (انفعال) (آہستہ سے نکل جانا، خفیہ طور سے نکلنا، کھسک جانا)

ترکیب: حكي فعل مجهول، بعض الاسد اسم اَنَّ لَمَّا حرف شرط، مرض فعل ضمیر هُوَ فاعل جملہ ہو کر شرط عادت فعل ہ ضمیر مفعول السباع مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء الثعلب مستثنیٰ پس مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ فاعل اور عادت فعل مع فاعل و مفعول جملہ ہو کر جزا اور شرط و جزا جملہ ہو کر خبر اَنَّ اور انّ مع اسم و خبر جملہ ہو کر حکي کا مفعول مالم یسم فاعلہ اور وہ مع مفعول مالم یسم فاعلہ جملہ فعلیہ ہے، نمّ فعل، الذئب فاعل علیہ نمّ کا متعلق ہے، اذا حضر فاعلمني مع شرط و جزا جملہ شرطیہ ہے، اخبر فعل مجہول الثعلب مفعول مالم یسم فاعلہ بذلك اخبر کا متعلق ہے، فلمّا حضر اعلمہ بھی جملہ شرطیہ ہے۔ کنت فعل ناقص ضمیر انتَ اسم الي الأن کنتَ فعل کا متعلق ہے اور این خبر مقدم کنتَ فعل ناقص مقدر ضمیر انا اسم في حرف جار طلب مصدر مضاف الدواء مضاف الیہ لك متعلق ہے طلب کا، پس طلب مع مضاف الیہ و متعلق مجرور اور جار مجرور ثابتاً مقدر کا متعلق ہو کر

كنت مقدر کی خبر ہے، اصبت فعل ضمیر انتَ فاعل، بايّ شيءٍ أَصَبتَ کا متعلق ہے، خرزةٌ موصوف في ساق الذئب كائنةٌ مقدر کا متعلق ہوکر صفت پھر موصوف صفت مبتدا ينبغي فعل ان يخرج جملہ ہوکر فاعل پس فعل وفاعل جملہ ہوکر خبر ہے، ضرب فعل، الاسدُ فاعل، بمخالبه ضرب کا متعلق اوّل ہے، اور في ساق الذئب متعلق ثانی النسل فعل الثعلب فاعل هن هنالك اس کا متعلق ہے مرّ فعل الذئب ذوالحال، ودمُه يسيل جملہ ہوکر حال پھر حال ذوالحال فاعل، اور به بعد ذٰلك دونوں مرّ کے متعلق ہیں قال فعل الثعلب فاعل له قال کا متعلق ہے يا صاحب الخف الاحمر ندا ومنادیٰ جملہ فعلیہ ہے، اذا قعدتَ عند الملوك شرط انظر فعل انتَ فاعل الي حرف جار ما اسم موصول، يخرج فعل ضمیر هو فاعل من رأسك يخرج کا متعلق ہے پس يخرج مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور انظر کا متعلق ہے اور انظر مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر جزا ہے۔

حکایۃ: (۱۵) قِيْلَ اِنَّ قِطَاةً تَنَازَعَتْ مَعَ غُرَابٍ فِيْ حُفْرَةٍ يَجْتَمِعُ فِيْهَا الْمَاءُ وَادَّعٰي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهَا مِلْكُهٗ فَتَحَاكَمَا اِلٰي قَاضِي الطَّيْرِ فَطَلَبَ بَيِّنَةً مِنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ لِاَحَدِهِمَا بَيِّنَةٌ يُقِيْمُهُمَا فَحَكَمَ الْقَاضِيْ لِلْقِطَاةِ بِالْحُفْرَةِ فَلَمَّا رَاٰتْهُ قَضٰي بِهَا مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْحَالُ اَنَّ الْحُفْرَةَ كَانَتْ لِلْغُرَابِ، قَالَتْ لَهٗ: اَيُّهَا الْقَاضِيْ مَا الَّذِيْ دَعَاكَ اِلٰي اَنْ حَكَمْتَ لِيْ وَلَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ وَمَا الَّذِيْ آثَرْتَ بِهٖ دَعْوَيَ عَلٰي دَعْوَي الْغُرَابِ، فَقَالَ لَهَا قَدِاشْتَهَرَ عَنْكِ الصِّدْقُ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰي ضَرَبُوْا بِصِدْقِكِ الْمَثَلَ فَقَالُوْا مَا اَصْدَقَ مِنْ قِطَاةٍ فَقَالَتْ لَهٗ: اِذَا كَانَ الْاَمْرُ عَلٰي مَا ذَكَرْتَ فَوَاللّٰهِ اَنَّ الْحُفْرَةَ لِلْغُرَابِ وَمَا اَنَا مِمَّنْ تَشْتَهِرُ عَنْهُ خَلَّةٌ جَمِيْلَةٌ وَيَفْعَلُ خِلَافَهَا، فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلٰي هٰذِهِ الدَّعْوَي اَنْ بِالْبَاطِلِ فَقَالَتْ: سَوْرَةُ الْغَضَبِ لِكَوْنِهٖ مَانِعًا لِيْ مِنْ وِرْدِهَا وَلٰكِنْ

الرُّجُوْعُ اِلَى الْحَقِّ اَوْلٰى مِنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ لِاَنَّ بَقَاءَ هٰذِهِ الشُّهْرَةِ لِيْ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ خُفْرَةٍ.

ترجمہ: (۱۵) کہا گیا ہے کہ ایک قطا پرندہ نے ایک کوے کے ساتھ ایک گڑھے کے بارے میں جھگڑا کیا جس میں پانی جمع رہتا تھا، اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کی ملکیت ہے، پس وہ دونوں پرندوں کے قاضی کے پاس مقدمہ لے گئے، اس نے دونوں سے دلیل کا مطالبہ کیا، مگر ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی دلیل نہیں تھی، جس کو وہ پیش کریں، پس قاضی نے قطا پرندہ کے لیے گڑھے کا فیصلہ کر دیا، چناں چہ جب قطا نے قاضی کو دیکھا کہ اس نے بغیر دلیل کے گڑھے کا فیصلہ کر دیا ہے حالاں کہ گڑھا درحقیقت کوے کا ہے تو قطا نے قاضی سے کہا، اے قاضی وہ کون سی چیز ہے جس نے آپ کو میرے لیے فیصلہ کرنے کی طرف آمادہ کیا حالاں کہ میرے پاس دلیل بھی نہیں ہے اور کیا چیز ہے کہ جس کی وجہ سے آپ نے میرے دعویٰ کو کوے کے دعویٰ پر ترجیح دی ہے، تو قاضی نے اس سے کہا کہ لوگوں کے درمیان تیری سچائی مشہور ہے حتی کہ لوگ تیری سچائی کی مثال دیتے ہیں، چناں چہ کہتے ہیں کہ وہ قطا کس قدر سچا ہے، تو قطا نے قاضی سے کہا کہ جب معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو قسم ہے اللہ کی بلاشبہ گڑھا کوے کا ہے، اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہتا ہوں کہ جن کی طرف سے اچھی عادت مشہور ہو اور وہ اس کے خلاف کرتے ہوں، پس قاضی نے قطا سے کہا تو پھر اس جھوٹے دعویٰ پر کس چیز نے تم کو آمادہ کیا؟ تو قطا نے کہا غصہ کی تیزی نے، اس لیے کہ کوا گڑھے میں اترنے سے مجھ کو روکتا تھا، لیکن حق کی طرف رجوع کرنا زیادہ بہتر ہے باطل پر جمے رہنے سے، اس لیے کہ میرے لیے اس نیک نامی کا باقی رہنا ہزار گڑھوں سے زیادہ بہتر ہے۔

لغات: قِطَاةٌ (فاختہ کی ایک قسم، تیتر) (ج) قَطًى، قَطَوَاتٌ. تَحَاكَمَا: تَحَاكَمَ اِلٰى اَحَدٍ تَحَاكُمًا (تفاعل) (کسی کے پاس فریقین کا مقدمہ لے جانا) بَيِّنَةٌ (حجت،

شہادت، واضح دلیل) (ج) بَيِّنَات. يُقِيْمُهُمَا: اَقَامَ الدَّلِيْلَ يُقِيْمُ اِقَامَةً (افعال)
(دلیل پیش کرنا) حَكَمَ بِالْاَمْرِ حَكْمًا (ن) (کسی بات کا فیصلہ کرنا) آثَرْتَ: آثَرَهٗ عَلٰى
كَذَا يُؤْثِرُ اِيْثَارًا (افعال) (ترجیح دینا، پسند کرنا) اَلدَّعْوٰي (دعوی، مقدمہ) (ج)
دَعَاوِيْ وَدَعَاوٍ. ضَرَبُوا الْمَثَلَ (کسی کے لیے مثال دینا، بطور نمونہ ومثال کوئی بات
بیان کرنا، کہاوت بیان کرنا) خَلَّةٌ بفتح الخاء (عادت، خصلت) (ج) خِلَالٌ. حَمَلَكَ
عَلٰى هٰذَا (ض) (اکسانا، آمادہ کرنا) سَوْرَةٌ (جوش، تیزی) اَوْلٰي: اسم تفضیل واحد مذکر
(زیادہ حق دار، زیادہ لائق) (ج) اَوْلُوْنَ، اَوَالِي. اَلتَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ (تفاعل)
بے راہ روی میں حد سے بڑھنا، گمراہی میں مبتلا ہونا)

ترکیب: قِيلَ فعل مجہول انّ حرف مشبہ بالفعل قطاة اسم انّ تنازعت فعل ضمير هي فاعل مع غراب مضاف ومضاف اليہ تنازعت فعل کا متعلق اوّل، في حرف جار حفرة موصوف يجتمع فيها الماء جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور متعلق ثانی ہے، پس تنازعت فعل مع فاعل و متعلقین جملہ ہوکر خبر اِنّ اور ان مع اسم وخبر جملہ ہوکر قِيلَ فعل مجہول کا مالم يسم فاعلہ ہے، ادّعي فعل كل واحد موصوف منهما كائن شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکر صفت اور موصوف وصفت فاعل ادّعي اَنّ حرف شبہ بالفعل ها ضمير اسم لملكه خبر ان پس ان مع اسم وخبر جملہ ہوکر ادعي فعل کا مفعول ہے الي قاضي الطير تحاكما فعل کا متعلق ہے اور یہ فعل مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، طلب فعل بينة مفعول منهما طَلَبَ کا متعلق ہے۔ لم يكن فعل ناقص بينة موصوف يقيمها جملہ ہوکر صفت اور موصوف وصفت اسم لم يكن لاحدهما موجودة مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر لم يكن ہے، حكم فعل القاضي فاعل للقطاة بالحفرة دونوں حكم کے ساتھ متعلق ہیں، لمّا حرف شرط رأت فعل ضمير هي فاعل ه ضمير مفعول اوّل قضي فعل ضمير هو ذوالحال واد حاليہ الحال مُبتدا، ان الحفرة كانت للغراب جملہ ہوکر خبر پھر مبتدا وخبر جملہ ہوکر حال اور حال ذوالحال فاعل ہے، قضي فعل کا بها من غير بينة دونوں متعلق ہے ما استفہامیہ

مبتدا الذي اسم موصول، دعا فعل ضمیر ھو فاعل کاف خطاب مفعول أنْ حکمتَ فعل ضمیر
انتَ ذوالحال ، واو حالیہ لیسَ فعل ناقص بینة اسم لي موجودة کے متعلق ہوکر خبر، پھر
لیس جملہ ہوکر حال اور حال وذوالحال فاعل اور لي حکمتَ کا متعلق ہے، پس حکمتَ
جملہ ہوکر مجرور اور جار مجرور دعا فعل کے ساتھ متعلق ہے اور دعا جملہ ہوکر صلہ اور موصول
وصلہ ما کی خبر اور یہ جملہ ہوکر قالتْ کا مقولہ اور قالت جملہ ہوکر لما کی جزا ہے، ماالذي
اثرت به الي آخرہ جملہ ہوکر اوّل ماالذي پر عطف ہے قد اشتهر فعل الصدق فاعل
عنك متعلق اوّل بين الناس متعلق ثانی، حتي حرف جار ضربو اله فعل هم ضمیر فاعل
المثل مفعول بصدقك اس کا متعلق ہے پس ضربوا مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر مجرور اور
جار مجرور اشتهر فعل کا متعلق ثالث ہے، پس اشتهر مع فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہے
ماأصدق من قطاة فعل تعجب جملہ ہوکر قالوا کا مقولہ ہے۔ اذا كان الامر علي
ماذكرت جملہ ہوکر شرط فا جزائیہ و اللہ جار ومجرور اقسم مقدر کا متعلق ہے پھر فعل مقدر مع
فاعل مقدر ومتعلق جملہ ہوکر قسم انّ الحفرة مملكوة للغراب جملہ ہوکر جواب قسم ہے
پھر قسم وجواب قسم جزا شرط اور شرط وجزا جملہ شرطیہ ہے ما نافیہ انا اسم ما من حرف جار من کو
اسم موصول تشتهر فعل خلّة جميلة موصوف وصفت فاعل عنه اس کا متعلق ہے پس فعل
ہو یا فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور کائنا محذوف
کے ساتھ متعلق ہوکر خبر ما ہے، يفعل خلافها جملہ ہوکر تشتهر جملہ پر عطف ہے، ما
استفہامیہ مبتدا حملكِ علي هذه الدعوي الباطلة جملہ ہوکر خبر ہے، سورة مضاف
غضب مضاف الیہ لام حرف جار کونْ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ مانعاً شبہ فعل الي متعلق
اوّل من ورودها متعلق ثانی ہے پس مانعاً مع متعلقین خبر ہے کونْ مصدر کی، پھر مصدر
مع مضاف ومضاف الیہ مجرور اور جار مجرور غضب مصدر کا متعلق ہے پس سورة مع
مضاف الیہ مبتدا محذوف کی خبر ہے، الرجوع الي الحق اسم لكن اولٰی صیغہ تفضیل من
حرف جار، التمادي مصدر في الباطل اس کا متعلق ہے، پس التمادي مع متعلق مجرور

اور جار مجرور صیغہ تفضیل کا متعلق ہو کر خبر ہے لکن کی، لام تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل، لی متعلق ہے بقاء کا، اور بقاء مضاف الیہ و متعلق اسم ان خیز شبہ فعل من الف حفرۃ متعلق کو لے کر خبر ان ہے بعض البخلاء اسم ان۔

حكاية: (١٦) قِيلَ اِنَّ بَعْضَ الْبُخَلَاءِ اِسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ضَيْفٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزَةٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ، فَرَفَعَ الْخُبْزَ وَاَرَادَ اَنْ يَرْفَعَ الْعَسَلَ، لٰكِنَّهُ ظَنَّ اَنَّ ضَيْفَهُ لَا يَأْكُلُ الْعَسَلَ بِلَا خُبْزٍ، فَقَالَ تَرَي اَنْ تَأْكُلَ عَسَلًا بِلَا خُبْزٍ، قَالَ لَهُ: نَعَمْ، وَجَعَلَ يَلْعَقُ لَعْقَةً بَعْدَ لَعْقَةٍ، فَقَالَ لَهُ الْبَخِيلُ: وَاللّٰهِ يَا اَخِي اِنَّهُ يَحْرِقُ الْقَلْبَ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَلٰكِنْ قَلْبَكَ.

ترجمہ: (١٦) بیان کیا گیا ہے کہ ایک بخیل سے کسی مہمان نے (آنے کی) اجازت طلب کی، اس حال میں کہ بخیل کے سامنے ایک روٹی اور ایک پیالہ تھا، جس میں کچھ شہد تھا، چناں چہ اس نے روٹی کو اٹھالیا اور ارادہ کیا کہ شہد کو بھی اٹھالے، لیکن پھر اس نے گمان کیا کہ بیشک مہمان شہد کو روٹی کے بغیر نہیں کھائے گا، چناں چہ بخیل نے مہمان سے کہا کہ آپ بغیر روٹی کے شہد کھانا پسند کریں گے، تو مہمان نے اس سے کہا: جی ہاں! اور وہ لگا تار چاٹنے لگا، تو بخیل نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم اے بھائی بے شک شہد دل کو جلا دیتا ہے، تو مہمان نے کہا آپ نے سچ کہا لیکن آپ کے دل کو جلائے گا۔

لغات: اِسْتَأْذَنَ عَلٰى فُلَانٍ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِيذَانًا (استفعال) (کسی کے پاس حاضری کی اجازت چاہنا، ملاقات کی اجازت مانگنا) قَدَحٌ (پیالہ، گلاس جو اوپر سے چوڑا اور نیچے سے پتلا ڈنڈی دار ہوتا ہے) (ج) اَقْدَاحٌ. عَسَلٌ (شہد) مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے (ج) اَعْسَالٌ، عَسَلَانٌ، عُسُولٌ۔ يَلْعَقُ: لَعْقًا (س) (چاٹنا)

ترکیب: بعض البخلاء اسم إنّ استاذن فعل، ضیف فاعل، علی حرف جار، ہ ضمیر ذوالحال واو حالیہ خبز معطوف علیہ، واو حرف عطف، قدح موصوف، عسل

مبتدا موخر فیه ثابت مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم ہے پھر مبتدا وخبر جملہ ہوکر معطوف اور معطوف معطوف علیه مبتدا موخر، اور بین یدیه موضوع مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم پھر مبتدا وخبر جملہ ہوکر حال، اور حال وذوالحال مجرور اور جار مجرور استاذن کا متعلق ہے، پس یہ فعل مع فاعل ومتعلق جملہ ہوکر خبر انّ ہے، رفع الخبز جملہ ہوکر معطوف علیہ، اراد فعل ضمیر هُو فاعل، ان یرفع العسل جملہ ہوکر مفعول، پس یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر معطوف ہے لکن حرف مشبہ بالفعل، ضیفه اسم اَنّ لایاکل العسل بلا خبز جملہ ہوکر خبر ہے، پس اَن مع اسم وخبر جملہ ہوکر ظنّ فعل کا مفعول ہے پس ظن مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر خبر لکنّ ہے، تری فعل، ضمیر اَنتَ فاعل، ان تاکل فعل ضمیر أنتَ فاعل عسلاً مفعول بلاخبز متعلق ہے، پس ان تاکل مع فاعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر تری فعل کا مفعول ہے، نعم حرف ایجاب مقولہ ہے قال کا، لعقةً موصوف بعد لعقةٍ کائنةٍ مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر صفت اور موصوف وصفت جَعَلَ یلعق فعل کا مفعول ہے پس جعل یَلْعَقُ فعل اپنے فاعل ضمیر هُوَ اور مفعول کے ساتھ مل کے جملہ فعلیہ ہے واللہ اقسم مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر قسم ازیحرقِ القلبَ جملہ ہوکر جواب قسم ہے، اور یا اخی ندا ومنادیٰ مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہے، قلبك یحرقُ مقدر کا مفعول ہے۔

حکایة: (۱۷) قِیْلَ اِنَّ الْحَجَّاجَ خَرَجَ یَوْمًا مُتَنَزِّهًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَنَزُّهِهٖ صَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابَهٗ وَانْفَرَدَ بِنَفْسِهٖ فَاِذَا هُوَ بِشَیْخٍ مِنْ عِجْلٍ فَقَالَ لَهٗ مِنْ اَیْنَ اَیُّهَا الشَّیْخُ؟ قَالَ مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ، قَالَ کَیْفَ تَرَوْنَ عُمَّالَکُمْ، قَالَ شَرُّ عُمَّالٍ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَسْتَحِلُّوْنَ اَمْوَالَهُمْ، قَالَ فَکَیْفَ قَوْلُكَ فِی الْحَجَّاجِ؟ قَالَ ذٰلِكَ مَاوَلِیَ الْعِرَاقَ اَشَرُّ مِنْهُ قَبَّحَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَقَبَّحَ مَنِ اسْتَعْمَلَهٗ، قَالَ: اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا؟ قَالَ: لَا قَالَ الْحَجَّاجُ، فَقَالَ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا، قَالَ: لَا، قَالَ اَنَا مَجْنُوْنُ بَنِیْ عِجْلٍ اُصْرَعُ کُلَّ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ، فَضَحِكَ الْحَجَّاجُ وَاَمَرَ لَهٗ بِصِلَةٍ جَلِیْلَةٍ.

ترجمہ:(۱۷) بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن حجاج بن یوسف چہل قدمی کرتے ہوئے نکلا، پس جب وہ چہل قدمی سے فارغ ہو گیا تو اس کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو گئے اور وہ تن تنہا رہ گیا، پس اچانک وہ قبیلہ عجل کے ایک بوڑھے کے پاس سے ہو کر گزرا، تو حجاج نے کہا: اے بڑے میاں تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ بوڑھے نے کہا: اس گاؤں کا، حجاج نے کہا: اپنے حکام کو کیسا سمجھتے ہو؟ اس نے کہا: سب سے بدترین حکام، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مال کو حلال سمجھتے ہیں، حجاج نے کہا: کہ حجاج کے بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟ بوڑھے نے کہا کہ عراق میں اس سے بدتر حاکم نہیں بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے اور ناس کرے ان کا جنھوں نے اسے حاکم بنایا ہے، حجاج نے کہا: کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس نے کہا: نہیں، حجاج نے کہا میں ہی حجاج بن یوسف ہوں، تو بوڑھے نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ حجاج نے کہا: نہیں، تو بوڑھے نے کہا میں قبیلہ بنو عجل کا پاگل ہوں، روزانہ دو مرتبہ مجھ کو پاگل پن کا دورہ پڑتا ہے، پس حجاج ہنسا اور اس کے لیے ایک بڑے انعام کا حکم دیا۔

لغات: **مُتَنَزِّهًا**: اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، تَنَزَّهَ فُلَانٌ يَتَنَزَّهُ تَنَزُّهًا (تفعل) (تفریح کے لیے (عمدہ جگہ) نکلنا، سیر و تفریح کرنا، ہوا خوری کے لیے نکلنا) **صَرَفَ عَنْهُ**: صَرَفَ الشَّيْءَ صَرْفًا (ض) (ہٹانا، الگ کرنا) اِنْصَرَفَ عَنْهُ اِنْصِرَافًا (انفعال) (ہٹنا، الگ ہونا) **اِنْفَرَدَ بِنَفْسِهِ** اِنْفِرَادًا (انفعال) (الگ تھلگ ہونا، خلوت میں ہونا) **يَسْتَحِلُّوْنَ**: اِسْتَحَلَّ الشَّيْءَ اِسْتِحْلَالًا (استفعال) (حلال وجائز سمجھنا) **وُلِّيَ**: وَلَّى فُلَانًا تَوْلِيَةً (تفعیل) (حاکم مقرر کرنا) **قَبَّحَهُ** تَقْبِيْحًا (تفعیل) (برا بنانا، بدصورت کرنا) **اِسْتَعْمَلَهُ** اِسْتِعْمَالًا (استفعال) (عامل و حاکم بنانا) **أُصْرَعُ**: صُرِعَ الرَّجُلُ يُصْرَعُ صَرْعًا (مرگی کا دورہ پڑنا، مرگی کا مریض ہونا) **الصَّرْعُ** (مرگی) نظام عصبی میں پیدا ہونے والی بیماری جس میں پٹھوں کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ **صِلَةٌ** (عطیہ، انعام) (ج) صِلَاتٌ.

ترکیب: خرج فعل ضمیر ھو سے متنزھا حال ہے پھر خرج جملہ ہو کر انّ کی خبر ہے، لما

فرغ من تنزهه جملہ ہوکر شرط صرف عنه اصحابه جملہ ہوکر معطوف علیہ، انفرد بنفسه جملہ ہوکر معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ جزا ہے، اذا مفاجاتیه هو مبتدا من عجلٍ کائن مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر شیخ کی صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور ملاقٍ مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر ہے، ایها الشیخ ندا ومنادیٰ جملہ فعلیہ، اَنتَ محذوف مبتدا مؤخر من اَین خبر مقدم کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہے، من هٰذه القریة کائن مقدر کا متعلق ہوکر انا مبتدا محذوف کی خبر ہے اور مبتدا وخبر جملہ اسمیہ ہوکر قال فعل کا مقولہ ہے، عمالکم تَرَوْن فعل کا متعلق ہے شرّ عمال هم مبتدا محذوف کی خبر اوّل لظلمون الناس ویستحلون اموالهم معطوف ومعطوف علیہ خبر ثانی ہے۔ قولك بالحجاج مبتدا مؤخر کیف خبر مقدم ہے، اشرُّ منه ماولَيَ فعل مجہول کا مالم یسم فاعله للعراق ماولي فعل کا مفعول فیہ، اور یہ جملہ ہوکر ذلك مبتدا کی خبر ہے، قبحه الله تعالیٰ وقبح من استعمله دونوں جملہ معترضہ دعائیہ ہیں انا مبتدا مؤخر، من استفہامیہ خبر مقدم کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر تعرف فعل کا مفعول ہے، مجنون بني عجل أنا اوّل أصرع کل یوم مرتین جملہ ہوکر خبر ثانی له بصلة جزیلة دونوں امر فعل کے متعلق ہیں۔

حکایة: (۱۸) قِيلَ اِجْتَازَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْمُغَفَّلِيْنَ بِمَنَارَةٍ فَقَالَ اَحَدُهُمْ: مَا اَطْوَلَ الْبَنَّائِيْنَ فِي الزَّمَنِ الْمَاضِيْ حَتّٰي وَصَلُوْا اِلٰي رَأْسِ هٰذِهِ الْمَنَارَةِ، فَقَالَ الثَّانِيْ: يَا اَبْلَهُ لَيْسَ الْاَمْرُ كَمَا زَعَمْتَ وَلٰكِنْ عَمِلُوْهَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَ اَقَامُوْهَا، فَقَالَ الثَّالِثُ: يَا جُهَّالُ كَانَتْ هٰذِهٖ بِئْرًا فَانْقَلَبَتْ مَنَارَةً.

ترجمہ: (۱۸) بیان کیا گیا ہے کہ تین بے وقوف ایک مینار کے پاس سے گزرے، پس ان میں سے ایک بولا: پچھلے زمانہ میں معمار کتنے لمبے ہوتے تھے حتی کہ وہ لوگ اس مینار کی چوٹی تک پہنچ گئے، دوسرا بولا: او بے وقوف معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تو نے سمجھا بلکہ ان لوگوں نے اس کو زمین کے اوپر بنایا اور پھر اس کو سیدھا کھڑا کر دیا، تیسرا بولا: او جاہلو! یہ ایک کنواں تھا پھر پلٹ کر مینار ہو گیا۔

لغات: اِجْتَازَ: اِجْتَازَ بِالْمَكَانِ اِجْتِيَازًا (افتعال) (کسی جگہ کے پاس سے گزرنا) اَلْمُغَفَّلِيْنَ: اَلْمُغَفَّلُ کی جمع ہے، (بے وقوف، بے دانش، کمزور دماغ والا) مَنَارَةٌ (مینار) (ج) مَنَاوِرُ، مَنَائِرُ. مارات اَلْبَنَّائِيْنَ واحد اَلْبَنَّاءُ (معمار) بَنَي يَبْنِيْ بَنْيًا وَبِنَاءً وَبُنْيَانًا (عمارت کھڑی کرنا، دیوار کھڑی کرنا، تعمیر کرنا) اَطْوَلُ: اسم تفضیل (سب سے زیادہ لمبا، بہت لمبا) (ج) اَطَاوِلُ، اَطْوَلُوْنَ، طَالَ طُوْلاً (ن) (لمبا ہونا) مَا اَطْوَلَ: اس میں مَا برائے تعجب ہے۔ رَأْسُ الْمَنَارَةِ (مینار کی چوٹی) رَأْسٌ (ہر چیز کا بالائی حصہ، چوٹی، سرا) (ج) رُؤُوْسٌ، اَرْؤُسٌ. اَبْلَهُ (بے وقوف) (س) سے صفت مشبہ (ج) بُلْهٌ، بَلِهَ يَبْلَهُ بَلْهًا وَبَلَاهَةً (س) سے (بے وقوف ہونا، بے عقل ہونا) اَقَامُوْهَا: اَقَامَ الشَّيْئَ اِقَامَةً (سیدھا کرنا) جُهَّالٌ: جمع جَاهِلٌ کی (نادان) اِنْقَلَبَتْ: اِنْقَلَبَ اِنْقِلَابًا (انفعال) (پلٹنا، الٹنا، برعکس ہونا) اِنْقَلَبَ شَيْئًا (کسی چیز کا پلٹ کر دوسری چیز بن جانا) اِنْقَلَبَتِ الْمَدْرَسَةُ جَامِعَةً (مدرسہ یونیورسٹی بن گیا)

ترکیب: من المغفلين كائنة مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر ثلثة موصوف کی صفت اور موصوف وصفت اجتاز کا فاعل بمنارة اس کا متعلق اور فعل مع فاعل و متعلق جملہ ہوکر قيل فعل کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے ما اطول البنانين فعل تعجب ہے ما استفہامیہ مبتدا اطوال فعل ضمیر هو فاعل البنانين مفعول في الزمن الماضي اس کا متعلق اوّل اور حتي حرف جار وصلو الي رأس هذه المنارة جملہ ہوکر مجرور جار مجرور متعلق ثانی ہے، اطول اپنے فاعل و متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر پھر مبتدا وخبر جملہ اسمیہ ہے۔ ليس فعل ناقص الامز اسم ليس كاف بمعنی مثل مضاف، ما اسم موصول زعمت جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ خبر ہے۔ لكن حرف عطف عملوا فعل ضمير هم فاعل ها ضمير مفعول علي وجه الارض اس کا متعلق ہے۔ پس عملوا مع فاعل ومفعول و متعلق جملہ ہوکر معطوف علیہ، اقاموها جملہ ہوکر معطوف كانت فعل ناقص هذه اسم بنز خبر ہے انقلبت فعل ضمير هي فاعل بمنارة متعلق ہے پس یہ فعل

جملہ ہوکر کانت پر عطف ہے۔

حکایة: (۱۹) قِيلَ اِنَّ عَجُوْزًا اَخَذَتْ جِرْوَ ذِئْبٍ صَغِيْرًا وَرَبَّتْهُ بِلَبَنِ الشَّاةِ، فَلَمَّا كَبُرَ قَتَلَ شَاتَهَا، فَاَنْشَدَتْ تَقُوْلُ:

قَتَلْتَ شُوَيْهَتِيْ وَفَجَعْتَ قَلْبِيْ ☆ وَاَنْتَ لِشَاتِنَا اِبْنٌ رَبِيْبٌ
غُذِيْتَ بِدَرِّهَا وَغَدَرْتَ فِيْهَا ☆ فَمَنْ اَنْبَاكَ اَنَّ اَبَاكَ ذِئْبٌ
اِذَا كَانَ الطِّبَاعُ طِبَاعَ سُوْءٍ ☆ فَلَا اَدَبٌ يُفِيْدُ وَلَا اَدِيْبٌ

ترجمہ: (۱۹) بیان کیا گیا ہے کہ ایک بڑھیا نے ایک بھیڑیے کا چھوٹا سا بچہ پکڑا، اور بکری کے دودھ سے اس کی پرورش کی، پس جب وہ بڑا ہوا تو اس نے بڑھیا کی بکری کو پھاڑ ڈالا، چناں چہ بڑھیا نے یہ شعر پڑھے اس حال میں کہ وہ کہہ رہی تھی:

تو نے میری پیاری بکری کو مار ڈالا اور تو نے میرے دل کو تکلیف پہنچائی، حالاں کہ تو ہماری بکری کا پالا ہوا ہے، تجھ کو اسی کے دودھ سے غذا دی گئی اور تو نے اسی کے ساتھ غداری کی، پس تجھ کو کس نے خبر دی کہ تیرا باپ بھیڑیا ہے۔ جب طبیعتیں بری ہوتی ہیں تو نہ ادب فائدہ دیتا ہے اور نہ ادب سکھانے والا۔

لغات: عَجُوْزٌ (بوڑھی عورت، بوڑھا) مذکر ومؤنث دونوں کے لیے (ج) عُجُزٌ، عَجَائِزُ۔ جِرْوٌ (کتے کا پلا، ہر درندہ کا چھوٹا بچہ) (ج) جِرَاءٌ، اَجْرٍ، اَجْرَاءٌ، اَلْجِرْوَةُ مؤنث ہے۔ رَبَّتْهُ: رَبَّ الولدَ يَرُبُّ رَبًّا (ن) (پرورش کرنا) اَلشَّاةُ (بکری) (ج) شَاءٌ، شِيَاهٌ۔ اَنْشَدَتْ: اَنْشَدَ الشِّعْرَ اِنْشَادًا (افعال) (بلند آواز سے شعر پڑھنا) شُوَيْهَتِيْ: شُوَيْهَةٌ بروزن فعيلة، شَاةٌ کی تصغیر ہے (پیاری بکری) فَجَعْتَ: فَجَعَهُ يَفْجَعُ فَجْعًا (ف) (سخت تکلیف پہنچانا، دل دکھانا) رَبِيْبٌ: بروزن فَعِيْلٌ، مَرْبُوْبٌ اسم مفعول کے معنی میں ہے (پرورش کردہ) غَذَّاهُ بِالْغِذَاءِ يُغَذِّيْ تَغْذِيَةً (تفعیل) (غذا دینا) دَرِّهَا: دَرٌّ (دودھ) غَدَرْتَ: غَدَرَ الرَّجُلُ فُلَانًا وَبِهٖ غَدْرًا وَغَدَرَانًا (ض) (کسی کے ساتھ۔ بے وفائی کرنا، عہد شکنی کرنا، غداری کرنا، دھوکہ دینا) اَنْبَأَ: اَنْبَأَهُ

اَلْخَبَرَ اِنْبَاءٌ (افعال) (خبر دینا، کوئی بات بتانا)

ترکیب: جز و ذنب ذوالحال، صغیرًا حال پھر حال ذوالحال اخذت فعل کا مفعول ہے اور اخذت فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر انَّ کی خبر ہے اور عجوزًا انّ کا اسم ہے، ربت فعل ضمیر ھي فاعل ہ ضمیر مفعول بلبن الشاۃ اس کا متعلق پس ربت اپنے فاعل ومفعول ومتعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہوا ہے، لما کبر شرط قتل شاتھا جملہ ہوکر جزا ہے انشدت فعل ضمیر ھي فاعل ھي ذوالحال تقول جملہ ہوکر حال ہے، پس حال وذوالحال فاعل اور فعل مع فاعل جملہ فعلیہ ہے۔ قتلت فعل بافاعل اپنے مفعول شویھتي کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ فحعت فعل ضمیر انت ذوالحال واؤ حالیہ ربیب اپنے متعلق لشاتنا کے ساتھ مل کر ابن کی صفت اور موصوف وصفت أنت مبتدا کی خبر اور مبتدا وخبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور حال وذوالحال فجعتَ فعل کا فاعل، قلبي اس کا مفعول ہے، پھر فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر معطوف ہے غذیت فعل ضمیر أنت مفعول مالم یسم فاعلہ بدرھا جار مجرور اس کا متعلق ہے پس یہ فعل جملہ ہوکر معطوف علیہ غدرت فیھا جملہ ہوکر معطوف ہے، وإن حرف مشبہ بالفعل أباك اسم ذئب پھر یہ جملہ ہوکر انباك فعل کا مفعول ثانی کاف خطاب مفعول اوّل ہے اور ضمیر ھو فاعل ہے پس انباء مع فاعل ومفعولین جملہ ہوکر مَن استفہامیہ مبتدا کی خبر ہے، الطباع اسم کان طباع سوء خبر کان پس یہ جملہ ہوکر شرط لا ادبَ معطوف علیہ ولا ادیب معطوف پس معطوف ومعطوف علیہ اسم لا یفیدو جملہ ہوکر خبر لا ہے۔

حکایة: (۲۰) قِيْلَ اِنَّ بَعْضَ الْحُكَمَاءِ لَزِمَ بَابَ كِسْرٰي فِيْ حَاجَةٍ دَهْرًا، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَكَتَبَ اَرْبَعَةَ اَسْطُرٍ فِيْ رُقْعَةٍ وَ دَفَعَهَا لِلْحَاجِبِ، فَكَانَ :السَّطْرُ الْاَوَّلُ: اَلضَّرُوْرَةُ وَالْاَمَلُ اَقْدَمَانِيْ عَلَيْكَ، وَالسَّطْرُ الثَّانِيْ: اَلْعَدِيْمُ لَا يَكُوْنُ مَعَهٗ صَبْرٌ عَنِ الْمُطَالَبَةِ، وَالثَّالِثُ: اَلْاِنْصِرَافُ بِغَيْرِ شَيْءٍ شَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ، وَالرَّابِعُ: اِمَّا نَعَمْ مُثْمِرَةٌ وَاِمَّا لَا مُرِيْحَةٌ، فَلَمَّا قَرَأَهَا كِسْرٰي وَقَّعَ لَهٗ بِكُلِّ سَطْرٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ.

ترجمہ: (۲۰) بیان کیا گیا ہے کہ ایک عقل مند کسی ضرورت کے تحت کسری کے دروازے پر ایک زمانہ تک پڑا رہا، لیکن کسری اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا، چناں چہ اس نے ایک پرچہ میں چار لائنیں لکھیں اور دربان کو دے دی، پس پہلی لائن یہ تھی کہ ضرورت اور امید مجھ کو آپ کے پاس لے آئی ہیں، دوسری سطر یہ تھی کہ فقیر کو مانگنے سے صبر نہیں ہوتا ہے، تیسری سطر یہ تھی کہ بغیر کسی چیز کے واپس جانا دشمنوں کی خوشی کا باعث ہوگا، اور چوتھی سطر یہ تھی یا تو ہاں کہئے پھل دینے والا یا نا کہئے راحت پہنچانے والا، پس جب کسری نے اس پرچہ کو پڑھا تو اس شخص کے لیے ہر سطر پر ایک ہزار دینار کی مہر لگا دی۔

لغات: لَمْ یَلْتَفِتْ: اِلْتَفَتَ اِلَی الشَّیْئِ اِلْتِفَاتًا (افتعال) (متوجہ ہونا) اَسْطُرْ واحد سَطْرٌ (لائن) رُقْعَۃٌ (پرچہ، کاغذ وغیرہ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے) (ج) رِقَاع۔ اَلْحَاجِبُ (دربان) (ج) حَجَبَۃٌ وَ حُجَّاب۔ اَقْدَمَا: اَقْدَمَ فُلَانٌ اِقْدَامًا (افعال) (کسی کو آگے کرنا) اَلْمُطَالَبَۃُ: مصدر (کسی سے مانگنا، مطالبہ کرنا) شَمَاتَۃٌ (دشمن کی مصیبت پر خوشی) (س) (کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) مُثْمِرَۃ: اَثْمَرَ یُثْمِرُ اِثْمَارًا (افعال) (پھل دینا، پھل دار ہونا) مُرِیْحَۃٌ: اَرَاحَ فُلَانًا اِرَاحَۃً (افعال) (راحت پہنچانا) وَقَّعَ لَہٗ: وَقَّعَ عَلٰی کِتَابٍ تَوْقِیْعًا (تفعیل) (دستخط کرنا)

ترکیب: بعض الحکماء اسم اِنَّ لزم فعل ضمیر ھو فاعل، باب کسری مفعول بہ، فی حاجۃ اس کا متعلق ہے، دھرًا مفعول فیہ پس لزم مع فاعل ومتعلق ومفعولین جملہ ہوکر اِنَّ کی خبر ہے، لم یلتفت فعل ضمیر ھو فاعل، الیہ اس کا متعلق ہے، کتب فعل ضمیر ھو فاعل، اربعۃ أسطر مفعول بہ فی رقعۃ اس کا متعلق ہے، پھر یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، دفعھا للحاجب جملہ ہوکر معطوف ہے، السطر الاوّل موصوف وصفت اسم الضرورۃ والامل معطوف ومعطوف علیہ مبتدا اقدما فعل ضمیر ھما فاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول، علیك اس کا متعلق ہے پس یہ جملہ ہوکر خبر، اور کان مع اس وخبر جملہ ہوکر خبر اور کان مع اسم وخبر جملہ فعلیہ ہے، السطر الثاني، السطر الثالث، السطر الرابع تینوں

الأول پر معطوب ہیں العدیم مبتدا لایکون فعل ناقص صبز اسم ہے۔ عن المطالبۃ کے ساتھ مل کر اور معہ ثابتاً مقدر کے ساتھ مل کر خبر ہے، پس لایکون مع اسم وخبر ملہ ہوکر مبتدا کی خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر الضرورۃ والأمل جملہ پر معطوف اوّل ہے، بغیر شئ الانصراف مصدر کے ساتھ مل کر مبتدا مصدر کے ساتھ مل کر مبتدا شماتۃ الاعداء خبر ہے، پھر یہ جملہ ہوکر معطوف ثانی، اما حرف عطف نعم مقولہ ہے مثمرۃ حال الا مفعول لہ ہے، مریحۃً حال ہے اور نعم و لا معطوف ومعطوف علیہ معطوف ثالث ہے، لما قرأها کسري، شرط وقع فعل ضمیر ھو فاعل، لا متعلق اوّل بکلّ سطرٍ متعلق ثانی الف دینار مفعول بہ ہے پس یہ فعل جملہ ہوکر جزا ہے۔

حکایة: (۲۱) ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ التَّوَارِيْخِ اَنَّ بَعْضَ الْاَعْرَابِ فِيْ الْبَادِيَةِ اَصَابَتْهُ حُمَّي فِيْ اَيَّامِ الْقَيْظِ، فَاَتي الْاَبْطَعَ وَقْتَ الظَّهِيْرَةِ فَتَعَرّي فِيْ شَدِيْدِ الْحَرِّ، وَطَلّي بَدَنَه بِزَيْتٍ، وَجَعَلَ يَتَقَلَّبُ فِيْ الشَّمْسِ عَلي الْحَصي، وَقَالَ: سَوْفَ تَعْلَمِيْنَ يَاحُمّي! مَا نَزَلَ بِكِ وَبِمَنِ ابْتَلَيْتِ، عَدَلْتِ عَنِ الْاُمَرَاءِ وَاَهْلِ الثَّرَاءِ وَنَزَلْتِ بِيْ، وَمَا زَالَ يَتَمَرَّغُ حَتّي عَرِقَ وَذَهَبَتْ حُمَّاه، وَقَامَ وَسَمِعَ فِيْ الْيَوْمِ الثَّانِيْ قَائِلاً قَدْ حُمَّ الْاَمِيْرُ بِالْاَمْسِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَنَا وَاللّٰهِ بَعَثْتُهَا اِلَيْهِ ثُمَّ وَلّي هَارِبًا.

ترجمہ: (۲۱) بعض تاریخوں میں مذکور ہے کہ ایک دیہاتی کو جنگل میں گرمی کے دنوں میں بخار چڑھ گیا، پس وہ ریتیلی زمین پر آیا اور سخت گرمی میں ننگا ہو گیا اور اپنے جسم پر تیل ملا اور دھوپ میں کنکریوں پر لوٹنے لگا اور کہا اب جلد ہی تجھے معلوم ہو جائے گا اے بخار وہ مزہ جو کہ تجھ کو پیش آئے گا، اور اس شخص کو جس کو تو نے مبتلا کیا ہے، تو نے امیروں اور مال داروں کو تو چھوڑ دیا اور میرے پاس آ گیا، دیہاتی برابر لوٹتا رہا یہاں تک کہ پسینہ آ گیا اور اس کا بخار چلا گیا، پھر وہ اٹھ گیا، دوسرے دن اس نے کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ گذشتہ کل سے امیر کو بخار ہو گیا ہے، پس اعرابی نے کہا کہ اللہ پاک کی قسم میں نے ہی اسے امیر کے پاس

بھیجا ہے پھر یہ کہہ کر بھاگ نکلا۔

لغات: اَلْاَعْرَابُ (دیہات کے رہنے والے عرب، بدو جو بارشوں اور سبزہ والے مقامات میں سکونت پذیر ہوتے ہیں) واحد اَعْرَابِيٌ. اَلْبَادِیَۃُ بمؤنث ہے، اَلْبَادِيُ کا (کھلا جنگل) (ج) بَوَادٍ، بَادِیَاتٌ. اَلْقَیْظُ (سخت گرمی) (ج) اَقْیَاظٌ، قُیُوْظٌ. اَبْطَحُ (کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو) (ج) اَبَاطِحُ. اَلظَّھِیْرَۃُ (دوپہر، نصف النہار) (ج) ظَھَائِرُ. تَعَرِّيْ مِنْ ثِیَابِہٖ تَعَرِّیًا (تفعل) ننگا ہونا، کپڑے اتارنا) طَلّٰي: طَلَّي الشَّيْئَ بِکَذَا یُطَلِّيْ تَطْلِیَۃً (تفعیل) (کوئی چیز خوب ملنا، خوب مالش یا روغن کرنا) طَلَّي الْبَدَنَ بِزَیْتٍ (بدن پر تیل ملنا، تیل کی مالش کرنا) زَیْتٌ (روغن زیتون) دیگر اقسام کے تیلوں پر اضافت کے ساتھ اور بلا اضافت بولا جاتا ہے۔ یَتَقَلَّبُ: تَقَلَّبَ الشَّيْئُ تَقَلُّبًا (تفعل) (پلٹنا) اَلشَّمْسُ (سورج، دھوپ) اَلْحَصٰي: واحد اَلْحَصَاۃُ (کنکری، سنگ ریزہ) نَزَلَ بِكَ: نَزَلَ بِہٖ اَمْرٌ نُزُوْلاً (ض) (کسی کو کوئی بات پیش آنا) عَدَلْتَ عَنِ الْاُمَرَاءِ: عَدَلَ عَنْ کَذَا عَدْلاً (ض) (ہٹنا، انحراف کرنا) اَلثَّرَاءُ (مال و دولت، ثَرِيَ ثَرَاءً (س) (مال دار ہونا) یَتَمَرَّغُ: تَمَرَّغَ فِي التُّرَابِ تَمَرُّغًا (تفعل) (مٹی میں لوٹنا، پلٹیاں کھانا) عَرِقَ عَرَقًا (س) (پسینہ آنا) حُمَّ الْاَمِیْرُ حُمَامًا (مجہول) (بخار میں مبتلا ہونا) بِالْاَمْسِ (کل گذشتہ، ماضی) (ج) اُمُوْسٌ وَ آمَاسٌ. وَلّٰي ھَارِبًا (تفعیل) (پیٹھ پھیر کر بھاگنا)

ترکیب: بعض الاعراب موصوف، في البادیۃ الساکن مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر صفت پھر موصوف وصفت اسم انّ اصابت فعل حمّي فاعل ہٗ ضمیر مفعول۔ في ایام القیظ اس کا متعلق ہے، اور فعل جملہ ہوکر انّ کی خبر اور انّ مع اسم وخبر جملہ ہوکر ذُکر فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ في بعض التواریخ ذُکر کا متعلق ہوکر وہ مع مفعول ومتعلق جملہ فعلیہ ہے، اتي فعل ضمیر ھو فاعل، الابطح مفعول فیہ ظرف مکان، وقت الظھیرۃ مفعول فیہ ظرف زمان ہے، تعرّي فعل، ضمیر ھو فاعل، في شدید الحرّ متعلق کے ساتھ جملہ ہوکر معطوف علیہ طلي فعل ضمیر ھو فاعل، بدنہٗ مفعول بہ، بزیت متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر

معطوف ہے، جعل یتقلب فعل ضمیر ھو فاعل، في الشمس متعلق اوّل، علي الحصي متعلق ثاني کے ساتھ مل کر جملہ ہوکر معطوف ثاني، سوف تعلمین فعل ضمیر انت فاعل ما اسم موصول نزل فعل ضمیر ھو فاعل، بِكِ جار ومجرور معطوف علیہ، واو حرف عطف با حرف جار، مَن اسم موصول، ابتلیت فعل مجہول، ضمیر انتِ مفعول مالم یسم فاعلہ پس یہ فعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار ومجرور معطوف۔ پس معطوف ومعطوف علیہ نزل فعل کا متعلق ہے۔ اور نزل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ تعلمین فعل کا مفعول ہے اور سوف تعلمین جملہ قال کا مقولہ ہے، الامراءُ واھل الثراءِ معطوف ومعطوف علیہ مجرور ہوکر جار ومجرور عدلتِ کا متعلق ہے، اور عدلتِ جملہ معطوف علیہ اور نزلت بي جملہ ہوکر معطوف ہے۔ مازال یتمرغ فعل ضمیر ھو فاعل عرق جملہ معطوف علیہ ذھبت حماہ، جملہ معطوف اوّل، قامَ جملہ معطوف ثاني پھر معطوفین ومعطوف علیہ مجرور اور جار ومجرور یتمرغ فعل کا متعلق ہے پھر یہ فعل جملہ ہوکر مازال کی خبر، اور ضمیر ھو مازال کی اسم ہے، سمعَ فعل ضمیر ھو فاعل قائلاً مفعول في الیوم الثاني متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، اور قدجمَ الامیر بالأمس جملہ قائلاً کا مقولہ ہے، قال فعل الاعرابي فاعل، انا مبتدا واللہ أقسم فعل مقدر کا متعلق ہوکر جملہ قسمیہ ہے، بعثتھا الیہ خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر قال فعل کا مقولہ ہے ولّي فعل ضمیر ھو ذوالحال ھاربًا حال پھر ذوالحال وحال ولّي فعل کا فاعل ہے۔

حکایة: (۲۲) قِيلَ نَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْاَكَّالِيْنَ بِصَوْمَعَةِ رَاهِبٍ، فَقَدَّمَ لَه اَرْبَعَةَ اَرْغِفَةٍ [illegible] لِيُحْضِرَ لَه عَدَسًا فَحَمَلَه، وَجَاءَ بِه فَوَجَدَه اَكَلَ الْخُبْزَ فَذَهَبَ و[illegible]ي اِلَيْهِ بِالْخُبْزِ فَوَجَدَه اَكَلَ الْعَدَسَ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَعَه عَشَرَ مَرَّاتٍ، فَسَأَلَه الرَّاهِبُ اَيْنَ مَقْصَدُكَ؟ فَقَالَ: اِلَي الرَّيِّ، فَقَالَ لَه: بِمَا ذَا قَصَدْتَ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ بِهَا طَبِيْبًا حَاذِقًا اَسْأَلُه عَمَّا يُصْلِحُ مِعْدَتِيْ، فَاِنِّيْ قَلِيْلُ الْاِشْتِهَاءِ لِلطَّعَامِ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: اِذَا ذَهَبْتَ وَصَلَحَتْ مِعْدَتُكَ فَلَا تَجْعَلْ

رُجُوْعَكَ اِلَيَّ ثَانِيًا.

ترجمہ: (۲۲) کہا گیا ہے کہ ایک بہت زیادہ کھانے والا شخص کسی راہب کے گرجا گھر میں ٹھہرا، پس راہب نے اس کے آگے چار روٹیاں پیش کیں اور چلا گیا تا کہ اس کے لیے دال لائے، چناں چہ اس نے دال اٹھائی اور لے آیا، پس راہب نے اس کو اس حال میں پایا کہ وہ روٹیاں کھا چکا تھا، پھر گیا اور اس کے پاس روٹیاں لایا، اب اس نے پایا کہ وہ دال کھا گیا تھا، پس پادری نے یہی معاملہ اس کے ساتھ دس مرتبہ کیا، پھر راہب نے اس سے پوچھا تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟ تو اس نے کہا ری کا، راہب نے اس سے کہا: کس لیے ارادہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ وہاں ایک ماہر طبیب ہے میں اس سے ایسی دوا پوچھوں گا جو میرے معدہ کو درست کر دے، اس لیے کہ مجھ کو کھانے کی خواہش کم ہوتی ہے تو راہب نے اس سے کہا: بیشک میری آپ سے ایک ضروری درخواست ہے اس نے کہا کیا ہے؟ تو راہب نے کہا کہ جب تم چلے جاؤ اور تمہارا معدہ ٹھیک ہو جائے تو دوبارہ میرے پاس واپس مت آنا۔

لغات: اَكَّالِيْنَ: واحد اَكَّالٌ (بسیار خور، بہت کھانے والا) صَوْمَعَةٌ (راہب کا عبادت خانہ، چھوٹا کمرہ) (ج) صَوَامِع۔ رَاهِبٌ (نصرانی زاہد، گرجا کا مذہبی رہنما، وہ تارک الدنیا نصرانی جو عبادت کے لیے اپنی کٹی یا خانقاہ میں یکسو ہو کر رہے) (ج) رُهْبَانٌ۔ قَدَّمَ (تفعیل) کسی کو کوئی چیز پیش کرنا) عَدَسًا (دال مسور) واحد عَدَسَةٌ۔ مَقْصَدُكَ: مَقْصَدٌ اسم ظرف (ج) مَقَاصِدُ، قَصَدَ الْمَكَانَ قَصْدًا (ض) (کسی جگہ کا رخ کرنا، کسی جگہ جانا) قَصَدَ اِلَيْهِ وَ لَهُ قَصْدًا (ض) (کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا) حَاذِقًا (حاذق، باکمال، ماہر، ہوشیار) (ج) حُذَّاقٌ، حَذَقَ الْعَمَلَ حِذْقًا (ض) (کسی کام کو کرتے کرتے ماہر ہو جانا) يُصْلِحُ: اَصْلَحَ الشَّيْءَ اِصْلَاحًا (افعال) (ٹھیک کرنا، صحیح کرنا) مِعْدَتِي: اَلْمِعْدَةُ وَ الْمَعِدَةُ (معدہ، آنت) (ج) مِعَدٌ وَ مَعِدٌ. اَلْاِشْتِهَاءُ اِلَي الطَّعَامِ (کھانے کی خواہش) (افتعال) (زیادہ خواہش رکھنا، دل چاہنا)

ترکیب: من الاکالین کائن مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر رجل کی صفت اور موصوف وصفت نزل فعل کا فاعل بصومعة راهب اس کا متعلق ہے، اور یہ جملہ ہوکر قیل فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے اربعة ارغفه قدم فعل کا مفعول بہ، له اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، یحضر فعل ضمیر هو فاعل عدسا مفعول بہ، له متعلق کے ساتھ ملکر جملہ ہوکر مجرور جار مجرور ذهب فعل کا متعلق اور وہ جملہ ہوکر معطوف ہے، فحمله فعل ضمیر هو فاعل ہ ضمیر مفعول اور جملہ ہوکر معطوف علیہ جاء به جملہ ہوکر معطوف ہے و جد فعل ضمیر هو فاعل ہ ضمیر مفعول اوّل اکل الخبز جملہ ہوکر معطوف ثانی ہے، ذهب فعل ضمیر هو فاعل کے ساتھ جملہ ہوکر معطوف علیہ اتي إليه بخبز جملہ ہوکر معطوف ہے، ففعل فعل، ضمیر هو فاعل، ذٰلك مفعول بہ اور عشر مرات ممیز وتمیز مفعول فیہ ہے، سال فعل ہ ضمیر مفعول بہ الرّاهب فاعل ہے، مقصدك مبتدا موخر این خبر مقدم ہے الي الري کائن مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر مقصدي مبتدا محذوف کی خبر ہے، قصدت فعل ضمیر اَنتَ فاعل، بماجاء مجرور اس کا متعلق ہے بلغ فعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول طيبًا خادقًا موصوف وصفت اسم انّ بها موجود محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر أنّ اور إنّ مع اسم وخبر جملہ ہوکر بلغ فعل کا فاعل ہے، اسأل فعل أنا فاعل ہ ضمیر مفعول عن حرف جار مضاف ما اسم موصول یصلح معدتي جملہ ہوکر صلہ پھر موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور اسال فعل کا متعلق ہے، فاتعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل یائے متکلم اسم ان للطعام الاشتهاء کا متعلق ہے اور قليل الاشتهاء خبر ان اليك حاجة کا متعلق ہوکر اسم ان اور ثابت مقدر کے ساتھ الي متعلق ہوکر خبر ان ہے، هي مبتدا موخر ما استفہامیہ خبر مقدم ہے ذهبت فعل با فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ صلحت معدتك جملہ ہوکر معطوف اور معطوف علیہ شرط لاتجعل فعل ضمیر انت فاعل الي رجوعك کے ساتھ متعلق ہوکر مفعول اوّل ثانیا مفعول ثانی ہے، پس لاتجعل جملہ ہوکر جزا ہے۔

حكاية: (۲۳) قَالَ بَعْضُ حُكَمَاءِ الْفُرْسِ اَخَذْتُ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ

اَحْسَنَ مَافِيهِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا اَخَذْتَ مِنَ الْكَلْبِ؟ قَالَ: حُبَّهُ لِاَهْلِهِ وَ ذَبَّهُ عَنْ صَاحِبِهِ، فَقِيلَ: فَمَا اَخَذْتَ مِنَ الْغُرَابِ؟ قَالَ: شِدَّةُ حَذْرِهِ، قِيلَ: فَمَا اَخَذْتَ مِنَ الْخِنْزِيرِ؟ قَالَ: بُكُوْرَهُ فِي حَوَائِجِهِ، قِيلَ: فَمَا اَخَذْتَ مِنَ الْهِرَّةِ؟ قَالَ: تَمَلُّقَهَا عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ.

ترجمہ: (۲۳) فارس کے ایک عقل مند نے کہا کہ میں نے ہر چیز سے اس کی اچھی بات کو لیا جو اس میں پائی، پس اس سے کہا گیا کہ تو نے کتے سے کیا لیا؟ تو اس نے کہا: کتے کا اپنے گھر والوں سے محبت کرنا، اور اس کا اپنے مالک سے برائی کو دور کرنا، پھر اس سے پوچھا گیا کہ تو نے کوے سے کیا لیا؟ تو اس نے کہا کہ اس کا انتہائی چوکنا رہنا، پھر پوچھا گیا کہ تو نے خنزیر سے کیا لیا؟ تو اس نے کہا کہ اس کا اپنی ضروریات کو صبح سویرے کرنا، پھر پوچھا گیا کہ تو نے بلی سے کیا لیا؟ اس نے کہا: اس کا سوال کرنے کے وقت چاپلوسی کرنا۔

لغات: اَحْسَنُ: اسم تفضیل واحد مذکر (سب سے بہتر، افضل) (ج) اَحَاسِنُ، حُبَّهُ: حُبٌّ مصدر، حَبَّ فُلَانًا يَحِبُّ حُبًّا (ض) (محبت کرنا، چاہنا) ذَبَّهُ، ذَبَّ عَنْ اَحَدٍ ذَبًّا (ن) (دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان دور کرنا) اَلْغُرَابُ (کوا) (ج) غِرْبَانٌ، اَغْرُبٌ، اَغْرِبَةٌ. حِذْرُهُ: اَلْحِذْرُ (احتیاط، پرہیز) حَذِرَ حَذَرًا (س) (چوکنا اور چوکس رہنا) حَذِرَ الشَّيْءَ (محتاط ہونا، ڈرنا) بُكُوْرٌ: مصدر ہے، بَكَرَ يَبْكُرُ بُكُوْرًا (ن) (صبح سویرے (سورج نکلنے سے پہلے) آنا یا جانا یا اٹھنا) بَكَرَ فِي الشَّيْءِ وَ اِلَيْهِ (کسی کام کو صبح سویرے کرنا، کوئی کام اوّل وقت میں کرنا) تَمَلُّقٌ (تفعل) (چاپلوسی کرنا، خوشامد کرنا)

ترکیب: بعض حکماء الفرس قال فعل کا فاعل احسن مضاف ما اسم موصول فیہ مثبت فعل مقدر کا متعلق ہے یہ فعل جملہ ہو کر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ اخذت فعل کا مفعول، من کل شيء اس کا متعلق ہے، ما استفہامیہ مبتدا اخذت فعل اپنے متعلق من الکلب کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر خبر ہے۔ حبہ اپنے متعلق

لاهله کے ساتھ مل کر معطوف پھر معطوف و معطوف علیہ هو مبتدا محذوف کی خبر ہے، شدة حذره بھی اسی طرح مبتدا محذوف کی خبر ہے، اسی طرح بکوزة في خوانجه، تملقها عند المسلة هو مبتدا محذوف کی خبر ہے، اور ما اخذت من الغراب ما اخذت من الخنزير، اور ما اخذت من الهرة ما اخذت من الكلب کے مانند ہیں۔

حکایة: (۲۴) قِيلَ: اِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوْكِ الْفُرْسِ كَانَ سَمِيْنًا مُثْقِلًا حَتّٰي اَنَّهٗ لَا يَنْتَفِعُ بِنَفْسِهٖ، فَجَمَعَ الْاَطِبَّاءَ عَلٰي اَنْ يُعَالِجُوْهُ، فَصَارَ كُلَّمَا عَالَجُوْهُ لَا يَزْدَادُ اِلَّا شَحْمًا، فَجِيْئَ اِلَيْهِ بِبَعْضِ الْحُذَّاقِ مِنَ الْاَطِبَّاءِ، فَقَالَ لَهٗ: اَنَا اُعَالِجُكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ وَلٰكِنْ اَمْهِلْنِيْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰي اَتَاَمَّلَ وَاَنْظُرَ اِلٰي طَالِعِكَ وَمَا يُوَافِقُكَ مِنَ الْاَدْوِيَةِ، فَلَمَّا مَضَتْ لَهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ: اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنِّيْ نَظَرْتُ فِيْ طَالِعِكَ فَظَهَرَ لِيْ اَنَّهٗ مَابَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ اِلَّا اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا، فَاِنْ لَمْ تُصَدِّقْنِيْ فَاحْبِسْنِيْ عِنْدَكَ لِتَقْتَصَّ مِنِّيْ، فَاَمَرَ الْمَلِكُ بِحَبْسِهٖ، وَاَخَذَ الْمَلِكُ فِي التَّاَهُّبِ لِلْمَوْتِ، وَرَفَعَ جَمِيْعَ الْمَلَاهِيْ، وَرَكِبَهُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ وَاحْتَجَبَ عَنِ النَّاسِ، وَصَارَ كُلَّمَا مَضٰي يَوْمٌ يَزْدَادُ هَمًّا وَيَتَنَاقَصُ حَالُهٗ، فَلَمَّا مَضَتِ الْاَيَّامُ الْمَذْكُوْرَةُ طَلَبَ الْحَكِيْمَ وَكَلَّمَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ: اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ حِيْلَةً عَلٰي ذِهَابِ شَحْمِكَ، وَمَا رَاَيْتُ لَكَ دَوَاءً اِلَّا هٰذَا، اَلْاٰنَ يُفِيْدُكَ الدَّوَاءُ فَخَلَعَ عَلَيْهِ الْمَلِكُ خِلْعَةً سَنِيَّةً وَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ جَزِيْلٍ۔

ترجمہ: (۲۴) بیان کیا گیا ہے کہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بہت موٹا اور بھاری بھر کم تھا، یہاں تک کہ وہ اپنی ذات سے کچھ نفع نہیں اٹھا سکتا تھا، چناں چہ اس نے طبیبوں کو اس بات کے لیے جمع کیا کہ وہ اس کا علاج کریں، پس ایسا ہوا کہ وہ لوگ جب اس کا علاج کرتے تو اس کی چربی میں اور زیادتی ہو جاتی، پس اس کے پاس طبیبوں میں سے ایک ماہر طبیب کو لایا گیا، اس نے بادشاہ سے کہا کہ جہاں پناہ! میں آپ کا علاج

کروں گا لیکن آپ مجھ کو تین دن کی مہلت دیں تا کہ میں غور کروں اور دیکھوں آپ کے ستارے اور ان دواؤں کو جو آپ کو موافق آئیں، پس جب تین دن گزر گئے تو طبیب نے کہا: اے جہاں پناہ! بیشک میں نے آپ کے ستارے میں غور کیا، پس میرے سامنے یہ بات ظاہر ہوئی کہ آپ کی عمر کے صرف چالیس دن باقی رہ گئے ہیں، اگر آپ میری تصدیق نہ کریں تو مجھ کو اپنے پاس قید کرلیں تا کہ آپ مجھ سے بدلہ لے سکیں، پس بادشاہ نے اس کو قید کرنے کا حکم دے دیا، اور پھر بادشاہ نے موت کی تیاری شروع کر دی اور اس نے تمام کھیل کود ختم کر دیئے اور اس پر رنج وغم سوار ہوگیا اور وہ لوگوں سے کنارہ کش ہوگیا، اور ایسا ہوگیا کہ جب جب کوئی دن گزرتا تو اس کا غم اور زیادہ ہوجاتا اور اس کی حالت اور خستہ ہوجاتی، پس جب مذکورہ ایام گزر گئے تو بادشاہ نے طبیب کو بلایا اور اس معاملہ میں اس سے گفتگو کی، پس طبیب نے بادشاہ سے کہا: اے جہاں پناہ! یہ کام تو میں نے صرف آپ کی چربی کم ہونے کے لیے تدبیر کے طور پر کیا تھا اور میں نے آپ کے لیے اسی کو دوا سمجھا، اب آپ کو دوا فائدہ دے گی، پس بادشاہ نے طبیب کو بلند مرتبہ خلعت سے نوازا اور اس کے لیے بہت زیادہ مال کا حکم دیا۔

لغات: اَلْفُرْسُ (ملک فارس کے باشندے) واحد فَارِسِيٌّ ملک فارس جسے اب ایران کہا جاتا ہے۔ سَمِيْنًا (موٹا) (ج) سِمَانٌ، سَمُنَ سَمْنًا (ن) (موٹا ہونا) مُثْقِلًا: مُثْقِلٌ (بھاری بھرکم) شَحْمٌ (چربی) (ج) شُحُوْمٌ۔ اَمْهِلْنِيْ: امر حاضر معروف، اَمْهَلَ اَخَذَ اِمْهَالًا (افعال) (کسی کام کی مہلت دینا، ڈھیل دینا) طَالِعٌ (قسمت کا ستارہ) (ج) طُلَّعٌ۔ فَاحْبِسْنِيْ: حَبَسَهٗ يَحْبِسُ حَبْسًا (ض) (قید کرنا، قبضہ میں رکھنا) لِتَقْتَصَّ: اِقْتَصَّ فُلَانٌ اِقْتِصَاصًا (افتعال) (بدلہ لینا، قصاص لینا) اَخَذَ فِي التَّاَهُّبِ: اَخَذَ فِي الْاَمْرِ اَخْذًا۔ (ن) (شروع کرنا) اَلتَّاَهُّبُ لِلْمَوْتِ: مصدر (تفعل) تَاَهَّبَ لَهٗ تَاَهُّبًا (تیار ہونا) اَلْمَلَاهِيْ (سامان تفریح، آلات لہو ولعب، گانے بجانے کے آلات) اغلب یہ ہے کہ اس کا مفرد مَلْهَاةٌ ہے، مَلَاهِيْ مَلْهِيٌ کی جمع ہے، اور مِلْهِيٌ اسم

آلہ ہے، لَهَا بِالشَّيْءِ يَلْهُوْ لَهْوًا (ن) (کسی چیز سے کھیلنا، دل بہلانا، تفریح کرنا) اَلْهَمُّ (رنج، غم، فکر) (ج) هُمُوْم۔ اَلْغَمُّ (رنج، غم، ملال) (ج) غُمُوْم۔ اِخْتَجَبَ (افتعال) (چھپ جانا) يَتَنَاقَصُ: تَنَاقَصَ الشَّيْءُ تَنَاقُصًا (تفاعل) (بتدریج کم ہونا، کسی چیز کا گھٹتے رہنا) خَلَعَ: خَلَعَ عَلَيْهِ ثَوْبًا (ف) (خلعت یا لباس عطا کرنا) خِلْعَةٌ (لباس، خلعت، پوشاک) جو بطورِ انعام دی جاتی ہے، کہتے ہیں خَلَعَ عَلَيْهِ خِلْعَةً (اسے خلعت سے نوازا) (ج) خُلَع۔ سَنِيَّةٌ: مؤنث ہے سَنِيٌّ کا، سَنِيَ يَسْنَى سَنًا وَسَنَاءً (بلند ہونا، بلند مرتبہ ہونا) جَزِيْلٌ (بہت بڑا) صفت مشبہ ہے، جَزُلَ جَزَالَةً (ک) (بڑا ہونا، زیادہ ہونا)

ترکیب: من ملوك الفرس کائنا مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر ملکاً کی صفت اور موصوف وصفت اسم اِنَّ کان ثمینا مثقلاً، جملہ ہوکر خبر ہے، لا ینتفع بنفسه جملہ ہوکر خبر انَّ، ہٗ ضمیر اسم انَّ ہے اور ان مع اسم وخبر ہوکر حتي کا مجرور اور جار مجرور مثقلاً کے ساتھ متعلق ہے ان یعالجوا جملہ مجرور علي حرف جار کا اور جار مجرور جمع فعل کا متعلق ہے الاطباء اس کا مفعول بہ ہے، صار فعل ناقص ضمیر هو اسم کلما عالجوه، شرط لا یزداد فعل ضمیر هو فاعل شیئا مستثنیٰ منہ محذوف، الاحرف استثناء شحمًا مستثنیٰ، پس یہ فعل جملہ ہوکر جزا اور شرط وجزا جملہ شرطیہ صارَ کی خبر ہے جیئ فعل مجهول الیه متعلق اوّل، بعض الحذاق، موصوف من الاطباء، الکائن مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور متعلق ثانی ہے، اعالجك جملہ انا مبتدا کی خبر ہے، یاحرف ندا محذوف ایها الملك منادیٰ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، لکن حرف عطف امهل فعل ضمیر اَنْتَ فاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول ثلثه ایام مفعول فیہ حتي حرف جار، اتأمل جملہ معطوف علیہ، انظر فعل ضمیر انا فاعل الي حرف جار طالعك، معطوف علیہ ما اسم موصول یوافقك من الادویة، جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ مجرور اور جار مجرور انظر فعل کا متعلق اور یہ فعل جملہ ہوکر معطوف اور معطوف

ومعطوف علیہ حتي کا مجرور اور جار مجرور اَمهل کا متعلق ہے، فلما مضت له ثلثة ايام جملہ ہوکر شرط اني نظرت في طالعك جملہ قال کا مقولہ ہے، شيء مستثنیٰ منہ مقدر اربعون يوماً مستثنیٰ ومستثنیٰ منہ مابقي فعل کا فاعل من عمرك مابقي کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر ان کی خبر ہے اوران مع اسم وخبر ظهر فعل کا فاعل اور بي کا اس متعلق ہے۔ان لم تصدقني شرط احبسني کے ساتھ عندك اور لتقتص دونوں متعلق ہوکر جزا اور شرط وجزا جملہ شرطیہ ہے، اور مني تقتص فعل کا متعلق ہے، الملك امر فعل کا فاعل اور بحبسه اس کا متعلق ہے، اخذ فعل الملك فاعل في التائب اخذ کا اور للموت تأهب کا متعلق ہے جميع الملاهي رفع فعل کا مفعول بہ ہے الهم والغم ركب فعل کا فاعل اور ہ ضمیر اس کا مفعول ہے احتجب فعل ضمیر هو فاعل عن الناس اس کا متعلق ہے۔ صار فعل ناقص ضمیر هو اسم كلما مضي يوم شرط، يزداذهما جملہ ہوکر معطوف علیہ يتناقص حاله جملہ ہوکر معطوف ہے، پھر معطوف ومعطوف علیہ جزا اور شرط وجزا جملہ شرطیہ صار کی خبر ہے، الايام المذكوره موصوف وصفت، مضت فعل کا فاعل اور یہ فعل جملہ ہوکر شرط الحكيم جملہ معطوف علیہ وكلمه في ذلك جملہ معطوف پس معطوف ومعطوف علیہ جواب لمّا ہے، فعلت فعل بافاعل ذلك اسم اشارہ حيلة مشاز اليه پھر دونوں فعلت کا مفعول بہ علي ذهاب شحمك اس کا متعلق ہے، پس یہ فعل مع فعل ومفعول ومتعلق جملہ ہوکر معطوف علیہ، مارأيت فعل ضمیر انا فاعل لَكَ اس کا متعلق ہے، دواءٍ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء هذا مستثنیٰ پس دونوں مل کر مفعول پھر رأيت فعل جملہ ہوکر معطوف خبر معطوف اور معطوف علیہ قال فعل کا مقولہ ہے، ايها الملك یا حرف ندا محذوف کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے، الأن يفيذ فعل کا مفعول فیہ ظرف زمان مقدم کاف خطاب مفعول، الدواءُ يفيد فعل کا فاعل ہے خلع فعل الملك فاعل، خلعة سنية موصوف وصفت مفعول علیہ اس کا متعلق ہے امر فعل ضمیر هو فاعل له متعلق اور بمالٍ جزيل متعلق ثانی ہے۔

حكاية: (۲۵) يُرْوٰي اَنَّهٗ كَانَ لِبَعْضِ الْمُلُوْكِ شَاهِيْنُ وَكَانَ مُوْلَعًا بِهٖ،

فَطَارَ يَوْمًا وَوَقَعَ عَلٰى مَنْزِلِ عَجُوْزٍ فَلَزِمَتْهُ فَلَمَّا رَأَتْ مِنْقَارَهُ مُعَوَّجًا، قَالَتْ: هٰذَا لَا يَقْدِرُ أَنْ يَلْقُطَ الْحَبَّ فَقَصَّتْهُ بِالْمِقَصِّ ثُمَّ نَظَرَتْ إِلَى مَخَالِبِهِ وَطُوْلِهَا، فَقَالَتْ: وَأَظُنُّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ الْمَشْيَ فَقَصَّتْهَا وَتَحَكَّمَتْ فِيْهِ شَفَقَةً عَلَيْهِ بِزَعْمِهَا وَأَهْلَكَتْهُ مِنْ حَيْثُ أَرَادَتْ نَفْعَهُ، ثُمَّ إِنَّ الْمَلِكَ بَذَلَ الْجَعَائِلَ لِمَنْ يَأْتِيْهِ بِخَبَرِهِ فَوَجَدُوْهُ عِنْدَ الْعَجُوْزِ فَجَاؤُوْا بِهِ إِلَى الْمَلِكِ، فَلَمَّا رَأَى حَالَهُ، قَالَ: أَخْرِجُوْهُ وَنَادُوْا عَلَيْهِ هٰذَا جَزَاءُ مَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ عِنْدَ مَنْ لَا يَعْرِفُ قَدْرَهُ.

ترجمہ: (۲۵) روایت کیا گیا ہے کہ کسی بادشاہ کے پاس ایک باز تھا اور بادشاہ اس پر فریفتہ تھا، پس وہ ایک دن اڑا اور ایک بڑھیا کے گھر پر جا گرا، چناں چہ بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا، پس جب بڑھیا نے اس کی چونچ ٹیڑھی دیکھی تو کہا یہ دانہ چگنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوگا، لہٰذا اس نے قینچی سے اس کو کاٹ دیا، پھر اس کے پنجوں اور اس کی لمبائی کو دیکھا تو کہا کہ میرا گمان ہے کہ یہ چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، پس پنجوں کو بھی کاٹ دیا حالاں کہ بڑھیا نے باز کے بارے میں اپنی رائے سے فیصلہ کیا اس پر بطور شفقت کے، اور بڑھیا نے اس کو برباد کر دیا، باوجودیکہ بڑھیا نے اس کو نفع پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، پھر ادھر بادشاہ نے انعامات مقرر کر دیئے تھے اس شخص کے لیے جو اس کے پاس باز کی خبر لائے، چناں چہ لوگوں نے باز کو بڑھیا کے پاس پایا اور اس کو بادشاہ کے پاس لے آئے، پس جب بادشاہ نے اس کی حالت دیکھی تو کہا اس کو باہر نکالو اور اس پر اعلان کرو کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو اپنے آپ کو ایسے آدمی کے پاس پیش کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں جانتا۔

لغات: يَرْوِيْ: رَوَى الْحَدِيْثَ يَرْوِيْ رِوَايَةً (ض) (نقل کرنا، بیان کرنا، روایت کرنا) شَاهِيْن (شاہین، ایک شکاری پرندہ) (ج) شَوَاهِيْن، شَيَاهِيْن۔ مُوْلَعًا بِهٖ: اَلْمُوْلَعُ بِالشَّيْءِ (گرویدہ، فریفتہ، شوقین) أُوْلِعَ بِهٖ إِيْلَاعًا (کسی چیز کا دیوانہ ہونا، فریفتہ اور دلدادہ ہونا) مِنْقَارَهُ: اَلْمِنْقَارُ (پرندہ کی چونچ) (ج) مَنَاقِيْر۔ مُعَوَّجًا:

اِعۡوِجَاجٌ (افعلال) اسم فاعل (ٹیڑھا ہونا) يَلۡقَطَ: لَقَطَ الشَّيۡءَ يَلۡقَطُ لَقۡطًا (ف) (زمین سے کوئی چیز اٹھانا) لَقَطَ الطَّائِرُ الحَبَّ (پرندہ کا دانہ چگنا) اَلۡحَبُّ (دانہ) (ج) حُبُوۡبٌ. قَصَّتۡهُ: قَصَّ الثَّوۡبَ قَصًّا (ن) (قینچی سے کاٹنا، کترنا) اَلۡمِقَصُّ (قینچی) (ج) مَقَاصّ دراصل مِقَصّ قینچی کے ایک پھل کو کہتے ہیں، دو کو ملا کر قینچی بنتی ہے۔ تَحَكَّمَتۡ فِيۡهِ (تفعل) (فیصلہ کرنا) اَلۡجَعَائِلُ: اَلۡجَعَالَةُ (بضم الجیم والفتح) کی جمع ہے (کام کی اجرت) بَذَلَ (ف) (خرچ کرنا) نَادُوۡا: نَادَي يُنَادِيۡ مُنَادَاةً (مفاعلۃ) امر حاضر صیغہ جمع مذکر حاضر (اعلان کرنا، آواز دینا)

ترکیب: شاهین اسم کانَ لبعض الملوك ثابتًا مقدر کے ساتھ مل کر متعلق ہوکر خبر کان ہے، پس کان جملہ خبر اَنّ اور ہٗ ضمیر اسم اَنَّ ہے، اور اَنَّ جملہ ہوکر یروي فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے، کانَ فعل ناقص ضمیر ھو اسم کان مو لعابہ خبر کان ہے، یو مًا طار فعل کا مفعول فیہ ضمیر ھو اس کا فاعل ہے، پس طار جملہ ہوکر معطوف علیہ وقع علي منزل عجوز جملہ ہوکر معطوف ہے، راتْ فعل ضمیر ھِيَ فاعل، منقارہ مفعول اول معوجًا مفعول ثانی ہے، اور لما رأت جملہ ہوکر شرط هذا مبتدا الایقدر فعل ضمیر ھو فاعل ان یلقط فعل ضمیر ھو فاعل الحب مفعول بہ پھر یہ جملہ ہوکر لایقدر فعل کا مفعول بہ پھر لایقدر جملہ ہوکر ھذا مبتدا کی خبر ہے، اور وہ جملہ ہوکر قالت فعل کا مقولہ ہے ور وہ جملہ ہوکر جواب لمّا ہے قصّت فعل ضمیر ھي فاعل ہٗ ضمیر مفعول بالمقص متعلق کے جملہ فعلیہ ہے مخالبہ وطولها معطوف ومعطوف علیہ ہوکر مجرور، جار مجرور نظرت فعل کا متعلق ہے، اظنَ فعل متکلم، ہٗ ضمیر مفعول اوّل، لایستطیع المشي، جملہ مفعول ثانی ہے قصّت فعل ضمیر ھي فاعل ھا ضمیر مفعول راجع ہے، مخالبُ کی طرف، علیہ بر عمها دونوں شفقتہ کے ساتھ متعلق ہے، اور شفقۃً مفعول بہ ہے تحکمت فعل کا اور فیہ متعلق ہے تحکمت کا، پس یہ جملہ ہوکر قصّت جملہ پر عطف ہے، ارادت نفعه، جملہ حیث کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ مجرور اور جار مجرور اھلکتہ فعل کا متعلق ہے، اور یہ

جملہ ہوکر قصت فعل کا معطوف ہے، بخبرہ یاتہ فعل کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار مجرور بذل فعل کا متعلق ہے، الجعائل اس کا مفعول بہ ہے عند الجوز وجدوا فعل کا متعلق اور یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ بہ الیہ دونوں جاء و افعل کے متعلق ہیں اور یہ جملہ ہوکر معطوف ہے۔ لمارأي حاله جملہ ہوکر شرط قال جملہ ہوکر جزا ہے اخرجوہ جملہ معطوف علیہ اور نادوا علیہ جملہ معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ مل کر قال کا مقولہ ہے هذا مبتدا اجزاء مضاف من موصولہ أوقع فعل ضمیر هو فاعل نفسہ مفعول بہ عند مضاف من موصول لایعرف قدرہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ أوقع فعل کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ هذا مبتدا کی خبر ہے۔

حكاية: (۲٦) قِيلَ اِنَّ رَجلاً آتي اِلٰي بَعْضِ الْحُكَمَاءِ فَشَكيٰ اِلَيهِ صَدِيْقَه وَعَزَمَ عَلٰي قَطْعِهٖ وَالْاِنتِقَامِ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الْحَكِيْمُ: أَتَفْهَمُ مَا اَقُوْلُ لَكَ فَاُكَلِّمُكَ اَمْ يَكْفِيكَ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَوْرَةِ الْغَضَبِ الَّتِي تَشْغَلُكَ عَنِّيْ، قَالَ: اِنِّيْ لِمَا تَقُوْلُ لَوَاعٍ، قَالَ: أَسُرُوْرُكَ بِمَوَدَّتِهٖ كَانَ اَطْوَلَ اَمْ غَمُّكَ بِذَنْبِهٖ؟ قَالَ: بَلْ سُرُوْرِيْ قَالَ اَفَحَسَنَاتُه عِنْدَكَ أَكْثَرُ اَمْ سَيِّاٰتُهٗ قَالَ: حَسَنَاتُهٗ، قَالَ: فَاصْفَحْ بِصَالِحِ اَيَّامِكَ مَعَهٗ عَنْ ذَنْبِهٖ وَهَبْ لِسُرُوْرِكَ بِهٖ جُرْمَهٗ وَاطْرَحْ مُؤْنَةَ الْغَضَبِ وَالْاِنْتِقَامِ لِلْوُدِّ الَّذِيْ بَيْنَكُمَا فِيْ سَالِفِ الْاَيَّامِ، وَلَعَلَّكَ لَاتَنَالُ مَا اَمَلْتَ فَتَطُوْلُ مُصَاحَبَةُ الْغَضَبِ وَيَؤُلُ اَمْرُكَ اِلٰي مَاتَكْرَهُ.

ترجمہ: (۲٦) بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص کسی عقل مند کے پاس آیا اس نے اس کے پاس اپنے دوست کی شکایت کی اور اس سے قطع تعلق کرنے اور اس سے انتقام لینے کا پختہ ارادہ ظاہر کیا، پس عقل مند نے اس سے کہا: کیا تم اس بات کو سمجھ لوگے جو میں تم سے کہوں گا تا کہ میں تم سے بات کروں، یا تم کو کافی ہوگی وہ چیز جو کہ تمہارے پاس ہے، یعنی غصہ

کی تیزی جو کہ تم کو مجھ سے غافل رکھے گی، تو اس نے کہا بیشک جو بات آپ کہیں گے میں اس کو یاد رکھوں گا، کہا کیا تمہاری خوشی کا زمانہ اس کی محبت کی وجہ سے زیادہ لمبا رہا یا تمہارے غم کا زمانہ اس کے گناہ کی وجہ سے؟ اس نے کہا بلکہ میری خوشی کا زمانہ، حکیم نے کہا کیا پھر اس کی نیکیاں تیرے نزدیک زیادہ ہیں یا اس کی برائیاں؟ کہا اس کی نیکیاں، تو عقل مند نے کہا پس تم اس کے ساتھ اپنے اچھے زمانہ کے بدل میں اس کے گناہ کو معاف کرو اور اس کی وجہ سے اپنی خوشی کے عوض اس کے جرم کو بخش دو، اور غصہ اور انتقام کے بوجھ کو پھینک دو اس محبت کی وجہ سے جو پچھلے دنوں میں تم دونوں کے درمیان رہی اور شاید کہ تم اس چیز کو نہ پاؤ جس کی تم نے امید باندھی ہے، پس اس طرح غصہ کا ساتھ رہنا لمبا ہو جائے اور تمہارا معاملہ اس چیز کی طرف لوٹے جس کو تم ناپسند کرو۔

لغات: شَكَي إِلَيْهِ (ن) (کسی کی کوئی شکایت کرنا) عَزَمَ الْأَمْرَ وَ عَلَيْهِ عَزْمًا (ض) (کسی کام کا تہیہ کرنا، ٹھان لینا، پختہ ارادہ کرنا) قَطَعَ الصَّدِيْقَ قَطْعًا (ف) (دوست سے تعلق ختم کرنا) فَوْرَةُ الْغَضَبِ (غصہ کی تیزی) شَغَلَ فُلَانًا عَنْ شَيْءٍ شَغْلاً (ف) (غافل کرنا، توجہ ہٹانا) وَاعٍ: وَعْيٌ سے اسم فاعل، وَعَي الْحَدِيْثَ يَعِيْ وَعْيًا (ض) (حدیث یا بات کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن میں رکھنا، محفوظ کر لینا) فَاصْفَحْ عَنْ ذَنْبِهِ (ف) (معاف کرنا، درگزر کرنا) هَبْ: وَهَبَ يَهَبُ هِبَةً (ف) فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر (بخشنا) اِطْرَحْ: طَرَحَ الشَّيْئَ طَرْحًا (ف) (ڈالنا، پھینکنا) مُؤْنَةٌ (کلفت، بوجھ) (ج) مُؤَنٌ۔ اَلْوُدُّ (محبت، تعلق، دوستی) سَالِفَ الْاَيَّامِ (گزشتہ ایام) سَالِفٌ (گزشتہ) (ج) سُلَّافٌ وَسَلَفٌ، سَلَفَ، يَسْلُفُ سُلُوْفًا وَسَلَفًا (ن) (گزرا ہوا ہونا) اَمَّلْتَ: تَأْمِيْلاً (تفعیل) (امید رکھنا) يَؤُوْلُ: آلَ اِلَيْهِ يَؤُوْلُ اَوْلاً وَاِيَالاً وَاَيْلُوْلَةً وَمَآلاً (ن) (لوٹنا) تَكْرَهُ: كَرِهَ الشَّيْئَ يَكْرَهُ كُرْهًا وَ كَرَاهَةً وَ كَرَاهِيَةً (س) (نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا)

ترکیب: رجلا اسم، اتي الي بعض الحكماء جملہ ہو کر خبر انّ پھر انّ مع اسم وخبر جملہ

ہوکر قیل فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے صدیقہ شکي فعل کا مفعول بہ الیہ اس کا متعلق اور یہ جملہ ہوکر پہلے جملہ پر عطف ہے منہ الانتقام کا متعلق ہے اور یہ مع متعلق قطعہ پر عطف اور معطوف ومعطوف علیہ مجرور اور جار مجرور عزم فعل کا متعلق اور وہ جملہ ہوکر پہلے جملہ پر معطوف ہے اقول لك، جملہ ما موصولہ کا صلہ اور موصول وصلہ تفهم فعل کا مفعول اور فعل جملہ ہوکر استفہام اکلمك جملہ ہوکر جواب استفہام اور استفہام وجواب قال فعل کا مقولہ ہے، تشغلك عني جملہ التي موصول کا صلہ اور موصول فورۃ الغضب موصوف کی صفت اور موصوف وصفت مجرور اور اعندك مضاف ومضاف الیہ دونوں ثبت فعل کے ساتھ متعلق ہیں، اور یہ فعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ یکفیك فعل کا فاعل پھر یہ فعل مع فاعل ومفعول جملہ ہوکر جملہ استفہامیہ سابقہ پر عطف ہے، انّ حرف مشبہ بالفعل نون وقایہ یائے متکلم اسم ان ماتقول موصول وصلہ لام کا مجرور اور جار مجرور داع شبہ فعل کا متعلق اور وہ متعلق انّ کی خبر ہے، سرورك بمودته مبتدا اور اس پر غمك بذنبه معطوف ہے اور کان اطول جملہ ہوکر خبر ہے سروري مبتدا، کان أطول محذوف خبر ہے، حسناته مبتدا اکثر عندك خبر اور سيئاته مبتدا اکثر عندك محذوف کی خبر ہے پھر حسناته مبتدا اکثر محذوف کی خبر ہے، عن ذنبه اور بصالح ایامك دونوں اصفح فعل کے متعلق ہیں اور معه الکائنة محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر صفت ہے، ایامك کی جُرمَهٗ وهب فعل کا مفعول بہ به سرور مصدر کا متعلق اور یہ مصدر مع مضاف الیہ ومتعلق مجرور اور جار ومجرور هب فعل کا متعلق ہے، مؤنة الغضب والانتقام، اطرح فعل کا مفعول بینکما في سالف الایام دونوں ثبت فعل مقدر کے متعلق اور یہ فعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ الود موصوف کی صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور اطرح فعل کا متعلق ہے، ما اَمْلَتَ موصول وصلہ لاتنال فعل کا مفعول اور یہ جملہ لعلّ کی خبر ہے مصاحبة الغضب تطول فعل کا فاعل ماتکرہ موصول وصلہ مجرور اور جار ومجرور یؤل فعل کا متعلق ہے۔

حکایۃ: (۲۷) اَخْبَرَ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ الْخَاضِبَةِ اَنَّهٗ کَانَ لَیْلَةً مِنَ اللَّیَالِيْ قَاعِدًا

يَنْسَخُ شَيْئًا مِنَ الْحَدِيْثِ بَعْدَ اَنْ مَضٰي وَهْنٌ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: وَكُنْتُ ضَيِّقَ الْيَدِ فَخَرَجَتْ فَارَةٌ كَبِيْرَةٌ وَجَعَلَتْ تَعْدُوْ فِي الْبَيْتِ، وَاِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ اُخْرٰي وَجَعَلَتَا تَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَقَافَزَانِ اِلٰي اَنْ دَنَتَا مِنْ ضَوْءِ السِّرَاجِ وَتَقَدَّمَتْ اِحْدَاهُمَا وَكَانَتْ بَيْنَ يَدَيَّ طَاسَةٌ فَاَكْبَبْتُهَا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ صَاحِبَتُهَا وَشَمَّتِ الطَّاسَةَ وَجَعَلَتْ تَدُوْرُ حَوَالَيِ الطَّاسَةِ وَتَضْرِبُ بِنَفْسِهَا عَلَيْهَا وَاَنَا سَاكِتٌ اَنْظُرُ مُشْتَغِلٌ بِالنَّسْخِ فَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَاِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ وَفِيْ فِيْهَا دِيْنَارٌ صَحِيْحٌ وَتَرَكَتْهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا وَسَكَتُّ وَاشْتَغَلْتُ بِالنَّسْخِ وَقَعَدَتْ سَاعَةً بين يديَّ تنظر إليَّ فرجعت وجاءت بدينار آخر وقعدت ساعة أخري وَاَنَا سَاكِتٌ اَنْظُرُ وَاَنْسَخُ وَكَانَتْ تَمْضِيْ وَتَجِيْئُ اِلٰي اَنْ جَاءَتْ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ اَوْ خَمْسَةٍ، اَلشَّكُّ مِنِّيْ وَقَعَدَتْ زَمَانًا طَوِيْلاً اَطْوَلَ مِنْ كُلِّ نَوْبَةٍ وَرَجَعَتْ وَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَخَرَجَتْ وَاِذَا فِيْ فِيْهَا جُلَيْدَةٌ كَانَتْ فِيْهَا دَنَانِيْرُ وَتَرَكَتْهَا فَوْقَ الدَّنَانِيْرِ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ مَا بَقِيَ مَعَهَا شَيْئٌ فَرَفَعْتُ الطَّاسَةَ فَقَفَزَتَا وَدَخَلَتَا الْبَيْتَ وَاَخَذْتُ الدَّنَانِيْرَ وَاَنْفَقْتُهَا فِيْ مُهِمٍّ لِيْ.

ترجمہ: (۲۷) ابوبکر بن خاضبہ نے خبر دی ہے کہ ایک رات بیٹھے ہوئے وہ حدیث کا کچھ حصہ لکھ رہے تھے، بعد اس کے کہ رات کا آدھا حصہ گزر چکا تھا، انھوں نے کہا کہ میں تنگ دست تھا، پس ایک بڑا چوہا نکلا اور گھر میں چوکڑی بھرنے لگا، اچانک کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا چوہا نکلا اور دونوں میرے سامنے کھیلنے لگے اور اچھل کود کرنے لگے یہاں تک کہ چراغ کی روشنی سے قریب ہوگئے، ان میں سے ایک آگے بڑھا اور میرے سامنے ایک پیالہ تھا پس میں نے چوہے پر اس کو اوندھا کر دیا، چناں چہ اس کا ساتھی آیا اور پیالہ سونگھا اور اس کے اردگرد گھومنے لگا، اور اپنے آپ کو اس پر مارنے لگا اور میں چپ

چاپ دیکھ رہا تھا اور لکھنے میں مشغول تھا، پھر وہ چوہا اپنے بل میں داخل ہوا اچانک کچھ دیر کے بعد نکلا اس حال میں کہ اس کے منھ میں ایک کھرا دینار تھا، اس نے اس دینار کو میرے سامنے ڈال دیا، پس میں نے اس کی طرف دیکھا اور خاموش رہا اور لکھنے میں مشغول رہا، وہ تھوڑی دیر میرے سامنے بیٹھا میری طرف دیکھتا رہا پھر واپس گیا اور دوسرا دینار لایا اور تھوڑی دیر بیٹھا رہا اور میں خاموش دیکھتا رہا اور وہ جاتا رہا اور آتا رہا یہاں تک کہ چار یا پانچ دینار لے آیا (چار یا پانچ میں) شک میری طرف سے ہے، اور وہ بہت دیر بیٹھا رہا، ہر مرتبہ سے زیادہ دیر اور پھر واپس گیا اور اپنے بل میں داخل ہوا اور نکلا اس حال میں کہ اچانک اس کے منھ میں ایک چھوٹی سی تھیلی تھی جس میں دینار تھے اور اس نے ان دیناروں کے اوپر اس کو ڈال دیا، پھر میں نے جان لیا کہ اس کے پاس اور کچھ باقی نہیں رہا، چناں چہ میں نے پیالہ اٹھا دیا پس وہ دونوں کودے اور بل میں داخل ہو گئے اور میں نے دیناروں کو لے لیا اور ان کو اپنی اہم ضرورت میں خرچ کیا۔

لغات: یَنْسَخ: نَسَخَ الْکِتَابَ نَسْخًا (ف) (کتاب کو حرف بحرف لکھنا، نقل کرنا، کتابت کرنا) وَهْنٍ مِنَ اللَّیْلِ (رات کا آدھا حصہ) اَلْوَهْنُ (تقریباً آدھی رات یا اس کے کچھ بعد کا وقت) ضَیِّقُ الْیَدِ (تنگ دست) اَلضَّیِّقُ (تنگ، چھوٹا) ضَاقَ یَضِیْقُ ضَیْقًا وَ ضِیْقًا (ض) (تنگ ہونا) تَتَقَافَزَانِ: تَقَافَزَ یَتَقَافَزُ تَقَافُزًا (تفاعل) (کودنے میں مقابلہ کرنا، باہم مل کر کودنا، چھلانگیں لگانا) دَنَتَا: دَنَا مِنْهُ وَ اِلَیْهِ وَ لَهٗ یَدْنُوْ دُنُوًّا وَ دَنَاوَةً (ن) (نزدیک ہونا، قریب آنا) ضَوْءٌ (روشنی) (ج) اَضْوَاءٌ، ضَوْءٌ اور نُوْرٌ کے درمیان فرق ہے۔ (۱) ضوء نور کے مقابلہ میں قوی تیز ہوتا ہے۔ (۲) ضوء ذاتی روشنی کا نام ہے جیسے سورج اور آگ کی روشنی ذاتی ہے کسبی نہیں اور نور کسبی عرفی روشنی کا نام ہے جیسے چاند کی روشنی جو سورج کی روشنی سے مستفاد ہے، قرآن پاک میں: "**هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا**" ایک قول یہ ہے کہ ضوء اور نور کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، دونوں ہم معنی ہیں۔ اَلسِّرَاجُ (چراغ، روشن چراغ) (ج) سُرُجٌ۔

طَاسَةٌ: اَلطَّاسُ (پینے کا پیالہ) عام لوگ اسے طَاسَةٌ کہتے ہیں کَبَّ الْاِنَاءَ عَلٰی کَذَا کَبًّا (ن) (برتن کو اوندھا کر دینا) اَکَبَّ عَلٰی وَجْهِهٖ اِکْبَابًا (افعال) (اوندھا ہونا، الٹا ہونا، سرنگوں ہونا) شَمَّ یَشَمُّ شَمًّا وَ شَمِیْمًا (ن) (سونگھنا، بو محسوس کرنا) تَدُوْرُ: دَارَ یَدُوْرُ دَوْرًا وَدَوَرَانًا (ن) (چکر لگانا، کسی چیز کے ارد گرد گھومنا) حَوَالِيْ: اَلْحَوَالُ (اردگرد) رَاَیْتُ النَّاسَ حَوَالَیْهِ (میں نے لوگوں کو اس کے چاروں طرف گھومتے ہوئے دیکھا) اَلْحَوْلُ مِنَ الشَّيْءِ (اطراف، چہار جانب) اَلسَّرْبُ (جنگلی جانور کا بل یا سوراخ) (ج) اَسْرَابٌ. جُلَیْدَةٌ: جَلْدَةٌ تصغیر ہے، (چمڑے کا چھوٹا ٹکڑا، چمڑے کی چھوٹی تھیلی) مُهِمٌّ (اہم اور ضروری کام) (ج) مَهَامٌ۔

ترکیب: ابو بکر بن الخاضبیة اخبر فعل کا فاعل من اللیالي کائنة مقدر کا متعلق ہو کر لیلۃ کی صفت اور موصوف وصفت کانَ فعل ناقص کا مفعول فیہ ضمیر هُو اسم کانَ قاعدًا ذو الحال ینسخ شیئًا من الحدیث جملہ ہو کر حال اور حال ذو الحال خبر کان ہے، اور کان جملہ ہو کر خبر اَنَّ ہے، ہٗ ضمیر اسم اَنَّ پھر اَنَّ جملہ ہو کر اخبر فعل کا مفعول ہے۔ ان مضي وهن من اللیل جملہ بعد مضاف کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ ینسخ فعل کا متعلق ہے۔ کنتُ فعل ناقص ضمیر انا اسم ضیق الید خبر کنت ہے، فارۃ کبیرۃ موصوف وصفت خرجت فعل کا فاعل اور یہ جملہ ہو کر معطوف علیہ۔ جَعَلَتْ تعدو۔ فعل ضمیر هي فاعل في البیت متعلق کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر معطوف ہے اخری خرجت فعل کا فاعل۔ اذا مفاجاتیہ، بعد ساعة دونوں خرجت کے متعلق ہے۔ اَنْ مصدریہ دنتا من ضوء السراج جملہ ہو کر مجرور اور جار مجرور یتقافزان فعل کا متعلق ہے اور یہ فعل جملہ ہو کر معطوف اور جعلتا تلعبان فعل ضمیر هما فاعل بین یدي مفعول فیہ کے ساتھ مل کر جملہ ہو کر معطوف علیہ ہے إحداهما تقدمت فعل کا فاعل ہے طاسة اسم کانت بین یدي مضاف ومضاف الیہ موجودۃ مقدر کے ساتھ مل کر خبر کانت ہے، اکببتُ فعل ها ضمیر مفعول علیها اس کا متعلق ہے صاحبتها جاءت فعل کا فاعل ہے، شمّت فعل

ضمیر ھِیَ فاعل۔ الطاسة مفعول بہ ہے جعلت تدورہ فعل ضمیر ھي فاعل، حوالي
الطاسة مضاف ومضاف الیہ مفعول فیہ ہے تضرب فعل ضمیر ھي فاعل بنفسھا علیھا
دونوں تضرب کے متعلق ہیں اور یہ فعل تدور پر عطف ہے۔ انا مبتدا ساکتٌ خبر اوّل
انظرُ جملہ ہوکر خبر ثانی، مشتغل بالنسخ خبر ثالث ہے، دینارٌ صحیح، مبتدا موخر فیھا
مضاف ومضاف الیہ، في حرف جار کا مجرور اور جار مجرور کائن مقدر کا متعلق ہوکر خبر مقدم
اور یہ جملہ خرجت فعل کی ضمیر ھي سے حال ہے، اور اذا بعد ساعةٍ دونوں خرجت
کے متعلق ہیں بین یدي ترکتُ فعل کا مفعول فیہ، ہٗ ضمیر مفعول بہ ہے نظرتُ الیھا
سکتُّ اشتغلتُ بالنسخ تینوں جملے ترکت جملہ پر معطوف ہیں قعدت فعل ضمیر ھي
فاعل ساعةً مفعول فیہ موصوف وصفت مجرور ہوکر جار مجرور جاءت فعل کا متعلق ہے، اور یہ
رجعت پر عطف ہے، اور ساعةً اخری موصوف وصفت قعدت فعل کا مفعول فیہ ہے انا
مبتدا کی ساکت خبر اوّل انظر جملہ خبر ثانی ہے انسخ جملہ خبر ثالث ہے اربعة دنانیر
معطوف علیہ اور خمسةٍ معطوف، معطوف علیہ مل کر مجرور اور جار مجرور جاءت فعل کا متعلق
اور تجیٴ تمضي دونوں جملے کانت کی خبر ہیں منّي کائن مقدر کا متعلق ہوکر الشك مبتدا
کی خبر ہے۔ زمانًا طویلًا موصوف وصفت مل کر موصوف، اطول کے ساتھ من کل نوبةٍ
متعلق ہوکر صفت اور صفت موصوف قعدتُ فعل کا مفعول فیہ ہے۔ دخلت سربھا
وخرجت دونوں جملے رجعت جملہ پر معطوف ہیں، الدنانیر کانت فعل ناقص کا اسم
ثابة مقدر کے ساتھ فیھا متعلق ہوکر خبر اور یہ جملہ خَلَیدَۃٌ موصوف کی صفت اور موصوف
وصفت مبتدا مؤخر ذا في فیھا دونوں ثابتة مقدر کا متعلق ہوکر خبر مقدم ہے اور یہ جملہ
خرجت فعل کی ضمیر سے حال ہے ترکت فعل ضمیر ھي فاعل ھا ضمیر مفعول بہ فوق
الدنانیر مفعول فیہ ہے۔ عرفتُ فعل ضمیر انا فاعل۔ انّ حرف مشبہ بالفعل۔ ہٗ ضمیر اسم
ملبقی فعل شیٴ فاعل، معھا اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ انّ کی خبر اور انّ جملہ ہوکر عرفتُ
کا مفعول ہے، الطاسة رفعت فعل کا مفعول بہ ہے دخلتا البیتَ جملہ قفزتا جملہ پر

عطف ہے لي کائن مقدر کا متعلق ہو کر صفت اور موصوف وصفت مجرور اور جار مجرور انفقتها فعل کا متعلق اور یہ جملہ اخذت الدنانیر جملہ پر عطف ہے۔

حکایة: (۲۸) اِستَاجَرَ رَجُلٌ حَمَّالاً لِيَحْمِلَ لَهُ قَفَصًا فِيْهِ قَوَارِيْرُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ ثَلٰثَ خِصَالٍ يَنْتَفِعُ بِهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ثُلُثَ الطَّرِيْقِ قَالَ: هَاتِ الْخَصْلَةَ الْاُوْلٰي، فَقَالَ: مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّ الْجُوْعَ خَيْرٌ مِنَ الشِّبَعِ فَلَا تُصَدِّقْهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا بَلَغَ نِصْفَ الطَّرِيْقِ قَالَ: هَاتِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّ الْمَشْيَ خَيْرٌ مِنَ الرُّكُوْبِ فَلَا تُصَدِّقْهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا انْتَهٰي اِلٰي بَابِ الدَّارِ قَالَ: هَاتِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّهُ وَجَدَ حَمَّالاً اَجْهَلَ مِنْكَ فَلَا تُصَدِّقْهُ، فَرَمَي الْحَمَّالُ بِالْقَفَصِ فَكَسَرَ جَمِيْعَ الْقَوَارِيْرِ، وَقَالَ: مَنْ قَالَ لَكَ اِنَّهُ بَقِيَ فِي الْقَفَصِ قَارُوْرَةٌ فَلَا تُصَدِّقْهُ اَبَدًا.

ترجمہ: (۲۸) ایک شخص نے کوئی مزدور اجرت پر لیا تا کہ اس کا صندوق پنجرہ اٹھائے جس میں بوتلیں تھیں، اس شرط پر کہ وہ اس کو تین عادتیں سکھائے گا جس سے وہ نفع اٹھائے گا، پس جب مزدور تہائی راستہ پر پہنچا تو بولا پہلی بات بتاؤ تو اس آدمی نے کہا جو آدمی تجھ سے کہے کہ سیری بھوک سے بہتر ہے تو تو اس کی تصدیق مت کرنا، مزدور نے کہا ٹھیک ہے، پھر جب وہ آدھے راستہ پر پہنچا تو کہا دوسری عادت بتاؤ، تو اس شخص نے کہا کہ جو آدمی تجھ سے کہے کہ پیدل چلنا سواری سے بہتر ہے تو تم اس کی تصدیق مت کرنا، کہا بہت اچھا، پھر جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچ گیا تو کہا کہ تیسری بات بتلاؤ، تو کہا کہ جو آدمی تجھ سے کہے کہ میں نے تجھ سے زیادہ جاہل مزدور پایا تو اس کی تصدیق مت کرنا، پس مزدور نے صندوق پھینکا اور تمام شیشیاں توڑ دیں اور کہا کہ جو آدمی تجھ سے کہے کہ صندوق میں کوئی ایک بوتل سلامت رہ گئی ہے تو اس کی کبھی تصدیق مت کرنا۔

لغات: اِستَاجَرَ اِسْتِئْجَارًا (استفعال) (اجیر بنانا، مزدور رکھنا) حَمَّالاً (قلی، بار بردار) قَفَصًا، اَلْقَفَصُ (پنجرہ، غلہ وغیرہ رکھنے اور منتقل کرنے کا برتن) (ج) اَقْفَاصٌ۔

قَوَارِیز: واحد قَارُورَۃ (بوتل، شیشی) اَلجُوعُ (بھوک) اَلشِّبَعُ (شکم یا طبیعت سیر کردینے والی چیز، آسودگی) اِنتَھیٰ اِلَی اِنتِھَاءً (افتعال) (کسی کے پاس پہنچنا) کَسَرَ کَسرًا (ض) (سخت چیز توڑنا، ریزہ ریزہ کرنا، چورہ کرنا)

ترکیب: قواریز مبتدا مؤخر فیه ثابۃ مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم اور یہ جملہ ققصا کی صفت ہے اور موصوف وصفت یحمل فعل کا مفعول له اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر مجرور اور جار مجرور استاجر فعل کا متعلق ہے اور رجل اس فعل کا فاعل، حمالاً اس فعل کا مفعول بہ ہے، ینتفع بھا جملہ خصال کی صفت اور موصوف وصفت مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ یعلم فعل کا مفعول ثانی، ہٗ ضمیر مفعول اوّل ہے، پھر یہ فعل جملہ ہوکر مجرور اور جار مجرور استاجو فعل کا متعلق ہے اور یہ فعل مع فاعل ومتعلقین جملہ فعلیہ ہے ۔ ثلث الطریق بلغ فعل کا مفعول ہے اور یہ فعل جملہ ہوکر شرط الخصلة الاولی هات فعل کا مفعول اور یہ فعل جملہ ہوکر قال کا مقولہ اور قال جملہ ہوکر جواب لما ہے من الشیع خیر کا متعلق ہوکر ان کی خبر الجوع اسم ہے اور یہ جملہ ہوکر قال کا مقولہ لك اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ فقال کا مقولہ ہے، قال نعم میں قال فعل اور نعم اس کا مقولہ ہے لاتصدق فعل ضمیر اَنت فاعل، ہٗ ضمیر اس کا مفعول ہے۔ منك اجھل کا متعلق اور اجھل وجد فعل کا مفعول ثانی حمّالاً مفعول اوّل ہے، انّ کی خبر ہے انّ مع اسم وخبر قال کا مقولہ ہے بالقفص رمیٰ فعل کا متعلق ہے جمیع القواریر کسر فعل کا مفعول ہے قارورۃ بقی فعل کا فاعل اور بالقفص اس کا متعلق ہے پھر بقی جملہ ہوکر انّ کی خبر ہے۔

حکایة: (۲۹) سَاَلَ بَعْضُ الْمُلُوْكِ وَزِیْرَہٗ اَلْاَدَبُ یَغْلِبُ الطَّبْعَ اَمِ الطَّبْعُ یَغْلِبُ الْاَدَبَ؟ فَقَالَ: اَلطَّبْعُ اَغْلَبُ الْاَدَبِ لِاَنَّہٗ اَصْلٌ، وَالْاَدَبُ فَرْعٌ وَكُلُّ فَرْعٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ، ثُمَّ اِنَّ الْمَلِكَ اِسْتَدْعٰی بِالشَّرَابِ وَاَحْضَرَ سَنَانِیْرَ بِاَیْدِیْھَا الشَّمَاعُ فَوَقَعَتْ حَوْلَہٗ، فَقَالَ: لِلْوَزِیْرِ اُنْظُرْ خَطَأً فِیْ

قَوْلِكَ اَلطَّبْعُ اَغْلَبُ، فَقَالَ الْوَزِيْرُ: اَمْهِلْنِي اللَّيْلَةَ، قَالَ: اَمْهَلْتُكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ اَخَذَ الْوَزِيْرُ فِيْ كُمِّهٖ فَارَةً وَرَبَطَ فِيْ رِجْلِهٖ خَيْطًا وَمَضٰي اِلَي الْمَلِكِ فَقَالَ: اَقْبَلَتِ السَّنَانِيْرُ فِيْ اَيْدِيْهَا الشِّمَاعُ اَخْرَجَ الْفَارَةَ مِنْ كُمِّهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهَا السَّنَانِيْرُ رَمَتْ بِالشِّمَاعِ وَتَبِعَتِ الْفَارَةَ، فَكَادَ الْبَيْتُ اَنْ يَحْتَرِقَ فَقَالَ الْوَزِيْرُ: اُنْظُرْ اَيُّهَا الْمَلِكُ كَيْفَ غَلَبَ الطَّبْعُ الْاَدَبَ وَرَجَعَ الْفَرْعُ اِلٰي اَصْلِهٖ، قَالَ: صَدَقْتَ لِلّٰهِ دَرُّكَ.

ترجمہ: (۲۹) ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ ادب فطرت پر غالب آتا ہے یا فطرت ادب پر غالب آتی ہے تو وزیر نے کہا کہ فطرت ادب پر زیادہ غالب آتی ہے، اس لیے کہ وہ اصل ہے اور ادب فرع (تابع) ہے اور ہر فرع اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے، پھر بادشاہ نے شراب طلب کی اور کچھ بلیوں کو حاضر کیا جن کے ہاتھوں میں شمعیں تھیں، پس وہ بلیاں بادشاہ کے ارد گرد کھڑی ہوگئیں، پھر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اپنے قول میں غلطی کو دیکھ کہ طبیعت زیادہ غالب آتی ہے، پس وزیر نے کہا کہ مجھے رات بھر کی مہلت دیجئے، بادشاہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو مہلت دے دی، پس جب دوسری رات ہوئی تو وزیر نے اپنی آستین میں ایک چوہا پکڑا اور اس کے پیر میں دھاگا باندھا اور بادشاہ کے پاس گیا، پس جب وہ بلیاں آئیں جن کے ہاتھوں میں شمعیں تھیں تو وزیر نے اپنی آستین سے چوہا نکالا، جب بلیوں نے چوہا دیکھا تو شمعیں پھینک دیں اور چوہے کے پیچھے دوڑ پڑیں، پس قریب تھا کہ گھر جل جائے، چناں چہ وزیر نے کہا اے جہاں پناہ! دیکھا کیسے فطرت ادب پر غالب آگئی اور فرع اصل کی طرف لوٹ گئی، بادشاہ نے کہا سچ کہا تم نے، اللہ ہی کی دین ہے تمہاری خوبی۔

لغات: اِسْتَدْعٰي بِالشَّرَابِ (استفعال) (منگوانا) الشَّرَابُ (پینے کی چیز، شربت، شراب) (ج) اَشْرِبَةٌ۔ سَنَانِيْرُ واحد سِنَّوْرٌ (بلی، بلا) الشِّمَاعُ: شَمْعٌ (موم، موم بتی) (ج) شُمُوْعٌ۔ كُمٌّ (آستین) (ج) اَكْمَامٌ۔ تَبِعَتْ: تَبِعَ الشَّيْءَ تَبْعًا وَتُبُوْعًا وَتَبَاعًا

(س) (پیچھے چلنا، ساتھ چلنا) لِلّٰهِ دَرُّكَ (اللہ ہی کے لیے ہے تمہاری بھلائی) دَرٌّ (دودھ، خیر کثیر، خوبی) یہ تعجب اور تعریف کے موقع پر بولا جاتا ہے، یعنی یہ اتنی بڑی خوبی اور کمال اللہ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں ہوسکتی ہے۔

ترکیب: بعض الملوك سأل فعل کا فاعل وزیره اس کا مفعول ہے الادب معطوف علیہ اَم حرف عطف، الطبع معطوف پھر دونوں مل کے مبتدا یغلب الطبع یغلب الادب دونوں جملے معطوف علیہ خبر ہیں اور مبتدا وخبر ہوکر سأَلَ فعل کا ثانی مفعول ہے، لام حرف جار ؛ضمیر اسم اِنَّ اَصلُ خبر پھر اَنَّ جملہ ہوکر معطوف علیہ الادب فرع جملہ معطوف ہے، اور معطوف ومعطوف علیہ مجرور اور جار مجرور اغلب کا متعلق ہے اور اغلب الطبع مبتدا کی خبر ہے اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر قالَ کا مقولہ کلّ فرعٍ مبتدا یرجعُ الي اصله جملہ خبر ہے۔ الملك اسم انّ استدعي بالشراب جملہ معطوف علیہ الشماع مبتدا مؤخر ثابۃ کے ساتھ بایدیها متعلق ہوکر خبر مقدم اور یہ جملہ ہوکر سنانیز کی صفت اور موصوف وصفت احضر فعل کا مفعول اور یہ جملہ ہوکر معطوف اور معطوف ومعطوف علیہ انّ کی خبر ہے۔ الطبع اغلب جملہ قولك سے بدل اور بدل ومبدل منہ مجرور اور جار مجرور خطا مصدر کا متعلق اور یہ مصدر انظر فعل کا مفعول اور یہ جملہ قال کا مقولہ ہے امهل فعل ضمیر أنت فاعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ الیلۃ مفعول فیہ ہے، قَدْ اَمْهَلْتُ فعل ضمیر انا فاعل کاف خطاب مفعول ہے اللیلۃ الثانیۃ، موصوف وصفت قاعل کانت اور یہ کانت تامہ جملہ ہوکر شرط فارۃ اخذ فعل کا مفعول في کمه اس کا متعلق اور الوزیر اس کا فاعل۔ پھر یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ربط في رجله خیطًا جملہ معطوف اوّل اور مضي الي الملك جملہ معطوف ثانی ہے، پھر معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر جواب لما ہے في ایدها الشماع جملہ السنانیر سے حال اور ذوالحال وحال اقبلت فعل کا فاعل اور جملہ ہوکر شرط اخرج الفارة من کمة جملہ جواب لما رأتها السنانیر جملہ شرط رمت الخ جواب ہے۔ تبعت فعل کا فاعل ضمیر هي الفارة مفعول ہے اور یہ جملہ بھی رأتها جملہ پر

عطف ہے البیت کا دأن یحترق کا فاعل ہے غلب الطبع الادب جملہ معطوف علیہ رجع الفرغ الي اصله جملہ معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ کیف استفہامیہ مبتدا کی خبر اور مبتدا وخبر جملہ ہوکر انظر فعل کا مفعول ہے، درك مبتدا موخر اور لله خبر مقدم ہے۔

حکایة: (۳۰) اَتي مَكْفُوْف نَخَاسًا فَقَالَ لَهُ: اُطْلُبْ لِيْ حَمَارًا لَيسَ بِالصَّغِيْرِ الْمُحتَقِرِ الْمُشْتَهِرِ اِنْ خَلَا الطَّرِيْقُ تَدَفَّقَ وَاِنْ كَثُرَ الزِّحَامُ تَرَفَّقَ لَايُصَادِمُ فِيْ السَّوَارِيْ وَلَا يُدْخِلُنِيْ تَحْتَ الْبَوَارِيْ، اِنْ اَقْلَلْتُ عَلَفَهٗ صَبَرَ، وَاِنْ كَثَّرْتُهٗ شَكَرَ، وَاِنْ رَكِبْتُهٗ هَامَ، وَاِنْ تَرَكْتُهٗ نَامَ، فَقَالَ لَهُ: اِصْبِرْ اِنْ مَسَخَ اللهُ الْقَاضِيَ حِمَارًا قَضَيْتُ حَاجَتَكَ.

ترجمہ: (۳۰) ایک اندھا جانوروں کے بیوپاری کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے لیے ایک گدھا تلاش کرو، جو نہ تو اتنا چھوٹا ہو کہ قابل حقارت ہو اور نہ اتنا بڑا ہو کہ قابل شہرت ہو، اگر راستہ خالی پائے، تو تیز دوڑے اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو آہستہ چلے، نہ تو کھمبوں سے ٹکرائے اور نہ مجھ کو ہلاکتوں میں ڈالے، اگر میں اس کے چارہ میں کمی کروں تو صبر کرے، اور اگر زیادتی کروں تو شکر کرے، اور اگر میں اس پر سوار ہو جاؤں تو سیدھا چلے اور اس کو چھوڑ دوں تو سو جائے، تو بیوپاری نے اس سے کہا صبر کرو، اگر اللہ تعالیٰ نے قاضی کو گدھا بنا دیا تو میں تمہاری ضرورت پوری کر دوں گا۔

لغات: مَكْفُوْف (نابینا) (ج) مَكَافِيْف، كَفَّ بَصَرُهٗ، كَفًّا (ن) (بینائی ختم ہو جانا) نَخَاسًا (مویشی فروش، غلام فروش) اَلْمُحتَقِرُ: اِحْتِقَارٌ سے اسم مفعول ہے (حقیر سمجھا ہوا، قابل حقارت) تَدَفُّقُ الْحِمَارِ (گدھے کا تیز چلنا) از باب تفعل۔ تَرَفُّق (تفعل) (نرمی کرنا) لَا يُصَادِمُ: صَادَمَهٗ مُصَادَمَةً وَصِدَامًا (مفاعلۃ) (ٹکرانا، کسی کے ساتھ متصادم ہونا) السَّوَارِيْ: واحد سَارِيَةٌ (لکڑی کا ستون، شہتیر) الْبَوَارِيْ (ہلاکت، تباہی، عذاب) دَارُ الْبَوَارِ (جہنم) هَامَ يَهِيْمُ هَيْمًا وَهَيَمَانًا (ض) (جدھر منہ اٹھے ادھر چلنا) مَسَخَ مَسْخًا (ف) (شکل بگاڑنا، پہلی صورت کو دوسری صورت سے بدل

دینا) مَسَخَهُ اللهُ قِرَدًا (خدا نے اس کو بندر بنادیا)

ترکیب: مکفوف اتي فعل کا فاعل نخاسا اس کا مفعول ہے الصغیر المحتقر موصوف وصفت ومعطوف علیہ الکبیر المشتھر موصوف وصفت معطوف پھر معطوف ومعطوف علیہ مجرور اور جار مجرور کائنًا محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر لَیسَ ضمیر ہو اسم لَیسَ پھر لَیسَ جملہ ہوکر حمارًا کی صفت اور موصوف وصفت طلَبَ فعل کا مفعول اور لِيْ اس کا متعلق ہے۔ خلا الطریق جملہ شرط تدفق جزا ہے اسی طرح کثر الزحام شرط اور ترفق جزا ہے لایصادم اپنے متعلق بالسواري کے ساتھ مل کر معطوف علیہ لایدخلني تحت البواري لایدخلني کا مفعول فیہ ہے اقللث علفه شرط صبر جزا اسی طرح کثرته بشرط شکر جزا ہے رکبته شرط هام جزا ترکته شرط نام جزا ہے، مسخ فعل الله فاعل القاضي مفعول اوّل، حمارًا مفعول ثانی ہے، پھر یہ جملہ ہوکر شرط قضیت حاجتك جملہ ہوکر جزا ہے۔

حكاية: (۳۱) قِيلَ: اِنَّ الْهُدْهُدَ قَالَ لِسُلَيمَانَ: اِنِّي أُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فِيْ ضِيَافَتِيْ، فَقَالَ لَهُ سُلَيمَانُ: اَنَا وَحْدِيْ، فَقَالَ: لَا بَلْ اَنْتَ وَ الْعَسْكَرُ فِيْ جَزِيْرَةِ كَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا، فَمَضٰي سُلَيمَانُ وَ جُنُوْدُهٗ اِلٰي هُنَاكَ، وَ صَعِدَ الْهُدْهُدُ اِلَي الْجَوِّ وَ صَادَ جَرَادَةً وَ كَسَرَهَا وَ رَمٰي بِهَا فِي الْبَحْرِ وَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ كُلُوْا، فَمَنْ فَاتَهُ اللَّحْمُ لَمْ تَفُتْهُ الْمَرِقَةُ، فَضَحِكَ سُلَيمَانُ وَ جُنُوْدُهٗ وَ اَخَذَهٗ بَعْضَ الشُّعَرَاءِ، فَقَالَ:

وَكُنْ قَنُوْعًا فَقَدْ جَرٰي مَثَلٌ ☆ اِنْ فَاتَكَ اللَّحْمُ فَاشْرَبِ الْمَرِقَةَ

ترجمه: (۳۱) بیان کیا گیا ہے کہ ہدہد پرندہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری ضیافت میں رہیں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں تنہا؟ تو ہدہد نے کہا، نہیں بلکہ آپ اور پورا لشکر فلاں دن فلاں جزیرہ میں، پس حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر وہاں پہنچے، ہدہد فضا میں اڑا اور ایک ٹڈی کا شکار کیا اور اس کو

توڑ کر سمندر میں پھینک دیا اور بولا: اے اللہ کے نبی سب لوگ کھاؤ، پس جو آدمی بوٹی سے رہ جائے وہ شوربے سے نہیں رہے گا، چناں چہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر ہنسا، اسی واقعہ کو کسی شاعر نے لے کر کہا ہے:

تم قناعت کرنے والے ہو جاؤ، اس لیے کہ کہاوت جاری (مشہور) ہے کہ اگر تم سے بوٹی فوت ہو جائے تو شوربہ پی لو۔

لغات: اَلْهُدْ هُدْ (ایک پرندہ) (ج) هَدَاهِدُ، هَدَاهِيْدُ۔ صَعِدَ اِلَيْهِ صُعُوْدًا (س) (اوپر پہنچنا، چڑھنا) اَلْجَوُّ (فضا) (ج) اَجْوَاءٌ، جِوَاءٌ. جَرَادَةٌ (ٹڈی) اَلْمَرِقَةُ (شوربہ) قَنُوْعٌ: بروزن فَعُوْلٌ صیغہ مُبالغہ (صابر وشاکر جو معمولی چیز پر خوش ہو جائے) جَرَي مَثَلٌ يَجْرِيْ جَرْيًا (ض) (مثل مشہور ہونا)

ترکیب: ارید فعل انا فاعل ان تکون فعل ناقص ضمیر اَنت اسم في ضيافتي موجودًا مقدر کے ساتھ متعلق ہو کر خبر اور ان تکون مع اسم وخبر جملہ ہو کر ارید فعل کا مفعول اور ارید جملہ ان کی خبر اور یائے متکلم اسم اور ان جملہ ہو کر قال کا مقولہ ہے اور قول ومقولہ ان کی خبر۔ الهدهد اسم اس کا اور یہ جملہ ہو کر قیل کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔ انا مبتدا و خدي خبر ہے اَنت والعسکر معطوف ومعطوف علیہ مبتدا کونوا فعل مقدر انتم ضمیر اسم ضیوفًا محذوف کے ساتھ في جزيرة في يوم دونوں متعلق ہیں۔ سلیمان وجودہ ضحك فعل کا فاعل ہے اخذ فعل بعض الشعراء فاعل ؛ ضمیر مفعول کن صیغۂ امر ہے ضمیر اَنتَ اسم قنوعًا خبر ہے مثلٌ قد جري فعل کا فاعل ہے فاتك اللحم یہ جملہ شرط ہے اشرب المرقه جملہ جزا ہے پس شرط وجزا جملہ شرطیہ ہے۔

حكاية: (۳۲) قِيْلَ: اِنَّ بَهْرَامَ الْمَلِكَ خَرَجَ يَوْمًا لِلصَّيْدِ، فَانْفَرَدَ، وَرَأي صَيْدًا فَتَبِعَه طَامِعًا فِي لَحَاقِه حَتّٰي بَعُدَ عَنْ أَصْحَابِه، فَنَظَرَ إِلٰي رَاعٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِه لِيَبُوْلَ، وَقَالَ لِلرَّاعِيْ: احْفَظْ عَنِّيْ فَرَسِيْ حَتّٰي أَبُوْلَ، فَعَمَدَ الرَّاعِيْ إِلَي الْعِنَانِ، وَكَانَ مُلَبَّسًا ذَهَبًا كَثِيْرًا،

فَاسْتَغْفَلَ بَهْرَامَ وَأَخَذَ سِكِّينًا، وَقَطَعَ طَرَفَ اللِّجَامِ فَرَفَعَ بَهْرَامُ طَرْفَه إِلَيه، فَاسْتَحْيَى وَأَطْرَقَ يَنْظُرُ إِلَى الْأَرْضِ وَأَطَالَ الْجُلُوسَ حَتّٰى أَخَذَ الرَّجُلُ حَاجَتَه، فَقَامَ بَهْرَامُ وَجَعَلَ يَدَه عَلَى عَيْنَيْهِ، وَقَالَ لِلرَّاعِي: قَدِّمْ إِلَيَّ فَرَسِي فَإِنَّه دَخَلَ فِي عَيْنَيَّ تُرَابٌ مِنْ سَافِي الرِّيحِ، فَمَا أَقْدِرُ عَلٰى فَتْحِهَا، فَقَدَّمَه إِلَيْهِ، فَرَكِبَ وَسَارَ إِلٰى أَنْ وَصَلَ إِلٰى عَسْكَرِه، فَقَالَ لِصَاحِبِ مَرَاكِبِه: طَرْفُ اللِّجَامِ وَهَبْتُه، فَلَا تَتَّهِمْ بِه أَحَدًا.

ترجمہ: (۳۲) بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن بہرام بادشاہ شکار کے لیے نکلا پھر وہ اکیلا ہو گیا اور ایک شکار دیکھا تو اس کو پالینے کی امید میں اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے دور نکل گیا، اتنے میں ایک چرواہے کو دیکھا جو ایک درخت کے نیچے تھا تو پیشاب کرنے کے لیے اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور چرواہے سے کہا میرے گھوڑے کی حفاظت کرنا، یہاں تک کہ میں پیشاب کرلوں، چرواہے نے لگام حاصل کرنے کا ارادہ کیا جو بہت زیادہ سونے سے آراستہ تھا، پھر اس نے بہرام کو غافل پایا اور ایک چھری لی اور لگام کے گوشے سے کاٹ لیا، اتنے میں بہرام نے نظر اٹھائی اس کی طرف تو اس کو حیا آئی اور اپنی نظر جھکا لی اور زمین کی طرف دیکھتا رہا۔ اور زیادہ دیر تک بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس شخص نے اپنے مقصد پورا کرلیا، پس بہرام کھڑا ہو گیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور چرواہے سے کہا کہ میرے گھوڑے کو میرے پاس لاؤ کیوں کہ میری آنکھ میں مٹی پڑ گئی ہے تیز ہوا کی وجہ سے اور میں انھیں کھولنے پر قادر نہیں، ہوں، تو چرواہے نے گھوڑا سامنے کر دیا، اس پر بہرام بیٹھا اور چل پڑا یہاں تک کہ اپنے لشکر سے آملا اور اپنے سوار ساتھیوں سے کہا کہ لگام کے کنارہ کو میں نے اسے ہدیہ کر دیا ہے لہٰذا کسی کو تہمت مت دینا۔

لغات: بَهْرَامُ (ایک بادشاہ کا نام ہے) الصَّيْدُ (شکار) (ج) صُيُوْدٌ، صَادَ يَصِيْدُ صَيْدًا (ض) (شکار کرنا) طَامِعًا: یہ تَبِعَ کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے، طَمِعَ يَطْمَعُ طَمَعًا

(ف)(لالچ کرنا) رَاعٍ: مثل رَامٍ اسم فاعل ہے، از باب (ف)(چرنا، چرانا)(ج) رُعَاۃٌ۔
اَلعِنَانُ (لگام) (ج) اَعِنَّۃٌ، عُنَنٌ. اَللِّجَامُ (لگام) (ج) لُجُوْمٌ، اَلْجِمَۃٌ، لُجُمٌ۔
اَلسَّافِيْ: (ہوا کا مٹی کو لے کر جانا) کہا جاتا ہے۔ سَفَتِ الرِّیْحُ التُّرَابَ (ہوا مٹی کو لے گئی)

ترکیب: الملك بهرام کی صفت ہے اور موصوف وصفت اسم اِنْ خروج یوما للصید جملہ خبر ان پس ان مع اسم وخبر جملہ ہو کر قِیل کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے طامعًا تبعَ فعل کی ضمیر ھو سے حال اور في لحاقه طامعًا کا متعلق ہے بعد عن اصحابه جملہ مجرور ہو کر جار ومجرور تبعَ فعل کا متعلق ہے تحت شجرة کائن مقدر کا متعلق ہو کر راعٍ کی صفت ہے پھر موصوف وصفت مجرور ہو کر جار ومجرور نظر فعل کا متعلق ہے یَنْزِلُ جملہ مجرور ہو کر یہ جار ومجرور اور عن نفسه جار ومجرور نزلُ فعل کا متعلق فرسي احفظ فعل کا مفعول عني اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ قال کا مقولہ ہے اور حتي اَنْزِلَ جار ومجرور بھی احفظ کا متعلق ہے۔
الراعي عمدَ فعل کا فاعل الي العِنان اس کا متعلق ہے، اور عمد قصد کے معنی میں ہے ذهبًا کثیرًا موصوف وصفت ملبسًا کی تمیز اور ممیز تمیز خبر کانَ اور ضمیر هُو اسم کان ہے بهرام استغفل فعل کا مفعول اور سِکِّینًا اخذَ فعل کا مفعول ہے اور طرف اللجام قطع فعل کا مفعول ہے بهرام رفع فعل کا فاعل ہے اور طرفه مفعول الیه متعلق ہے یبصر الي الارض جملہ حالیہ ہے اطرقَ فعل کی ضمیر هُو سے پس یُبْصِرُ الي الارض جملہ حال ہے اور حال وذوالحال اَطْرَقَ فعل کا فاعل ہے الجُلوسُ اَطَالَ فعل کا مفعول ہے اخذ الرجل حاجته جملہ مجرور اطالَ فعل کا متعلق ہے، یدهٗ جعل فعل کا مفعول علي عینیه اس کا متعلق ہے فرسيٍ قدم فعل کا مفعول اِليَّ اس کا متعلق ہے من سَافِي الریح کائن مقدر کا متعلق ہو کر صفت تراب اور موصوف وصفت دخل فعل کا فاعل اور في عیني اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ ان کی خبر اور ضمیر شان اِنْ کا اسم ہے علي فتحها ما اقْدِرُ کا متعلق ہے۔ قدم فعل ضمیر هُو فاعل ضمیر مفعول الیه اس کا متعلق ہے الي عسکره وصلَ فعل کا متعلق ہے اور یہ جملہ مجرور ہو کر جار مجرور صاذ فعل کا متعلق ہے وهبته جملہ طرف اللجام مبتدا کی خبر ہے

لاتتهم فعل ضمیر اَنتَ فاعل احدًا مفعول بہ اور بہ اس کا متعلق ہے۔

حکایة: (۳۳) قَالَ الجَاحِظُ: مَا اَخجَلَنِيْ اَحَدٌ قَطُّ اِلَّا عَجُوزَةٌ عَارَضَتْنِيْ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَتْ لِيْ: فِيكَ حَاجَةٌ، فَسِرْتُ فِيْ اَثرِهَا وَمَرَّتْ بِيْ اِلَي صَائِغٍ وَقَالَتْ: مِثْلَ هٰذَا وَمَضَتْ، فَبَقِيتُ مَبهُوتًا، وَسَأَلْتُ الصَّائِغَ، فَقَالَ: هٰذِهٖ عَجُوزَةٌ اَرَادَتْ اَنْ اَعْمَلَ صُورَةَ شَيطَانٍ، فَقُلْتُ: مَا اَدْرِيْ كَيفَ صُورَتُهٗ، فَجَاءَتْ بِكَ وَقَالَتْ: مِثْلَ هٰذَا، فَخَجِلْتُ.

ترجمہ: (۳۳) جاحظ نے کہا کہ مجھے کسی نے کبھی شرمندہ نہیں کیا مگر ایک بوڑھی عورت نے جو مجھے راستہ میں ملی، اور مجھ سے کہا مجھے تم سے ایک ضرورت ہے، تو میں اس کے پیچھے چل پڑا اور وہ مجھے ایک سونار کے پاس لے گئی اور اس سے کہا مثل ہذا (اسی طرح) اور چل پڑی، میں حیران کھڑا رہا، میں نے سونار سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس بوڑھی عورت نے مجھے شیطان کی تصویر بنانے کے لیے کہا تھا تو میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس کی صورت کیسی ہے تو وہ آپ کو لے کر آئی اور کہا "اسی طرح" تو میں شرمندہ ہوا۔

لغات: اَلْجَاحِظُ: ابوعثمان عمرو بن بحر کا لقب ہے، جو معتزلی تھا جاحظ لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آنکھ بڑی بڑی ہو، نکلی ہوئی ہو، چوں کہ عمرو بن بحر اسی طرح تھا اس لیے اس کا لقب بھی جاحظ پڑ گیا۔ اَخجَلَنِيْ (مجھے شرمندہ کیا (از افعال) مصدر، اِخجَال۔ اَثَرٌ (نشان، پیچھے) (ج) آثَارٌ، اُثُورٌ۔ صَائِغٌ (سنار) (ج) صُوَّاغٌ، صُيَّاغٌ. صَاغَة.

ترکیب: فِيكَ كائنة مقدر کا متعلق ہوکر حاجة کی صفت اور موصوف وصفت مبتدا مؤخر لي ثابتة کا متعلق ہوکر خبر مقدم اور مبتدا وخبر جملہ اسمیہ قالت کا مقولہ اور قول ومقولہ عارضتني في الطريق جملہ پر عطف اور معطوف ومعطوف علیہ عجوزة کی صفت اور موصوف وصفت مستثنیٰ اَحد مستثنیٰ منہ پھر مستثنیٰ منہ ما اخجل فعل کا فاعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول پھر یہ جملہ قال کا مقولہ ہے في اثرها سرت کا متعلق ہے۔ بي الي صائغ

دونوں مرّت کے متعلق ہیں مثل ھٰذا صَنِعَ مقدر کا مفعول ہے مبہوتاً بَقِيتُ فعل کی ضمیر انا سے حال ہے ھذہ مبتدا عجوزۃ موصوف ارادتْ فعل ضمیر ھِيَ فاعل اَنْ اغمَلَ فعل ضمیر انا فاعل صورۃ شیطانٍ مفعول لھا اس کا متعلق ہے، یہ جملہ ارادت کا مفعول ہے پھر ارادت صفت وموصوف وصفت ھذہ مبتدا کی خبر ہے، کیف صورتہ جملہ ما ادري کا مفعول ہے پھر ما ادرِي قلتُ فعل کا مقولہ مثل ھٰذا اصْنعْ فعل کا مفعول اور جملہ قالتْ کا مقولہ ہے جاءت بِكَ پر عطف ہے خجلتُ فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہے۔

(۳۴) حكاية: دَخَلَ اَبُوْ دُلَامَةَ الشَّاعِرُ عَلَي الْمَهْدِيِّ يَوْمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ وَ اَرْخي عُيُوْنَهُ بِالْبُكَاءِ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ؟ قَالَ: مَاتَتْ اُمُّ دُلَامَةَ، فَقَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ. وَ دَخَلَتْ لَهُ رِقَّةٌ لِمَا رَأي مِنْ جَزْعِهٖ، فَقَالَ لَهُ: عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ يَا اَبَا دُلَامَةَ وَ اَمَرَ لَهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، وَ قَالَ لَهُ: اِسْتَعِنْ بِهَا فِي مُصِيْبَتِكَ، فَاَخَذَهَا وَ دَعَا لَهُ وَ انْصَرَفَ، فَلَمَّا دَخَلَ اِلَي مَنْزِلِهٖ فَقَالَ لِاُمِّ دُلَامَةَ: اِذْهَبِيْ فَاسْتَأْذِنِيْ عَلَي الْخَيْزُرَانِ جَارِيَةِ الْمَهْدِيِّ، فَاِذَا دَخَلْتِ عَلَيْهَا فَتَبَاكِيْ وَ قُوْلِيْ مَاتَ اَبُوْ دُلَامَةَ فَمَضَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ عَلَي الْخَيْزُرَانِ فَاَذِنَتْ لَهَا، فَلَمَّا اطْمَاَنَّتْ اَرْسَلَتْ عَيْنَهَا بِالْبُكَاءِ، قَالَتْ لَهَا: مَالَكِ؟ قَالَتْ: مَاتَ اَبُوْ دُلَامَةَ، فَقَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ. عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكِ وَتَوَجَّعَتْ لَهَا، ثُمَّ اَمَرَتْ لَهَا بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَدَعَتْ لَهَا وَ انْصَرَفَتْ، فَلَمْ يَلْبَثِ الْمَهْدِيُّ اَنْ دَخَلَ عَلَي الْخَيْزُرَانِ فَقَالَتْ: يَاسَيِّدِيْ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَبَا دُلَامَةَ مَاتَ، قَالَ: لَا يَا حَبِيْبَتِيْ اِنَّمَا هِيَ اِمْرَأَتُهٗ اُمُّ دُلَامَةَ، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَبُوْ دُلَامَةَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ خَرَجَ مِنْ عِنْدِيْ اَلسَّاعَةَ، فَقَالَتْ: وَخَرَجَتْ مِنْ عِنْدِيْ اَلسَّاعَةَ وَاَخْبَرَتْهُ بِخَبَرِهَا وَبُكَائِهَا، فَضَحِكَ وَتَعَجَّبَ مِنْ حِيْلَتِهِمَا۔

ترجمہ: (۴۴) ایک دن شاعر ابودلامہ مہدی کے پاس آیا اور اسے سلام کیا پھر بیٹھ گیا اور اپنی آنکھیں رونے کے لیے لٹکائیں (یعنی رونا شروع کر دیا) اس سے مہدی نے پوچھا کہ تمھیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ام دلامہ مرگئی ہے، بادشاہ نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اور اسے ابودلامہ کی بے قراری کو دیکھ کر رقت طاری ہوگئی اور کہا خدا تمھیں اجر دے اے ابودلامہ اور اسے ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا اور اس سے کہا کہ اپنی مصیبت میں اس سے کام چلاؤ، تو اس نے لیے اور دعا دی اور گھر لوٹ آیا، جب اپنے گھر میں داخل ہوا تو اپنی بیوی سے کہا کہ تم جاؤ اور مہدی کی باندی سے اجازت طلب کرو، اور جب اس کے پاس پہنچو تو رونے لگو اور کہو کہ ابودلامہ مرگیا ہے، چناں چہ وہ گئی اور خیزران سے اجازت لی، اس کو داخل ہونے کی اجازت مل گئی، پھر جب مطمئن ہوگئی تو رونا شروع کر دیا، اس نے پوچھا کہ تمھیں کیا ہوا ہے؟ تو جواب دیا کہ ابودلامہ مرگیا ہے، اس نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ خدا تمھیں اس کا بدلہ دے پھر وہ غمگین ہوگئی اور اسے دو ہزار درہم دینے کا حکم دیا، ام دلامہ نے اس کو دعا دی اور گھر لوٹ آئی، کچھ ہی دیر ہوئی کہ مہدی خیزران کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ جناب عالی! آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ابودلامہ فوت ہوگیا ہے، مہدی نے کہا نہیں میری محبوبہ بلکہ اس کی بیوی ام دلامہ مرگئی ہے، باندی نے کہا بہ خدا نہیں البتہ ابودلامہ مرا ہے، اس نے کہا خدا کی پناہ ابھی تو میرے پاس سے گیا ہے، باندی نے کہا ابھی ابھی میرے پاس سے ام دلامہ گئی ہے، اور اس کی تفصیل بتائی اور اس کے رونے کا واقعہ بھی، مہدی ہنسا اور ان دونوں کے حیلے پر بڑا تعجب کیا۔

لغات: اَلْمَهْدِيُّ (خلفاء بنی عباسیہ سے ہے یہ محمد بن منصور کا لقب ہے) اَرْخي: فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب از خاءٌ از باب افعال (لٹکانا) مَنْزِل (منزل، گھر، ٹھہرنے کی جگہ) (ج) مَنَازِل۔ عَظَّمَ اللهُ: تعظیم باب تفعیل سے، یہ جملہ دعائیہ ہے (اللہ تم کو بڑا اجر دے) اَلْف (ہزار) (ج) اَلاٰف، اُلُوْف۔ فَتَبَاكي: امر مؤنث حاضر باب تفاعل سے (بہ تکلف رونا، بناوٹی رونا) تَوَجَّعَتْ: فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب تَوَجُّعًا از

باب تفعل (دردمند ہونا)

ترکیب: الشاعر صفت ہے ابو ذلامہ کی اور موصوف وصفت دخل فعل کا فاعل علي المهدي اس کا متعلق ہے ما استفہامیہ مبتدا الك حدث فعل کا متعلق ہوکر خبر ہے انّ حرف مشبہ بالفعل ضمیر نحن اسم الله ملكون مقدر کے ساتھ متعلق ہوکر خبر ہے، اور اليه راجعون کے ساتھ متعلق ہوکر انّ کی خبر ہے اور ضمیر نحنُ اسم ہے من جزعه راي فعل کا متعلق ہے اور یہ فعل جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ مجرور اور جار ومجرور رقة کا متعلق اور رقة مع متعلق دخلت فعل کا فاعل لہ اس کا متعلق ہے، عظم الله اجرك جملہ دعائیہ قال کا مقولہ ہے۔ لہ بالفِ درهم دونوں امر فعل کے متعلق ہیں بها في مصيبتك دونوں استغن فعل کے متعلق ہیں دخل الي منزله شرط قال لأم دلامة جواب شرط جارية المهدي خيرزان سے بدل اور بدل ومبدل منہ مجرور اور جار ومجرور استاذني کا متعلق اور یہ جملہ اذهبي پر عطف ہے اور معطوف ومعطوف علیہ قال کا مقولہ ہے، اذا دخلت عليها شرط ماتَ ابو ذلامه جملہ قولي کا مقولہ ہے اور قولي مع ضمیر انتِ جملہ ہوکر تباكي جملہ پر عطف اور معطوف ومعطوف علیہ جزا ہے۔ لما اطمَئنت شرط، اَرسلَت عينها بالبكاء جزا ہے لها بالفي درهم دونوں اَمرت کے متعلق ہیں علي الخيزران دخَل کا متعلق اور یہ جملہ ہوکر في مقدر کا مجرور اور جار ومجرور لَمْ يَلْبث فعل کا متعلق ہے۔ ابوذلامة اسم اَنّ مَاتَ جملہ خبر اَنّ اور یہ جملہ اَما علمتَ فعل کا مفعول ہے قالَ لَا اي لَيسَ الامرُ كما تقولي وانما ماتت ام ذلامة، ام ذلامة امرأته سے بدل واقع ہے اور بدل ومبدل منہ هي مبتدا کی خبر ہے اور مبتدا وخبر جملہ اسمیہ قالَتْ لا والله، پس ليس الامرُ كما تقول انما مات ابو ذلامة پس ابو ذلامة ماتَ مقدر کا فاعل ہے الساعة خرجَ کا مفعول فیہ ہے من عندي اس کا متعلق پھر خرج جملہ ہوکر قال کا مقولہ ہے اور سبحان الله نسبح فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے اور یہ جملہ بھی قالَ کا مقولہ ہے، خبرها وبكائها معطوف ومعطوف علیہ مجرور ہوکر اخبرت فعل کا متعلق ہے اور یہ جملہ خرجت

جملہ پر عطف ہے اور معطوف و معطوف علیہ قالث کا مقولہ ہے اور من حیلتهما تعجب کا متعلق ہے اور یہ جملہ ضَحِكَ جملہ پر عطف ہے۔

حکایة: (۳۵) قِيلَ: اِنَّ اَبَا دُلَامَةَ الشَّاعِرَ كَانَ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيِ السَّفَاحِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ، فَقَالَ لَهُ: سَلْنِيْ حَاجَتَكَ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ دُلَامَةَ: اُرِيْدُ كَلْبَ صَيْدٍ، فَقَالَ: اَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فقال: وأريد دابة أتصيّد عليها قال أعطوه إياها قَالَ: وَغُلَامًا يَقُوْدُ الْكَلْبَ وَيَصِيْدُ بِهٖ، قَالَ: وَاَعْطُوْهُ غُلَامًا، قَالَ: وَجَارِيَةً تُصْلِحُ الصَّيْدَ وَتُطْعِمُنَا مِنْهُ، قَالَ: اَعْطُوْهُ جَارِيَةً.، قَالَ: هٰؤُلَاءِ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ دَارٍ يَسْكُنُوْنَهَا، فَقَالَ: اَعْطُوْهُ دَارًا تَجْمَعُهُمْ، قَالَ: وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ ضَيْعَةٌ فَمِنْ اَيْنَ يَعِيْشُوْنَ، قَالَ: قَدْ اَقْطَعْتُكَ عَشَرَ ضِيَاعٍ عَامِرَةٍ وَعَشَرَ ضِيَاعٍ غَامِرَةٍ، قَالَ: وَمَا الْغَامِرَةُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: مَا لَا نَبَاتَ فِيْهَا، قَالَ: قَدْ اَقْطَعْتُكَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِأَةَ ضَيْعَةٍ غَامِرَةٍ مِنْ فَيَافِيْ بَنِيْ اَسَدٍ، فَضَحِكَ مِنْهُ وَقَالَ: اِجْعَلُوْهَا كُلَّهَا عَامِرَةً.

ترجمہ: (۳۵) کہا گیا ہے کہ ابودلامہ شاعر ایک دن سفاح کے سامنے کھڑا تھا، تو سفاح نے اس سے کہا: مجھ سے اپنی ضرورت کے بارے میں سوال کرو، ابودلامہ نے کہا کہ میں ایک شکاری کتا چاہتا ہوں، تو سفاح نے حکم دیا کہ اس کو کتا دے دو، پھر کہا اور ایک سواری چاہتا ہوں، جس پر سوار ہو کر شکار کروں، حکم دیا اس کو سواری بھی دے دو، پھر کہا ایک غلام چاہتا ہوں، جو کتے کو پکڑ کر لے چلے اور اس کے ذریعہ شکار کرے، کہا اس کو ایک غلام بھی دے دو، پھر کہا ایک باندی چاہتا ہوں جو شکار کی اصلاح کرے اور ہمیں پکا کر کھلائے، حکم دیا کہ اس کو ایک باندی بھی دے دو، پھر کہا اے امیر المومنین ان کے لیے ایک گھر بھی ضروری ہے جس میں یہ سب رہیں، تو سفاح نے کہا اس کو ایک گھر بھی دے دو جو ان سب کو کافی ہو، ابودلامہ نے کہا اگر ان کے پاس کوئی جائداد نہیں ہوگی تو یہ لوگ کہاں سے گزارہ کریں گے تو

سفاح نے کہا کہ میں نے تجھ کو دس زرخیز زمین اور دس بنجر زمین جاگیر میں دیں، ابودلامہ نے کہا بنجر زمین کیا ہوتی ہے؟ سفاح نے کہا جس میں کوئی پودا نہ اُگے، تو ابودلامہ نے کہا: اے امیر المومنین میں نے آپ کو بنواسد کے جنگلات میں سے سو بنجر زمینیں جاگیر میں دیں، پس سفاح اس بات پر ہنسا اور بولا اس کو تمام کی تمام زرخیز زمینیں دے دو۔

لغات: سَلْنِيْ حَاجَتَكَ: سَأَلَ فُلَانٌ اَلشَّيْئَ سُؤَالاً (ف) (کوئی چیز مانگنا) اَعْطُوْهُ اِيَّاهُ: فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، اَعْطَاهُ شَيْئًا اِعْطَاءً (کسی کو کوئی چیز دینا) يَقُوْدُ، قَادَ الدَّابَةَ يَقُوْدُ قَوْدًا وَ قِيَادَةً (ن) (جانور کی نکیل یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا) يَسْكُنُوْنَهَا: سَكَنَ الْمَكَانَ وَبِهٖ سَكَنًا وَ سُكْنٰي (ن) (رہنا، رہائش اختیار کرنا) تَجْمَعُهُمْ: جَمَعَ الشَّيْئَ يَجْمَعُ جَمْعًا (ف) (جمع کرنا) ضَيْعَةٌ (غلہ اُگانے والی زمین، جاگیر، نفع بخش جائداد) (ج) ضِيَاعٌ، ضِيَعٌ۔ اَقْطَعْتُكَ: اَقْطَعَ فُلَانٌ اَرْضًا اِقْطَاعًا (افعال) (کسی کو زمین دینا، مالک بنا دینا، الاٹ کرنا) عَامِرَةٌ (آباد) ضَيْعَةٌ عَامِرَةٌ (قابل زراعت زمین) غَامِرَةٌ (غیر آباد زمین جس پر پانی یا ریت زیادہ ہونے کی بناء پر کاشت نہ کی جا سکے) فَيَافِيْ: واحد فَيْفَاءُ (جنگل، بیابان، وسیع وعریض میدان)

ترکیب: اباذلامة الشاعر موصوف وصفت اسم اِنَّ كان فعل ناقص ضمیر ھو اسم واقفا کے ساتھ بَيْنَ يَدَيِ السَّفاح في بعض الايام دونوں متعلق ہو کر خبر کانَ پھر کَانَ جملہ ہو کر خبر اِنَّ اور ان جملہ ہو کر قیل فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ سَلْ صیغہ امر ضمیر اَنْتَ فاعل۔ نون وقایہ یائے متکلم مفعول اوّل حاجتك مفعول ثانی ہے كَلْبَ صيد اُرِيْدُ فعل کا مفعول ہے أعطوا امر معروف کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے، ضمیر اَنتم فاعل۔ ہٖ ضمیر مفعول اوّل اِيَّاهُ مفعول ثانی ہے، أريد فعل ضمیر انا فاعل دابة موصوف، اتصيد عليها جملہ ہو کر صفت اور موصوف وصفت أريد فعل کا مفعول ہے۔ غلامُ موصوف يقود الكلب معطوف علیہ، ويصيد به معطوف، اور معطوف ومعطوف علیہ صفت اور موصوف وصفت أيذ فعل کا مفعول ہے جاريةً موصوف تصلح الصيد، معطوف علیہ تطعم فعل ضمیر ھي

فاعل نا ضمیر مفعول منہ اس کا متعلق ہے اور یہ جملہ معطوف اور معطوف علیہ صفت اور موصوف وصفت أرید فعل مقدر کا مفعول ہے ھٰؤلاءِ مبتدا من دارِ بَدّ کے ساتھ متعلق ہوکر اسم لا یسکنون فعل ضمیر ھم فاعل ھا ضمیر مفعول پس یہ جملہ لام کی کا مجرور اور جار ومجرور بَدّ کا متعلق ہے اور لھم اس کی خبر ہے پھر یہ جملہ ھٰؤلاءِ مبتدا کی خبر ہے۔ تجمع فعل ضمیر ھي فاعل ھم ضمیر مفعول اور یہ جملہ دار کی صفت اور موصوف وصفت اعطو فعل کا مفعول ثانی ہے اور ہ ضمیر مفعول اوّل ہے ضَیعَۃ اسم لم تکن اور لھم خبر لم تکن ہے پھر یہ جملہ ہوکر شرط یعیشون فعل ھم ضمیر فاعل مِنْ أینَ اس کا متعلق ہے پھر یہ جملہ ہوکر جزا اور شرط وجزا جملہ شرطیہ ہے، ضِیاعِ غامرۃ موصوف وصفت عشرَ کا مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ معطوف علیہ اقطعتُ فعل کا مفعول ثانی، کاف خطاب مفعول اوّل ہے ما استفہامیہ مبتدا الغامرۃ خبر ہے نبات اسم لا فیھا خبر لا ہے، پھر لا مع اسم وخبر جملہ ہوکر صلہ اور موصول وصلہ قالَ فعل کا مقولہ ہے ضَیعَۃُ غامرۃ موصوف وصفت مضاف الیہ اور مضاف ومضاف الیہ أقطعتُ فعل کا مفعول ثانی ہے، کاف خطاب مفعول اوّل فیافي بنِ اسدٍ مضاف ومضاف الیہ مجرور اور جار مجرور أقطعتُ فعل کا متعلق ہے ضَحِكَ فعل ضمیر ھو فاعل منہ ضحِكَ کا متعلق ہے اجعلوا فعل ضمیر انتم فاعل ھا ضمیر مؤکد کلّھا تاکید پھر مؤکد وتاکید مفعول اوّل عامرۃ مفعول ثانی پس اجعلوا مع فاعل ومفعولین جملہ فعلیہ ہے